آثار الصنادید

تاریخ پرانی اور نئی عملداریون اور پرانی اور نئی عمدہ عمارتون کے

بابت ضلع دہلی

تصنیف سید احمد خان منصف درجہ اول مقام شاہجہان آباد

فی سنہ ۱۲۶۹ ہجری مطابق سنہ ۱۸۵۲ عیسوی

جس کتاب پر کہ مصنف کی مہر نہو وہ کتاب چوری کی ہی

این دیباچہ باہتمام کارپردازان مطبع سلطانی در مطبع سلطانی واقع قلعہ معلی

بقالب طبع درآمد

فی سنہ ۱۲ ہجری و سنہ ۱۸۵۴

عیسوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از نقش و نگار در و دیوار شکستہ
آثار پدیدست صنادید عجم را

سبحان اللہ تعالی نے اپنی رحمت سے ان ناچیز آدمیوں کو کیا کیا نعمتیں عنایت کی
ہیں آنکھ دی ہے کان دیے ہیں عقل دی ہے زبان دی ہے پھر اُنکو دیکھ بھال
سن سنا کر سوچ سمجھ کر کرتا ہے اور ایسی باتیں نکالتا ہے جسکو دیکھکر لوگ ششدر حیران
رہجاتے ہیں پھر ایسے پروردگار کا شکر کب ادا ہو سکتا ہے اور اسکی
تعریف بیان کرنے سے آدمی کیونکر فارغ رہ سکتا ہے سب سے بڑا احسان اللہ
صاحب کا یہہ ہے کہ ہمارے ہدایت کے لیے نبی بھیجا اور ہمکو گمراہی سے نکالا
سیدھے رستہ پر پہنچایا اوس سے بڑا احسان یہہ ہے کہ سب سے پیچھے
بندوں کی ہدایت کے لیے اپنے نبی کو بھیجا کہ جسکے رحمت نے ہر ایک گنہ گار

کبیرا الٰہی جسطرح کہ ہماری پیغمبر خدا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم نی ہم گنہگار امتیونکے
حال پر رحمت کی ہی اوس سی ہزار در ہزار لاکھہ در لاکھہ کروڑ در کروڑ زیادہ
تو اونپر اور اونکی آل و اصحاب پر رحمت کر آمین اما بعد سید احمد خان بیٹا
سید محمد متقی خان بہادر اور پوتا جواد الدولہ جواد علیخان بہادر اور نواسہ نواب
دبیر الدولہ امین الملک خواجہ فرید الدین احمد خان بہادر مصلح جنگ کا عرض
کرتا ہی کہ سنہ ۱۲۶۳ ہجری مطابق سنہ ۱۸۴۷ عیسوی مینے ایک کتاب ضلع دہلی کی مکانات کی
حال مین لکھہ کر چہاپی تہی اوسی زمانہ مین جناب مستر آرتہر آستن رابرٹس صاحب بہادر
صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ شاہجہان آباد ولایت انگلستان کو تشریف فرما ہوئے
اور اوس کتاب کو لیجا کر رویل ایشیاٹک سوسیٹی مین پیش کیا ممبران سوسیٹی نی
اوس کتاب کو نہایت پسند کیا اور مین بہی جناب عالی کرنیل سکس صاحب بہادر
شریک مجلس عالیہ کورٹ آف ڈیرکٹرز نے صاحب ممدوح کو فرمایا کہ اگر اس
کتاب کا انگریزی مین بہی ترجمہ ہو تو بہت بہتر ہی جبکہ صاحب موصوف ولایت سی
ہو کر پہر دہلی مین تشریف لائی تو اونہون نے اس خاکسار کی شرکت سی اوس کتاب کا
ترجمہ کرنا شروع کیا اوسوقت یہہ بات خیال مین آئی کہ اگر از سر نو یہہ کتاب
بہت اچہی طرح سی مرتب کیا وی اور جو جو بیان کہ پہلی کتاب مین ہو گئی
ہین وہ درست کی جاوین تو بہت اچہی بات ہی الحمد للہ کہ خدا تعالی
نی اوس آرزو کو پورا کیا اور جسطرح کہ دل چاہتا تہا اوسیطرح پر یہہ کتاب دوبارہ

پہلی کتاب سے یہ کتاب بہت باتوں میں اچھی ہی

۱ اس کتاب کا پہلا باب جس میں تذکرہ ہندوستان کی آبادی و پرانی آبادیوں کے
قلعہ بنونیکا ذکر ہے پہلی کتاب میں نہ تہا

۲ پہلی کتاب کے دوسرے باب میں صرف شاہجہان آباد کی قلعہ کا ذکر تہا
اس کتاب کے دوسرے باب میں اوس قلعہ کا بہی پہلی کتاب سے بہتر بیان ہے اور
شہر دہلی کے ابتدائی آبادی سے جتنے جسقدر قلعہ اور شہر بسے ان سب کا ذکر ہے

۳ پہلی کتاب کے پہلی اور تیسرے باب میں جسقدر مطالب تہے وہ اس کتاب کے
تیسرے باب میں آگئے ہیں بلکہ بعضی پرانی مکانوں کا اور حال خود بادشاہوں کے وقت کا زیادہ ہے

۴ پہلی کتاب میں دو نقص تہے ایک یہ کہ بعضی پرانی مکانات کا اصلی
حال دریافت نہوا تہا دوسرے یہ کہ پہلی کتاب میں بعضی جگہہ بیان حالات میں
کچھہ غلطی ہوگئی تہی اس کتاب میں یہ دونو نقص دور کی گئی

۵ پہلی کتاب میں عمارات کا بیان متفرق اور غیر منتظم تہا ایک دفعہ عمارات کا
حال بترتیب سال بنا انتظام سے لکہا گیا

۶ پہلی کتاب میں جو حال بیان کیا گیا تہا اوسکی سند نہیں تہی اب کی کتاب میں
جو حال لکہا گیا ہی اکثر اوسکی سند لیکے نام اوس کتاب کا جس سے وہ حال
لکہا گیا حاشیہ پر مندرج ہے

۷ بڑی عمدہ بات اس سال کی کتاب میں یہ ہی کہ جسقدر کتبہ تمامی عمارتوں پر ہین

بہ سب اصلی قطع اور اصلی خط کی مطابق کتاب میں نقشہ دئے ہیں
اور یہہ فہرست ہے اون کتابوں کی جن سے یہہ کتاب مرتب ہوئی
توریت مقدس راجاولی خلاصۃ التواریخ [illegible] الملوک مہابہارت
بھاگوت آئین اکبری جغرافیہ تذکرۃ الآثار تاریخ فرشتہ تزک جہانگیری
اکبرنامہ پوتھی اندرپرست مہاتم مرآت افغانی سیر المتاخرین جواہر
[illegible] التواریخ [illegible] تاریخ ہدایت افغان تاریخ [illegible] تزک [illegible]
جمال [illegible] نزہت [illegible] فتوح [illegible] تاریخ علائی تاریخ شیخ عبد [illegible]
[illegible] الاخبار تاریخ فیروز شاہی [illegible] ظفرنامہ تیموری [illegible]
کتاب اکبر [illegible] بیستھی [illegible] [illegible] [illegible]
ہفت اقلیم تاریخ کشمیر [illegible] [illegible] [illegible] قصہ [illegible]
مآثر الامرا مآثر عالمگیری تاریخ [illegible] [illegible] [illegible]
میں کمال شکر ادا کرتا ہوں [illegible] جناب عالی [illegible]
اور جناب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اقبال [illegible] کتاب
ان دونوں صاحبوں کی [illegible] [illegible] [illegible]
جو ایک ذریعہ افتخار کا اور [illegible] یادگاری اس کتاب کا ہوا
اور میں نہایت شکر ادا کرتا ہوں [illegible] [illegible] [illegible]
کہ یہہ کتاب صرف صاحب ممدوح کی مدد اور اعانت اور عالی ہمتی او

اور قدردانی سے بہا یہ ہوئی اور ہر شخص دور و نزدیک کے لئے اسکا عام ہوا

فہرست ابواب کتاب

پہلا باب دہلی کی عمارتوں کے مختصر حالات مین

دوسرا باب دہلی مین قلعون کی بنا و شہرون کی آباد ہونیکے بیان مین

تیسرا باب بادشاہون و امیرون کی متفرق بنائی ہوئی عمارتونکے بیان مین

خاتمہ اردو زبان کی نکلنے اور مروج ہونیکے بیان مین

تتمہ کتبہ جات مکانات کہنہ مین



مطبوعه مطبع امین واقع دهلی باهتمام [illegible]

سنه ۱۲ هجری و سنه ۱۱۵۲ عیسوی



دلی کی عملداریوں کی مختصر حالات مین

حدیث از مطرب و می گو و راز دہر کمتر جو کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت این معما

۱ اگرچہ ہندو زمانہ کی ابتدا کوئی انتہا اور آفرینش عالم کوئی سرو پا بیان کرتی ہیں اور اسی سبب سے اونکی نزدیک ہر ایک دیس کی سلسلہ حکومت کی بھی ابتدا نا پید مگر یہہ بات ہرگز قابل قبول کی نہین کیونکہ معتبر دلیلونسی ثابت ہی کہ جسطرح بعد طوفانکی اور ملک آباد ہوئی اسیطرح ہندوستان بھی بسا

۲ کتاب مقدس سی ثابت ہی کہ دو ہزار تین سو اڑتالیس سال قبل ولادت حضرت مسیح کی تمام عالم مین طوفان آیا اور حضرت نوح معہ تمامی اپنی خاندان کی کشتی مین بیٹھی اور کوئی جاندار سوای اونکی کشتی مین کی عالم مین زندہ نہین رہا

پیدائش باب ۷ ورس ۶

اگرچہ

اگرچہ آجکے ہندو اس واقعہ کا انکار کرتی ہین مگر ہماری نزدیک خود اونکی
پرانون سی اس واقعہ کا ہونا ثابت ہی کیونکہ اونکی کتابون مین مذکور ہی
کہ مچہہ اوتار کی وقت مین تمام عالم مین طوفان آیا اور اوسوقت کی [illegible] نی
خدا کی حکم موجب کشتی بنائی اور اوسمین بیٹہی اور جن جن چیزون کو صدمہ طوفانسی
اللہ کو بچانا تہا وہ سب خدا کی حکم سی کشتی مین بٹہائی گئین

۴ یہہ بیان اور یہہ واقعہ بالکل کتاب مقدس کی مطابق ہی اور جس
طوفان کا کتاب مقدس مین ذکر ہی وہی طوفان کا یہہ حال ہی الا ہندوستان مین
یہہ رواج تہا کہ جملہ مطالب کو اشعار مین بیان کرتی تہی اور کنایات و استعارات
کی پیرایہ مین ادا کرتی تہی اور اسی سبب سے مناسبات لفظی اور تناسب شعر سے
کا انکو بہت خیال رہتا تہا اور نیز جیسا کہ شعر کا دستور ہی مبالغہ کو اوسمین دخل ہوتا
تہا اس سبب سے صحیح صحیح مطلب ادا ہونی مین کچہہ فرق ہوگیا ہی اور نہ
پانی کی مناسبت سے مچہہ اوتار کا ذکر کر دیا ہی ورنہ غور کرنی کی بعد بخوبی ثابت ہے
کہ یہہ طوفان وہی حضرت نوح کا طوفان ہے

۵ اس دلیل سی یہہ بہی ثابت ہوتا ہی کہ یہہ چارون جگ جو ہندومین مشہور ہین
چارون کی چارون آفرینش عالم کی بعد کی ہین اور چار ہزار چار برس قبل ولادت
حضرت مسیح کے اندر

۶ کتاب مقدس سے ثابت ہی کہ بعد پیدایش فلج یعنی دو ہزار دو سو سینتالیس پیدایش باب ۱۰ ورس ۲۵

سال قبل حضرت مسیح زمین منقسم ہوئی اور انسان اطراف عالم مین منتشر ہوے
اور زبانون کی تبدیل شروع ہوئی اور سیم کی اولاد مسائے ظفار اور پورب کے
پہاڑ تک آباد ہوئی اور اونہین سی قومین عرب مین پہیل گئین

تاریخ ابو الفدا

۷ معتبر تاریخ کی کتابون سی ثابت ہی کہ سیم کی اولاد مین سی لوگ ہندوستان مین
آئی اور ہندوستان کو انہون نی آباد کیا

پیدایش باب ۱۰

۸ سیم کی اولاد مین سی ہند جو کہ کتاب مقدس مین ہدورام ابن قطان
ابن فلج ابن عیبر ابن سالح ابن ارفکشد ابن سیم ہی تخمینا دو ہزار سال قبل حضرت
مسیح اول ہندوستان مین آیا جسکے نام ہی اب تک ہندوستان کا ملک مشہور ہوا

تاریخ فرشتہ

بعضی کتابون مین مشہور ہے ہند کو حام کی اولاد مین لکہدیا ہے

۹ ہند کی اولاد جبکہ بسبب اختلاف السنہ کی اپنی اصلی حالات سی بیخبر ہوگئے
تو اونمین سی ایک نی یہہ خیال باندہا کہ ہم سورج کی اولاد مین اور دوسرے نے
کہا کہ ہم چاند کی اولاد مین یا شاعرون نی بسبب مبالغہ کی اونکی باپ دادا کو
چاند اور سورج بنادیا اور اونہون نی سچ سمجہا چنانچہ اونہون نی اپنی کرسی
نامہ مین چاند اور سورج کو بجای اصلی باپ کی داخل کرکر اپنی تئین سورج بنسی
اور چندر بنسی ملقب کیا

تاریخ فرشتہ

۱۰ ہند کے چار بیٹے ہوئی پورب بنگ دکہن نہروال اور نہروال کی تین
بیٹی ہوئی بہروچ دکنایج مال راج اور دکہن کی بہی تین بیٹی ہوئی مرہت

پھر تلنگ اسی طرح سنگ کی بھی اولاد ہوئی جیسی بنگالہ بسا اور پورب کی بھی اولاد
ہوئی جو چندربنسی کی لقب سی مشہور تھی اور راجہ دہیا مین پہلی پہل انہون نے
راج باندہا رفتہ رفتہ تمام ملک رجواڑون پر منقسم ہوکر ہر ایک خطہ کا جدا جدا
راجا قرار پایا اور اوسی زمانہ مین قنوج اور ہستناپور کا راج قایم ہوا اور راجہ
جرجودہن ہستناپور کا راجہ ہوا

۱۱ چند روز بعد راجہ جرجودہن اور راجہ جدہشٹر مین بگاڑ ہوا اور راجہ جدہشٹر نے
مخالفت کرکر اندرپت مین شہر بسایا جو اب دلی کی نام سی مشہور ہی اور بعد
درست کرنی سامان لڑائی کی تہانیسر کی قریب کورکہیتر پر لڑائی ہوئی
جو مہابہارت مشہور ہے اور راجہ جدہشٹر نی فتح پائی اس سبب سے دلی کا
پہلا راجہ راجہ جدہشٹر شمار مین آیا ہے

راجاولی خلاصۃ التواریخ سلسلۂ الکاوک مہابہارت بہاگوت

۱۲ فارسی تاریخون اور ہندی پوتہیون سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ لڑائی تین ہزار
ایکسو اکیس برس قبل ولادت حضرت مسیح واقع ہوئی مگر یہہ بات یقینی
غلط ہی کیونکہ یہہ بات طوفان سی بہی سات سو بہتر برس قبل ہوئی ہے

۱۳ جو دبرانون سی ثابت ہی کہ مہابہارت کی لڑائی ایکہزار پچاس برس قبل
جلوس راجہ نند کی گدی سی ہوئی تہی اور معتبر کتب سی ثابت ہی کہ راجہ نند
چار سو برس قبل حضرت مسیح مسندنشین ہوا اس حساب سے صاف ثابت ہے
کہ مہابہارت کی لڑائی ایکہزار چار سو پچاس برس تخمینا قبل حضرت مسیح ہوئی

وراوسی زمانہ مین راجہ جدہشتر تخت نشین ہوا اور اوسنے اندرپت شہر بسایا
م اب ہم راجہ جدہشتر کو دلی کا پہلا راجہ قرار دیکر ایک مختصر فہرست
اجاؤن اور بادشاہون کی جو آج تک گذری ہین اس باب مین درج کرتے
ین اور جو زمانہ بڑہتی کہ ہمنے اپنی پہلی کتاب سلسلۃ الملوک مین فارسی تاریخون کے بموجب
لکہا تہا اس فہرست مین سے کم کرتی ہین تاکہ مدت
زمانہ کی صحیح ہوجاوے

فہرست فرمانروایان دار الملک اندرپت و دہلی از ابتداے راجہ جدہشتر تا لغایت سنہ ۱۸۵۳ع مطابق سنہ ۱۲۶۹ ہجری

حالات	تخمیناً مدت سلطنت	دار السلطنت	تخمیناً سال جلوس قبل حضرت مسیح	نام پدر	نام فرمانروا	نمبر
بعد وفات کرشن اوتار کے راجہ جدہشتر نے ریاست چھوڑکر کوہ ہمانچل میں اپنے تئیں برف میں ڈالکر گلا دیا	۳۶ سال	ہستناپور	۱۴۵۰	راجہ پانڈ	راجہ جدہشتر	۱
راجہ جدہشتر کی اجازت سی مسند پر بیٹھا اور سانپ کی کاٹنی سی مرگیا	۳۲ سال	ہستناپور	۱۴۱۴	ابہمن بن راجہ ارجن بن راجہ پانڈ	راجہ پریچہت	۲
	۳۴ سال	ہستناپور	۱۳۸۲	راجہ پریچہت	راجہ جنمیجہ	۳
	۳۲ سال	ہستناپور	۱۳۴۸	راجہ جنمیجہ	راجہ شتانیک عرف راجہ اسمید	۴
	۳۲ سال	ہستناپور	۱۳۱۰	راجہ اسمید	راجہ سہسر انیک عرف راجہ ادہمن	۵
	۳۶ سال	ہستناپور	۱۲۷۲	راجہ ادہمن	اشومی دہج عرف راجہ مہاجی	۶
	۳۵ سال	ہستناپور	۱۲۴۷	راجہ مہاجی	اسین کرشن	۷

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	تعین سال جلوس قبل حضرت مسیح	دار السلطنت	مدت سلطنت تخمینا	حالات
۸	راجہ دستوان عرف نمی شتن	اسین کرشن	۱۲۱۲	اول ہستناپور بعدہ کنارہ کوشکی ندی و بعدہ اندرپت	۳۵ سال	گنگا کی چڑھاو سے ہستناپور بہ گیا اسی سبب سے اس راجہ نے پہلی دکن میں کوشکی ندی کے کنارہ شہر بسانا چاہا اور پھر اندرپت میں چلا آیا
۹	راجہ چکر عرف اوگرسین	دشتوان	۱۱۷۷	اندرپت	۳۶ سال	
۱۰	راجہ چترتھ عرف سورسین	اوگرسین	۱۱۴۱	اندرپت	۳۶ سال	
۱۱	کیرتھ	سورسین	۱۱۰۵	اندرپت	۳۲ سال	
۱۲	برشٹ مان عرف رسمی	کیرتھ	۱۰۷۳	اندرپت	۳۱ سال	
۱۳	سوسین عرف راجہ برجہل	رسمی	۱۰۴۲	اندرپت	۲۷ سال	
۱۴	راجہ سوتتھ عرف سکھپال	راجہ برجہل	۱۰۱۵	اندرپت	۲۸ سال	
۱۵	راجہ نرچکشو عرف نربردلو	راجہ سکھپال	۹۸۷	اندرپت	۲۲ سال	

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	تخمینا سال جلوس قبل حضرت مسیح	دارالسلطنت	تخمینا مدت سلطنت	حالات
۱۶	سکہی نل عرف سورج رتہہ	نربردیو	۹۶۴	اندرپت	۱۸ سال	
۱۷	بربرتلو عرف راجہ بہوپت	سورج رتہہ	۹۴۶	اندرپت	۲۶ سال	
۱۸	راجہ سونی	بہوپت	۹۲۰	اندرپت	۲۵ سال	اس راجہ نے سونی پت شہر بسایا
۱۹	راجہ میدہاوے	راجہ سونی	۸۹۵	اندرپت	۲۳ سال	اسی راجہ کا نام دہاوا بہی ہم جانتے ہین جسکی بنائی ہوئی لوہی کی لاٹھہ ہے
۲۰	نرب انجی عرف شرون پتر	میدہاوے	۸۷۲	اندرپت	۲۵ سال	
۲۱	دوونرنہیہ عرف بہیکم	شرون پتر	۸۴۷	اندرپت	۱۹ سال	
۲[illegible]	راجہ تمی عرف بدارتہہ	راجہ بہیکم	۸۲۸	اندرپت	۲۱ سال	
[illegible]	برہدرتہہ عرف راجہ دسوان	راجہ بدارتہہ	۸۰۷	اندرپت	۲۰ سال	

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	سنہ جلوس قبل حضرت مسیح	دارالسلطنت	مدت سلطنت	حالات
۲۴	سوداس عرف اوسینی پال	راجہ دسوان	۷۸۷	اندرپت	۲۰ سال	
۲۵	شتانک عرف ابھی دہر	اونی پال	۷۶۷	اندرپت	۲۳ سال	
۲۶	دردمن عرف دنڈپان	راجہ ابھی دہر	۷۴۴	اندرپت	۱۸ سال	
۲۷	بہی تر عرف دربل رای	ڈنڈپان	۷۲۶	اندرپت	۱۹ سال	
۲۸	ڈنڈپانی عرف دشٹ پال	دربل رای	۷۰۷	اندرپت	۱۶ سال	اسی راجہ نے پانی پت بسایا
۲۹	راجہ بنی عرف بھیم پال	دشٹ پال	۶۹۱	اندرپت	۲۶ سال	
۳۰	کشتی مک عرف راجہ کھین	بھیم پال	۶۶۵	اندرپت	۲۲ سال سہ ۸۰۷	بسراو وزیر نے اس راجہ کو مارا اور گدی پر بیٹھا
۳۱	راجہ بسراو		۶۴۳	اندرپت	۷ سال	
۳۲	سورج سین	بسراو	۶۳۶	اندرپت	۱۹ سال	

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	تخمینا سال جلوس قبل حضرت مسیح	دار السلطنت	مدت سلطنت تخمیناً	حالات
۲۳	راجہ بھیر ساہ	سورج سین یا	۶۱۷	اندرپت	۲۶ سال	
۲۴	راجہ انگ ساہ یا رب سین	بھیر ساہ	۵۹۳	اندرپت	۲۲ سال	
۲۵	راجہ ہرجیت یا ہرپال	راجہ انگ ساہ	۵۷۱	اندرپت	۱۶ سال	
۲۶	راجہ دربہ	راجہ ہرجیت	۵۵۵	اندرپت	۲۰ سال	
۲۷	راجہ سدہی پال	راجہ دربہ	۵۳۵	اندرپت	۱۳ سال	
۲۸	راجہ برست	راجہ اسدہی پال	۵۲۲	اندرپت	۱۹ سال	
۲۹	راجہ سنجی	راجہ برست	۵۰۳	اندرپت	۱۶ سال	
۴۰	راجہ امر جود	راجہ سنجی	۴۸۷	اندرپت	۱۳ سال	
۴۱	امین پال	راجہ امر جود	۴۷۴	اندرپت	۱۲ سال	

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	تخمینا سال جلوس قبل حضرت مسیح	دارالسلطنت	تخمینا مدت سلطنت	حالات
۴۲	راجہ سسروہے	راجہ امین پال	۴۶۲	اندرپت	۲۲ سال	
۴۳	راجہ پدارتہ	راجہ سسروہے	۴۴۰	اندرپت	۱۲ سال	
۴۴	راجہ پدہمل	راجہ پدارتہ	۴۲۸	اندرپت	۱۵ سال ۲۳۰	بیرباہ وزیر نی اس راجہ کو مارا اور آپ گدی پر بیٹھا
۴۵	راجہ بیرباہ		۴۱۳	اندرپت	۱۷ سال	
۴۶	مرارسنکہ	بیرباہ	۳۹۶	اندرپت	۱۴ سال	
۴۷	شترکن	مرارسنکہ	۳۸۲	اندرپت	۱۱ سال	
۴۸	مہی پت یا دہن پت	شترکن	۳۷۱	اندرپت	۱۲ سال	
۴۹	مہابل	مہی پت	۳۵۹	اندرپت	۱۹ سال	
۵۰	سروپ دت	مہابل	۳۴۰	اندرپت	۱۴ سال	شاید اس راجہ کیوقت مین راجہ دہلو والی قنوج کی نام سی اندرپت مین شہر ب

حالات	مدت سلطنت تخمینا	دارالسلطنت	تخمینا سال جلوس قبل حضرت مسیح	نام پدر	نام فرمانروا	نمبر
	۱۲ سال	دہلی	۳۲۶	سروپ دت	برتسین	۵۱
	۸ سال	دہلی	۳۱۴	راجہ برتسین	راجہ سکھہ وان	۵۲
	۱۴ سال	دہلی	۳۰۶	راجہ سکھہ وان	راجہ جیت مل	۵۳
	۱۹ سال	دہلی	۲۹۲	راجہ جیت مل	راجہ پال سنکہ	۵۴
	۱۹ سال	دہلی	۲۷۳	راجہ پال سنکہ	راجہ کلمنی	۵۵
	۶ سال	دہلی	۲۵۴	راجہ کلمنی	راجہ شتر مردن	۵۶
	۱۳ سال	دہلی	۲۴۸	راجہ شتر مردن	راجہ جیون جات	۵۷
	۸ سال	دہلی	۲۳۵	راجہ جیون جات	راجہ بکرجیت	۵۸
	۱۷ سال	دہلی	۲۲۷	راجہ بکرجیت	راجہ بیرسین	۵۹

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	تخمیناً تاریخ قبل حضرت مسیح	دار السلطنت	تخمیناً مدت سلطنت	حالات
۶۰	راجہ اودت	راجہ بیرسین	۲۱۰	دہلی	۱۳ سال ۲۱۶	دہرنی دہر زیر نے اس راجہ کو مار ڈالا اور گدی پر بیٹھا
۶۱	راجہ دہرنی دہر	۰	۱۹۷	دہلی	۱۹ سال	
۶۲	راجہ سین دہج	راجہ دہرنی دہر	۱۷۸	دہلی	۲۵ سال	
۶۳	مہی کنگ	سین دہج	۱۵۳	دہلی	۱۹ سال	
۶۴	مہاجود	مہی کنگ	۱۳۴	دہلی	۲۲ سال	
۶۵	بیرناہہ	مہاجود	۱۱۲	دہلی	۱۳ سال	
۶۶	جیون راج	بیرناہہ	۹۹	دہلی	۲۱ سال	
۶۷	اودی سین	جیون راج	۷۸	دہلی	۱۷ سال	
۶۸	راجہ انند جنگ	اودی سین	۶۱	دہلی	۲۵ سال	

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	تخمینا تاریخ قبل حضرت مسیح	دار السلطنت	مدت سلطنت تخمینا	حالات
۶۹	راجہ راجپال	راجہ انند چک	۳۶	دہلی	۱۲ سال ۱۷۲	راجہ بہکونت کماؤن کے راجہ نی دلی کو فتح کیا
۷۰	راجہ بہکونت کو ہے	•	۲۴	دہلی	۱۴ سال	بکرماجیت کی لڑائی مین مارا گیا
۷۱	راجہ بکرماجیت والی اوجین	راجہ گندہرب سین	سمت بکرماجیت ۱۱	اوجین	۹۳ سال	بکرماجیت بہہ راجہ سالباہن کی لڑائی مین مارا گیا دلی مین سمندرپال جوگی مسند پر بیٹہا
۷۲	راجہ سمندرپال جوگی	•	سمت بکرماجیت ۱۳۵ سنہ ۷۹ ع	دہلی	۲۴ سال	
۷۳	راجہ چندرپال	سمندرپال	سمت ۱۵۹ سنہ عیسوی ۱۰۲	دہلی	۲۷ سال	
۷۴	نی پال	چندرپال	سمت ۱۸۶ سنہ ۱۲۹ ع	دہلی	۲۱ سال	
۷۵	دیس پال	نی پال	سمت ۲۰۷ سنہ ۱۵۰ ع	دہلی	۱۴ سال	
۷۶	سکہپال	دیس پال	سمت ۲۲۱ سنہ ۱۶۴ ع	دہلی	۱۹ سال	
۷۷	گوبندپال	سکہپال	سمت ۲۴۰ سنہ ۱۸۳ ع	دہلی	۱۸ سال	

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	سال جلوس	دار السلطنت	مدت سلطنت	حالات
۷۸	مکھہ پال	گوبند پال	سمت بکرماجیت ۲۵۹ سنہ ۲۰۱ ع	دہلی	۲۲ سال	
۷۹	ہرچند پال	مکھہ پال	سمت ۲۸۰ سنہ ۲۲۳ ع	دہلی	۱۳ سال	
۸۰	مہی پال	امرت پال بن ہرچند پال	سمت ۲۹۳ سنہ ۲۳۶ ع	دہلی	۱۵ سال	
۸۱	ہرپال	مہی پال	سمت ۳۰۸ سنہ ۲۵۱ ع	دہلی	۱۴ سال	
۸۲	مدن پال	ہرپال	سمت ۳۲۲ سنہ ۲۶۵ ع	دہلی	۱۸ سال	
۸۳	کرم پال	مدن پال	سمت ۳۴۰ سنہ ۲۸۳ ع	دہلی	۱۵ سال	
۸۴	بکرم پال یا کہیم پال	کرم پال	سمت ۳۵۵ سنہ ۲۹۸ ع	دہلی	۱۲ سال ۲۲۲	راجہ ملوک چند بہیراج کی راجہ نے لڑکر فتح پائی
۸۵	ملوک چند		سمت ۳۶۷ سنہ ۳۱۰ ع	دہلی	۲ سال	
۸۶	بکرم چند	ملوک چند	سمت ۳۶۹ سنہ ۳۱۲	دہلی	۱۳ سال	

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	سال جلوس	دارالسلطنت	مدت سلطنت	حالات
۸۷	سکانچند	بکرم چند	سمت ۳۸۲ سنہ ۳۲۵ ع	دہلی	ایکسال	
۸۸	رام چندر	کانچند	سمت ۳۸۳ سنہ ۳۲۶ ع	دہلی	۱۱ سال	
۸۹	دہیر چند	رام چندر	سمت ۳۹۴ سنہ ۳۳۷ ع	دہلی	۱۵ سال	
۹۰	کلیان چند	دہیر چند	سمت ۴۰۹ سنہ ۳۵۲ ع	دہلی	۱۶ سال	
۹۱	بہیم چند	کلیانچند	سمت ۴۲۵ سنہ ۳۶۸ ع	دہلی	۱۲ سال	
۹۲	ہرچند	بہیم چند	سمت ۴۳۷ سنہ ۳۸۰ ع	دہلی	۱ سال	
۹۳	گوبند چند	ہرچند	سمت ۴۳۸ سنہ ۳۸۱ عیسوی	دہلی	۱۳ سال	
۹۴	رانی پیم دیوی	زوجہ گوبندچند	سمت ۴۵۱ سنہ ۳۹۴ ع	دہلی	ایکسال ۸۵	رانی مری تو لوکون نی ہرپریم فقیر کو گدی پر بٹھایا
۹۵	ہرپریم		سمت ۴۵۲ سنہ ۳۹۵ ع	دہلی	۸ سال	

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	سال جلوس	دار السلطنت	مدت سلطنت	حالات
۹۶	گوبند پریم	ہر پریم	سمت ۴۶۰ سنہ ۴۰۳ عیسوی	دہلی	۲۰ سال	
۹۷	گوپال پریم	گوبند پریم	سمت ۴۸۰ سنہ ۴۲۳ ع	دہلی	۱۶ سال	
۹۸	مہاپاتر	گوپال پریم	سمت ۴۹۶ سنہ ۴۳۹ ع	دہلی	۷ سال ۱ ماہ	راجہ ریاست چھوڑ کر فقیر ہو گیا یہ خبر سنکر راجہ دہی سین بنگالہ کی راجہ نی دلی پر قبضہ کر لیا
۹۹	دہی سین		سمت ۵۰۳ سنہ ۴۴۶ ع	دہلی	۱۸ سال	
۱۰۰	بلاول سین	دہی سین	سمت ۵۲۱ سنہ ۴۶۴ ع	دہلی	۱۲ سال	
۱۰۱	کنور سین	بلاول سین	سمت ۵۳۳ سنہ ۴۷۶ ع	دہلی	۱۵ سال	
۱۰۲	مادہو سین	کنور سین	سمت ۵۴۸ سنہ ۴۹۱ ع	دہلی	۱۵ سال	
۱۰۳	سور سین	مادہو سین	سمت ۵۶۳ سنہ ۵۰۶ ع	دہلی	۶ سال	

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	سال جلوس	دارالسلطنت	مدت سلطنت	حالات
۱۰۴	بهیم سین	سورسین	سمت ۵۶۹ سنه ۵۱۲ عیسوی	دہلی	۵ سال	
۱۰۵	کان سین	بهیم سین	سمت ۵۷۴ سنه ۵۱۷ عیسوی	دہلی	۵ سال	
۱۰۶	هرسین	کان سین	سمت ۵۷۹ سنه ۵۲۲ ع	دہلی	۹ سال	
۱۰۷	کهن سین	هرسین	سمت ۵۸۸ سنه ۵۳۱ عیسوی	دہلی	۲ سال	
۱۰۸	نراین سین	کهن سین	سمت ۵۹۰ سنه ۵۳۳ عیسوی	دہلی	۲۷ سال	
۱۰۹	دامودر سین	نراین سین	سمت ۶۱۷ سنه ۵۶۰ عیسوی	دہلی	۱۱ سال ۱۲۵	بارہ آدمیون نی ایکسو پچیس برس حکومت کی اخیر کو ارکان ریاست نی راجه دیب سنگه کو ہستانکے راجه سی سازش کرکر دلی مین بلالیا
۱۱۰	راجه دیب سنگه تونوے		سمت ۶۲۸ سنه ۵۷۱ ع	دہلی	۱۷ سال	
۱۱۱	نرسنگه	دیب سنگه	سمت ۶۴۵ سنه ۵۸۸ ع	دہلی	۱۴ سال	

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	سال جلوس	دارالسلطنت	مدت سلطنت	حالات
۱۱۲	راج سنگھ	رن سنگھ	۶۵۹ سمت ۶۰۲ سنہ عیسوی	دہلی	۹ سال	
۱۱۳	شیر سنگھ	راج سنگھ	۶۶۸ سمت ۶۱۱ سنہ ع	دہلی	۵ سال	
۱۱۴	ہر سنگھ	شیر سنگھ	۷۱۳ سمت ۶۵۶ سنہ ع ۳۶ ھ	دہلی	۱۳ سال	
۱۱۵	جیون سنگھ	ہر سنگھ	۷۲۶ سمت ۶۶۹ سنہ عیسوی ۴۹ سنہ ہجری	دہلی	۷ سال ۱۰۵	چھہ آدمیوں نے ایکسو پانچ برس حکومت کی اخیر کو انکیپال تنور نے دلی پر فتح پائی
۱۱۶	انکپال تنور	اوکر سین	۷۳۳ سمت ۶۷۶ سنہ ع ۵۷ سنہ ہجری	دہلی	۱۸ سال	
۱۱۷	باسدیو	انکیپال	۷۵۱ سمت ۶۹۴ سنہ عیسوی سنہ ہجری	دہلی	۱۹ سال ۱ شہر ۱۸ یوم	
۱۱۸	گنگ پال	باسدیو	۷۷۰ سمت ۷۱۳ سنہ عیسوی ۹۵ سنہ ہجری	دہلی	۲۱ سال ۳ شہر ۲۸ یوم	
۱۱۹	پرتھی پال	گنگ پال	۷۹۲ سمت ۷۳۵ سنہ عیسوی ۱۱۷ سنہ ہجری	دہلی	۱۹ سال ۶ شہر ۱۹ یوم	

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	سال جلوس	دار السلطنت	مدت سلطنت	حالات
۱۲۰	جیدیو	پرتھی پال	سمت ۸۱۱ سنہ عیسوی ۷۵۴ سنہ ہجری ۱۳۷	دہلی	۲۱ سال ۷ شہر ۲۸ یوم	
۱۲۱	ہرپال	جیدیو	سمت ۸۳۲ سنہ عیسوی ۷۷۵ سنہ ہجری ۱۵۹	دہلی	۱۴ سال ۴ شہر ۹ یوم	
۱۲۲	اودی راج	ہرپال	سمت ۸۴۶ سنہ عیسوی ۷۸۹ سنہ ہجری ۱۷۲	دہلی	۲۶ سال ۷ شہر ۱۱ یوم	
۱۲۳	بچھراج	اودی راج	سمت ۸۷۲ سنہ عیسوی ۸۱۶ سنہ ہجری ۲۰۱	دہلی	۲۱ سال ۲ شہر ۱۳ یوم	
۱۲۴	انکپال	بچھراج	سمت ۸۹۴ سنہ عیسوی ۸۳۷ سنہ ہجری ۲۲۳	دہلی	۲۲ سال ۳ شہر ۱۶ یوم	
۱۲۵	رکھہ پال	انکپال	سمت ۹۱۶ سنہ عیسوی ۸۵۹ سنہ ہجری ۲۴۵	دہلی	۲۱ سال ۶ شہر ۵ یوم	
۱۲۶	نیکپال	رکھہ پال	سمت ۹۳۸ سنہ عیسوی ۸۸۱ سنہ ہجری ۲۶۸	دہلی	۲ سال ۲۴ یوم	
۱۲۷	گوپال	نیکپال	سمت ۹۴۰ سنہ عیسوی ۸۸۳ سنہ ہجری ۲۷۰	دہلی	۱۸ سال ۳ شہر ۱۵ یوم	

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	سال جلوس	دارالسلطنت	مدت سلطنت	حالات
۱۲۸	سلکھن	گوپال	سمبت ۹۵۸ سنہ عیسوی ۹۰۱ سنہ ہجری [illegible]	دہلی	۲۵ سال ۲ شہر ۱۰ یوم	
۱۲۹	جیپال	سلکھن	سمبت ۹۸۳ سنہ عیسوی ۹۲۶ سنہ ہجری [illegible]	دہلی	۱۶ سال ۴ شہر ۱۳ یوم	
۱۳۰	کنورپال	جیپال	سمبت ۱۰۰۰ سنہ عیسوی ۹۴۳ سنہ ہجری ۳۳۴	دہلی	۲۹ سال ۹ شہر ۱۱ یوم	
۱۳۱	انیکپال	کنورپال	سمبت ۱۰۲۹ سنہ عیسوی ۹۷۲ سنہ ہجری ۳۶۲	دہلی	۲۹ سال ۶ شہر ۱۸ یوم	
۱۳۲	بجی پال	انیکپال	سمبت ۱۰۵۹ سنہ عیسوی ۱۰۰۲ سنہ ہجری ۳۹۳	دہلی	۲۴ سال یکشہر ۶ یوم	
۱۳۳	مہی پال	بجی پال	سمبت ۱۰۸۳ سنہ عیسوی ۱۰۲۶ سنہ ہجری ۴۱۷	دہلی	۲۵ سال ۴ شہر ۱۳ یوم	
۱۳۴	اکرپال	مہی پال	سمبت ۱۱۰۸ سنہ عیسوی ۱۰۵۱ سنہ ہجری ۴۴۳	دہلی	۲۱ سال ۴ شہر ۱۵ یوم	
۱۳۵	پرتھی راج	اکرپال	سمبت ۱۱۲۹ سنہ عیسوی ۱۰۷۲ سنہ ہجری ۴۶۵	دہلی	۲۲ سال ۴ شہر ۱۶ یوم ۱۹ سال ۷ شہر ۸ یوم	بیس دسویں چار اور انیس برس سات مہینے اٹھائیس دن حکومت کی آخر کو سید جوہان نے فتح پائی

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	سال جلوس	دار السلطنت	مدت سلطنت	حالات
۱۳۶	بسلدیو	انیلدیو	سمت ۱۱۵۲ سنہ ۱۰۹۵ع سنہ ۴۹۵ ہجری	دہلی	۶ سال یک شہر ۳ یوم	
۱۳۷	امرگنگو	بسلدیو	سمت ۱۱۵۸ سنہ ۱۱۰۱ع سنہ ۴۹۹ھ	دہلی	۵ سال ۲ شہر ۵ یوم	
۱۳۸	کھرپال	امرگنگو	سمت ۱۱۶۳ سنہ ۱۱۰۶ع سنہ ۵۰۰ھ	دہلی	۲۰ سال یکشہر ۵ یوم	
۱۳۹	سمیر	کہرپال	سمت ۱۱۸۳ سنہ ۱۱۲۶ع سنہ ۵۲۰ھ	دہلی	۷ سال ۳ شہر ۲ یوم	
۱۴۰	جاہرا	سمیر	سمت ۱۱۹۰ سنہ ۱۱۳۳ع سنہ ۵۲۸ھ	دہلی	۴ سال ۴ شہر ۹ یوم	
۱۴۱	ناک دیو	جاہرا	سمت ۱۱۹۰ سنہ ۱۱۳۸ع سنہ ۵۳۳ھ	دہلی	۳ سال یکشہر ۵ یوم	
۱۴۲	پرتھی راج عرف رای پتھورا	ناک دیو	سمت ۱۱۹۸ سنہ ۱۱۴۱ع سنہ ۵۳۶ھ	اجمیر و دہلی	۴۹ سال ۵ شہر ۱ یوم ۹ سال ۷ شہر	۴ غیاث الدین محمد بن سام سلطان شہاب الدین کا بھائی تھا لیکن سلطان شہاب الدین نے ہندوستان کی فتح خود آپ کی اور اوسکو بذاتہ تسلط عظیم تھا اسواسطے سلطان شہاب الدین ہی فتح کی تاریخ سے دلی کی بادشاہ نہیں شمار کیا جاتا ہے

[illegible]

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	قوم	سال ولادت	سال جلوس	محل جلوس	دار السلطنت	مدت سلطنت قمری	سال وفات
۱۴۳	شهاب الدین الملقب به ابو المظفر سلطان معز الدین محمد	بها والدین سام	غوری	۰	۵۸۷ سنه هجری ۱۱۹۱ سنه عیسوی ۱۲۴۸ سنه بکرماجیت	محل فتح موضع ترائن عرف تلاوری کنار آب سرستی	غزنین	۱۰ سال	سوم شعبان ۶۰۲ سنه هجری ۱۲۰۵ سنه عیسوی
۱۴۴	سلطان قطب الدین ایبک	غلام سلطان شهاب الدین غوری	ترک	۰	روز سه شنبه هجدهم ذیقعد ۶۰۲ھ سنه ۱۲۰۵ ع	لاهور	دهلی قلعه رای پتهورا	۴ سال چند ماه	۶۰۷ سنه هجری سنه ۱۲۱۰ ع
۱۴۵	آرام شاه	قطب الدین ایبک	ترک	۰	۶۰۷ سنه هجری سنه ۱۲۱۰ عیسوی	لاهور	دهلی قلعه رای پتهورا	چند ماه	۰
۱۴۶	سلطان شمس الدین التمش غلام و داماد قطب الدین ایبک	ایلم خان	ترک	۰	۶۰۷ سنه هجری ۱۲۱۰ سنه عیسوی	قصر سفید واقع قلعه رای پتهورا	دهلی	۲۶ سال	بستم شعبان ۶۳۳ سنه هجری ۱۲۳۵ سنه ع
۱۴۷	رکن الدین فیروز شاه	شمس الدین التمش	ترک	۰	روز سه شنبه ماه شعبان ۶۳۳ھ سنه ۱۲۳۵ ع	قلعه رای پتهورا	دهلی	۶ ماه ۲۸ یوم	۶۳۵ سنه هجری ۱۲۳۷ سنه عیسوی
۱۴۸	رضیه سلطان بیگم	شمس الدین التمش	ترک	۰	۶۳۴ سنه هجری ۱۲۳۶ سنه عیسوی	قلعه رای پتهورا	دهلی	۳ سال ۶ شهر ۶ یوم	پچیسوین ربیع الاول ۶۳۸ سنه هجری ۱۲۴۰ سنه ع

مدت عمر	مدفن	حالات
	غزنین اپنی بیٹی کی مقبرہ مین	لاہور سے غزنین جاتی ہوئی رہتک کی مقام مین کہکرون نی مار ڈالا اور غور کی سلطنت پر اوسکا بہتیجا سلطان محمود بیٹھا اور جو کہ قطب الدین ایبک سلطان شہاب الدین کیطرف سے ہندوستان کا سپہ سالار رہتا اور اوسنے بہت قوت بہم پہنچائی تہی اسواسطے سلطان محمود نے ہندوستان کی بادشاہی قطب الدین ایبک کو بخشدی اور خط آزادی اور چتر بادشاہی بہیجدیا اور قطب الدین لاہور تک اوسکے استقبال کو گیا۔
	لاہور	لاہور مین وقت چوگان بازی کہوڑی پر سی گرکر مرگیا امرانے اوسکی بیٹی کو تخت پر بٹہایا
	.	امیر علی اسمعیل سپہ سالار اور امیر داؤد دیلمی نی اس بادشاہ کی حرکتون سے ناراض ہوکر اپنی سلطان شمس الدین التمش کو جو بداؤن کا حاکم تہا دلی مین بلا لیا اور ارام شاہ سی لڑائی اور ارام شاہ نی شکست پائی اور سلطان شمس الدین التمش تخت پر بیٹہا
.	قلعہ رائے پتہورا عقب مسجد قوۃ الاسلام	بیمار ہوکر مرگیا
.	ملکپور	ملک اعزاز الدین حاکم ملتان کی تنبیہ کو پنجاب کیطرف روانہ ہوا اوسکی پیچھی امرانے سلطان رضیہ کو تخت پر بٹہایا بادشاہ یہ خبر سنکر دلی مین آیا اور کیلوکہڑی کی میدان مین لڑائی ہوئی اوسی لڑائی مین پکڑا گیا اور قید مین مرگیا ۔
.	شاہجہان اباد بہ محلہ بلبلی خانہ گذر ترکمان	جبکہ ملک التونیہ بہٹنڈہ کی حاکم سی لڑائی ہورہی تہی اسوقت امرانی مخالفت کرکر سلطان رضیہ کو قلعہ بہٹنڈہ مین قید کیا اور دلی مین بہرام شاہ کو تخت پر بٹہایا بعد اوسکے سلطان رضیہ نے ملک التونیہ سے نکاح کرلیا اور بہرام شاہ سے دو دفعہ لڑی آخر کو ماری گئی

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	قوم	سال ولادت	سال جلوس	محل جلوس	دار السلطنت	مدت سلطنت عمر	سال وفات
۱۴۹	معز الدین بہرام شاہ	شمس الدین التمش	ترک	.	روز شنبہ بست وہشتم رمضان ۶۳۷ سنہ ہجری ۱۲۳۹ سنہ عیسوی	قلعہ راے پتھورا	دہلی	۲ سال یکماہ ۱۰ یوم	روز شنبہ ہشتم ذیقعد ۶۳۹ سنہ ہجری ۱۲۴۱ سنہ عیسوی
۱۵۰	سلطان علاء الدین مسعود شاہ	رکن الدین فیروز شاہ	ترک	.	ذیقعد ۶۳۹ سنہ ہجری ۱۲۴۱ سنہ عیسوی	قلعہ راے پتھورا	دہلی	۴ سال یکماہ یکیوم	۶۴۴ سنہ ہجری ۱۲۴۶ سنہ عیسوی
۱۵۱	سلطان ناصر الدین محمود شاہ	شمس الدین التمش	ترک	.	۱۰ ذیحجہ سنہ ۶۴۴ ہجری سنہ ۱۲۴۶ ع	قصر سفید قلعہ راے پتھورا	دہلی	۲۰ سال چند ماہ	یازدہم جمادی الاول سنہ ۶۶۴ ہجری سنہ ۱۲۶۵ ع
۱۵۲	الغ خان الملقب بہ سلطان غیاث الدین بلبن	غلام شمس الدین ازین التمش	ترک	سنہ ۶۰۰ ہجری سنہ ۱۲۰۸ عیسوی	جمادی الاول سنہ ۶۶۴ ھ سنہ ۱۲۶۵ ع	قصر سفید قلعہ راے پتھورا	دہلی	۲۱ سال چند ماہ	سنہ ۶۸۶ ہجری سنہ ۱۲۸۷ عیسوی
۱۵۳	معز الدین کیقباد کیومرث الملقب سلطان شمس الدین	ناصر الدین بغرا خان بن غیاث الدین بلبن	ترک	سنہ ۶۶۷ ھ سنہ ۱۲۶۸ ع	سنہ ۶۸۶ ہجری سنہ ۱۲۸۷ ع محرم سنہ ۶۸۹ ھ سنہ ۱۲۹۰ ع	قلعہ راے پتھورا	قصر دہلی کیلو کہری	۲ سال چند ماہ	جمادی الثانی سنہ ۶۸۹ ہجری سنہ ۱۲۹۰ ع

حالات	مدفن	مدت عمر
نظام الملک مہذب الدین اور امرانی مخالفت کرکر بادشاہ کو دہلی مین محصور کیا اور تین مہینہ تک برابر لڑائی رہی آخرکار بادشاہ کو پکڑکر مار ڈالا اور ملک معزالدین بلبن سپہ سالار امرا تخت پر بٹہنہ کیا مگر اور امرا اوسکی بادشاہت پر راضی نہوئی اور علاؤالدین کو جو قصر سفید مین قید تہا بادشاہ کیا	ملکپور	.
اس بادشاہ کے ظلم سے امرا ناراض ہوئی اور سلطان ناصر الدین کو بہرائچ سی بلاکر بادشاہ کیا اور ۲۶ محرم سنہ ۶۴۴ ہجری مطابق سنہ ۱۲۴۶ عیسوی علاؤالدین کو قید کرلیا کہ اوسی زمانہ مین قید مین مرگیا ۔	.	.
بیمار ہوکر مرگیا اور چونکہ کوئی وارث نہ تہا امرا نے الغ خان کو بادشاہ کرلیا	دہلی	.
بیمار ہوکر مرگیا اور ملک فخرالدین کوتوال اور امرا نے آپسمین صلاح کرکر معزالدین کیقباد کو بادشاہ کیا	دہلی	۸۰ سال
بادشاہ کو فالج ہوگیا اس سبب سے امرا نے کیومرث اوسکی بیٹی کو تخت پر بیٹہایا مگر امرا ے خلجی نے مخالفت کی اور کیومرث کو بہادر پور مین پکڑلی گئی اور بادشاہ کو لاتون سی مار ڈالا اور ملک جلال الدین خلجی تخت پر بیٹہا تیرہ آدمیون نے ترکونمین سی جو سلاطین غوریہ کی غلامونمین سی تہے سو برس تک بادشاہی کی بعد اسکے سلطنت خاندان خلجیونمین چلی گئی	.	۲۰ سال

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	قوم	سال ولادت	سال جلوس	محل جلوس	دار السلطنت	مدت سلطنت قریب	سال وفات
۱۵۴	جلال الدین فیروز شاہ خلجی	یغرش	ترک خلجی	سنہ ۶۱۸ھ سنہ ۱۲۲۱ء	جمادی الثانی سنہ ۶۸۹ھ سنہ ۱۲۹۰ء	کیلوکہری	دہلی	۶ سال چند ماہ	سنہ ۶۹۵ ہجری سنہ ۱۲۹۵ع
۱۵۵	رکن الدین ابراہیم شاہ	جلال الدین فیروز شاہ	خلجی	.	رمضان سنہ ۶۹۵ ہجری سنہ ۱۲۹۵ء	کوشک سبز	دہلی	۴ ماہ	.
۱۵۶	سلطان علاء الدین	شہاب الدین مسعود	خلجی	.	بست و دوم ذی الحجہ سنہ ۶۹۵ھ سنہ ۱۲۹۵ء	قلعہ رائے پتھورا	دہلی قلعہ سیری	۱۹ سال چند ماہ	شب ششم ماہ شوال سنہ ۷۱۵ھ سنہ ۱۳۱۵ء
۱۵۷	شہاب الدین عمر	سلطان علاء الدین	خلجی	سنہ ۷۰۹ھ سنہ ۱۳۰۹ء	ہفتم شوال سنہ ۷۱۵ھ سنہ ۱۳۱۵ء	قلعہ علائی	دہلی	۳ ماہ چند یوم	.
۱۵۸	قطب الدین مبارک شاہ	سلطان علاء الدین	خلجی	.	محرم سنہ ۷۱۶ھ سنہ ۱۳۱۶ء	قلعہ علائی	دہلی	۵ سال یکماہ ۲۷ یوم	شب پنجم ربیع الاول سنہ ۷۲۱ھ سنہ ۱۳۲۱ء
۱۵۹	حسن خان الملقب بہ سلطان ناصر الدین خسرو خان	.	برواری	.	ربیع الاول سنہ ۷۲۱ھ سنہ ۱۳۲۱ء	قلعہ علائی قصر ہزار ستون	دہلی	۴ ماہ چند یوم	آخر ماہ رجب سنہ ۷۲۱ھ سنہ ۱۳۲۱ء

مدت	مدفن	حالات
״ سال	۰	ملک علاؤ الدین نے غاسی بادشاہ کو کڑہ مانک پور مین بلایا جب بادشاہ کشتی مین آ رہا تہا اوسوقت اوسکو تلوار مارکر مارڈالا جب یہ خبر دلی مین پہونچی ملکہ جہان بادشاہ کی بی بی نی رکن الدین اپنی چہوٹی بیٹی کو تخت پر بٹہایا
۰	۰	سلطان علاؤ الدین سی لڑکر بہاگ گیا اور سلطان علاؤ الدین دلی کی تخت پر بیٹہہ گیا
	قلعہ رای پتہورا مسجد عقب قوۃ الاسلام	بیمار ہوکر مرگیا امرانے باہم صلاح کرکر شہاب الدین کو تخت پر بیٹہایا
	۰ ۰	مبارک خان نی ایک بڑی ملک نائب مدار المہام سلطنت کو مرواکر آپ نائب سلطنت ہوا اور چند دنو بعد بادشاہ کو پکڑکر اندہا کر دیا اور گوالیار کے قلعہ مین قید کیا اور آپ بادشاہ ہوا
۰	۰	جاہر بیگ نے بسازش خسرو خان کی بادشاہ کو قصر ہزار ستون مین مارا اور خسرو خان تخت پر بیٹہا
۰	۰	غازی الملک تغلق شاہ دیبالپور کے حاکم نی خسرو خان پر فوج کشی کی اور خسرو خان حوض علائی کے کنارہ پر نکلا اور میدان اندرپت مین لڑائی ہوئی اور خسرو خان بہاگ کر تلپت مین چہپا آخرکار پکڑا جاکر مارا گیا اور تغلق شاہ بادشاہ ہوا

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	قوم	سال ولادت	سال جلوس	محل جلوس	دار السلطنت	مدت سلطنت قمریہ	سال وفات
۱۶۰	سلطان غیاث الدین تغلقشاه	ملک تغلق	ترک	۰	غرۂ شعبان ۷۲۱ھ سنہ ۱۳۲۱ع	قلعہ علائی	دہلی قلعہ تغلق آباد	۴ سال چند ماه	ربیع الاول ۷۲۵ھ سنہ ۱۳۲۴ع
۱۶۱	سلطان محمد عادل تغلقشاه	غیاث الدین تغلقشاه	ترک	۰	ربیع الاول ۷۲۵ھ سنہ ۱۳۲۴ع	تغلق آباد	دہلی بعدہ دولت آباد وباز دہلی	۲۷ سال	بست ویکم محرم ۷۵۲ھ سنہ ۱۳۵۱ع
۱۶۲	فیروز شاه	سالار رجب برادر خورد تغلقشاه	ترک	۶۹۹ھ سنہ ۱۲۹۹ع	بست وسوم محرم ۷۵۲ھ سنہ ۱۳۵۱ع	سهوان	شہر دہلی فیروز آباد	۳۸ سال ۷ ماه ۲۰ یوم	سیزدهم رمضان ۷۹۰ھ سنہ ۱۳۸۸ع
	غیاث الدین محمد	تغلقشاه		۰	۷۵۲ھ سنہ ۱۳۵۱ع				
	شاهزاده فتح خان	فیروزشاه			۷۶۰ھ سنہ ۱۳۵۹ع				
	ناصر الدین محمد شاه	فیروزشاه		۷۵۳ سنہ ۱۳۵۲ع	۷۸۹ سنہ هجری سنہ ۱۳۸۷ع				
۱۶۳	سلطان غیاث الدین تغلقشاه ثانی	شاهزاده فتح خان	ترک	۰	۷۹۰ سنہ هجری سنہ ۱۳۸۸ عیسوی	فیروز آباد	دہلی	۵ ماه ۸ یوم	بست ویکم صفر ۷۹۱ھ سنہ ۱۳۸۹ع
۱۶۴	ابوبکر شاه	ظفر خان بن فیروز شاه	ترک	۰	صفر ۷۹۱ھ سنہ ۱۳۸۸ع	فیروز آباد	دہلی	یکسال ۶ ماه چند یوم	ستم ذیحجه ۷۹۲ سنہ هجری سنہ ۱۳۸۹ع

حالات	مدفن	مدت حکومت
الغرض اسکے بیٹے نے قریب افغانپور کے ایک محل بنایا تھا اوسمین بادشاہ کھانا کھا رہا تھا کہ مکان گر پڑا اور بادشاہ دب کر مر گیا اوسکا بیٹا تخت پر بیٹھا	تغلق آباد	۰
سفر ٹھٹھہ مین بیمار ہوکر ٹھٹھہ سے چودہ کوس ورے دریائے سندھ کے کنارہ پر مر گیا	تغلق آباد	۰
احمد ایاز المخاطب بخواجہ جہان نے دلی مین غیاث الدین محمد کو تخت پر بٹھایا تھا کہ فیروز شاہ نے وہ اوٹھا دیا بعد چند مدت کے فیروز شاہ نے اپنے جیتے جی شہزادہ فتح خان کو تخت پر بٹھایا اور سکہ و خطبہ اوسکے نام پر کر دیا اور جب وہ مر گیا تو محمد خان کو ناصر الدین محمد شاہ خطاب دیکر تخت پر بٹھایا مگر امرا نے اوس سے مخالفت کی اور لڑکر کوہ سرمور کی طرف بھگا دیا اور تغلق شاہ کو تخت پر بٹھایا اور اسی عرصہ مین فیروز شاہ مر گیا اور تغلق شاہ مستقل بادشاہ رہا	حوض خاص	۹۱ سال
ملک رکن الدین وزیر نے اس بادشاہ کو مار ڈالا اور ابوبکر شاہ کو تخت پر بٹھایا	۰	۰
اس بادشاہ نے امرا کو اپنے سے مخالف دیکھکر اور ناصر الدین محمد شاہ کے آنے کی خبر سنکر میوات مین چلا گیا اور ناصر الدین محمد شاہ دلی مین آکر تخت پر بیٹھ گیا اور بعد لڑائیون کے ابوبکر شاہ کو پکڑ کر قلعہ میرٹھ مین قید کیا کہ وہین مر گیا	۰	۰

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	قوم	سال ولادت	سال جلوس	محل جلوس	دار السلطنت	مدت سلطنت قمریه	سال وفات
۱۶۵	ناصر الدین محمد شاه	فیروز شاه	ترک	روز دوشنبه سوم جمادی الاول سنه [illegible]	نوزدهم رمضان سنه ۷۹۲ھ سنه ۱۳۸۹ع	فیروز آباد	دهلی	۳ سال ۵ ماه چند یوم	هفدهم ربیع الاول سنه ۷۹۶ھ سنه ۱۳۹۳ع
۱۶۶	علاء الدین سکندر شاه	ناصر الدین محمد شاه	ترک	.	نوزدهم ربیع الاول سنه ۷۹۶ھ سنه ۱۳۹۳ع	فیروز آباد	دهلی	یکماه چند یوم	ربیع الثانی سنه ۷۹۶ھ سنه ۱۳۹۳ع
۱۶۷	ناصر الدین محمود شاه	ناصر الدین محمد شاه	ترک	.	جمادی الاول سنه ۷۹۶ھ سنه ۱۳۹۳ع	فیروز آباد	دهلی	۱۹ سال ۸ ماه چند یوم	ذیقعده سنه ۸۱۵ھ سنه ۱۴۱۲ع
	ناصر الدین نصرت شاه	شاهزاده فتح خان بن فیروز شاه			سنه ۷۹۷ سنه ۱۳۹۴ – سنه ۸۰۱ سنه ۱۳۹۸	شهر فیروز آباد			
	اقبال خان عرف ملو	.	پٹھان	.	سنه ۸۰۰ سنه ۱۳۹۷ – سنه ۸۰۲ سنه ۱۳۹۹	کوشک سیری			.
	امیر تیمور	امیر طراغان	چغتائی	بست و پنجم شعبان سنه ۷۳۶ھ سنه ۱۳۳۵ع	جمادی الاول سنه ۸۰۱ھ سنه ۱۳۹۸ع	شهر فیروز آباد	سمرقند	۱۰۶ سال ۱۵ یوم	شب چهارشنبه هفدهم شعبان سنه ۸۰۷ھ سنه ۱۴۰۵ع
۱۶۸	دولت خان	.	لودی	.	محرم سنه ۸۱۶ھ سنه ۱۴۱۳ع	کوشک سیری	دهلی	یکسال دو ماه چند یوم	سنه ۸۱۷ هجری سنه ۱۴۱۴ عیسوی
۱۶۹	خضر خان	ملک سلیمان	سید	.	پانزدهم ربیع الاول سنه ۸۱۷ھ سنه ۱۴۱۴ع	کوشک سیری	دهلی	۷ سال دو ماه دو یوم	هفدهم جمادی الاول سنه ۸۲۴ھ سنه ۱۴۲۱ع

مدت عمر	مدفن	حالات
۴۴ سال	حوض خاص	. بیمار ہوکر جالیسر مین مرگیا ہمایون خان سکندر اسکا بیٹا بادشاہ ہوا
.	حوض خاص	بیمار ہوکر مرگیا بعد اسکے پندرہ روز تک امرا مین گفتگو رہی کہ کسکو بادشاہ کرین اخر محمود شاہ کو تخت پر بٹھایا
.	. .	اس بادشاہ کی سلطنت مین نہایت تزلزل رہا سعادتخان نی نصرت شاہ کو فیروزآباد مین تخت پر بٹھادیا تھا اور پھر اقبال خان فیروزآباد پر قابض ہوگیا اور کبھی بادشاہ بھاگ گیا اور کبھی پھر آگیا اور اسی درمیان مین امیر تیمور بھی دلی مین آیا آخر کو یہہ بادشاہ بیمار ہوکر کیتھل سی مراجعت کرتی وقت مرگیا امرا نے دولت خانکو بادشاہ کیا
.		
۷۱ سال ۱۱ ماہ ۳ یوم	سمرقند	
. .	. .	. خضر خان نی دلی پر فوج کشی کی اور دولت خان کوشک سیری مین محصور رہا اخرکار خضر خان کی پاس چلا آیا اور اسنے فیروزآباد مین قید کیا اور وہین مرگیا
.	بدہلی	اٹاوہ مین بیمار ہوکر دلی مین آیا اور مرگیا اور اوسکا بیٹا تخت پر بیٹھا

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	قوم	سال ولادت	سال جلوس	محل جلوس	دار السلطنت	مدت سلطنت قمری	سال وفات
۱۷۰	معزالدین ابوالفتح مبارک شاہ	خضر خان	سید	•	ہفدہم جمادی الاول ۸۲۴ سنہ ھ ۱۴۲۱ سنہ ع	کوشک سیری	دہلی	۱۳ سال یکماہ چند یوم	نہم رجب ۸۳۷ سنہ ھ ۱۴۳۳ سنہ ع
۱۷۱	سلطان محمد شاہ	فرید خان بن خضر خان	سید	•	نہم رجب ۸۳۷ سنہ ھ ۱۴۳۳ سنہ ع	کوشک سیری	دہلی	۱۲ سال چند ماہ	۸۴۹ سنہ ھ ۱۴۴۵ سنہ ع
۱۷۲	سلطان علاؤالدین عالم شاہ	محمد شاہ	سید	•	۸۴۹ سنہ ھ ۱۴۴۵ سنہ ع	کوشک سیری	دہلی	۶ سال چند ماہ	۸۸۳ سنہ ھ ۱۴۷۸ سنہ ع
۱۷۳	سلطان بہلول لودہی	ملک کالا	لودہی	•	ہفدہم ربیع الاول ۸۵۵ سنہ ھ ۱۴۵۱ سنہ ع	کوشک سیری	دہلی	۳۸ سال ۸ ماہ ۷ یوم	۸۹۴ سنہ ھ ۱۴۸۸ سنہ ع
۱۷۴	سلطان سکندر	سلطان بہلول	لودہی	•	۸۹۴ سنہ ھ ۱۴۸۸ سنہ ع	قصبہ جلالی	دہلی بعدہ آگرہ	۲۸ سال پنجماہ	روز یکشنبہ ہفتم ذیقعدہ ۹۲۳ سنہ ھ ۱۵۱۷ سنہ ع
۱۷۵	سلطان ابراہیم	سکندر	لودہی	•	ذیقعدہ ۹۲۳ سنہ ھ ۱۵۱۷ سنہ ع	آگرہ	آگرہ	۸ سال چند ماہ	ہشتم رجب ۹۳۲ سنہ ھ ۱۵۲۵ سنہ ع
۱۷۶	ظہیرالدین محمد بابر بادشاہ	عمر شیخ مرزا	چغتائی	۸۸۸ سنہ ھ ۱۴۸۳ سنہ ع	رجب ۹۳۲ سنہ ھ ۱۵۲۶ سنہ ع	دہلی	آگرہ	۴ سال ۱۰ ماہ چند یوم	روز دوشنبہ ششم جمادی الاول ۹۳۷ سنہ ھ ۱۵۳۰ سنہ ع
۱۷۷	نصیرالدین ہمایون بادشاہ نمبر اول	بابر بادشاہ	چغتائی	ذیقعدہ ۹۱۳ سنہ ھ ۱۵۰۸ سنہ ع	جمادی الاول ۹۳۷ سنہ ھ ۱۵۳۰ سنہ ع	آگرہ	آگرہ بعدہ دہلی	۱۱ سال پنجماہ چند یوم	یازدہم ربیع الاول ۹۶۳ سنہ ھ ۱۵۵۵ سنہ ع

مدت عمر	مدفن	حالات
.	دہلی کیچور بنبار کوٹلہ	قلعہ مبارک آباد میں جو اس بادشاہ نے دریا کے کنارہ پر بنایا تھا میران صدر اور قاضی عبد الصمد نے اس بادشاہ کو مار ڈالا اور سرور الملک وزیر کو خبر کی اوس نے صلاح کر کر محمد شاہ کو تخت پر بٹھایا
.	دہلی متصل مقبرہ صفدر جنگ در سواد موضع خیر پور	بیمار ہو کر مر گیا اور اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا
.	.	بادشاہ بداؤن میں جا پڑا اور ملک بہلول لودی دہلی پر قابض ہو کر تخت پر بیٹھا
.	دہلی متصل درگاہ چراغ دہلی	بیمار ہو کر مر گیا اور خانخانان نے اوسکے بیٹے کو تخت پر بٹھایا
:	دہلی	اس بادشاہ کے عہد میں ہندوؤں نے فارسی لکھنا اور پڑھنا شروع کیا اس سے پہلے کوئی نہ پڑھتا تھا آخر کو بیمار ہو کر مر گیا
.	پانی پت	پانی پت کے میدان میں بابر بادشاہ کی لڑائی میں مارا گیا اور مغلوں کے خاندان میں بادشاہت چلی گئی
۴۹ سال چند ماہ	کابل	بیمار ہو کر مر گیا
۴۹ سال سہ ماہ ۲۶ یوم	دہلی مقبرہ ہمایون	شیر شاہ کی لڑائی میں شکست ہوئی اور بادشاہ ایران چلا گیا

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	قوم	سال ولادت	سال جلوس	محل جلوس	دار السلطنت	مدت سلطنت قمری	سال وفات
۱۷۸	فرید خان الملقب بہ شیر شاہ	حسن	سور پٹھان	رجب ۸۷۷ھ سنہ ۱۴۷۲ء	۹۴۷ھ سنہ ۱۵۴۰ء	آگرہ	دہلی	۵ سال ۲ ماہ ۱۵ یوم	دوازدہم ربیع الاول ۹۵۲ھ سنہ ۱۵۴۵ء
۱۷۹	جلال خان الملقب بہ اسلام شاہ	شیر شاہ	سور پٹھان	صفر ۹۰۲ھ سنہ ۱۴۹۶ء	پانزدہم ربیع الاول ۹۵۲ھ سنہ ۱۵۴۵ء	قلعہ کالنجر	دہلی	۸ سال دو ماہ ۱۰ یوم	بست و پنجم جمادی الاول ۹۶۰ھ سنہ ۱۵۵۲ء
۱۸۰	فیروز شاہ	اسلام شاہ	سور پٹھان	ربیع الثانی ۹۴۸ھ سنہ ۱۵۴۱ء	بست و ششم جمادی الاول ۹۶۰ھ سنہ ۱۵۵۲ء	دہلی	دہلی	۳ یوم	بست و نہم جمادی الاول ۹۶۰ سنہ ہجری ۱۵۵۲ء
۱۸۱	مبارز خان الملقب بہ محمد عادل شاہ	نظام خان	سور پٹھان	شعبان ۹۱۱ھ سنہ ۱۵۰۵ء	بست و نہم جمادی الاول ۹۶۰ھ سنہ ۱۵۵۲ء	دہلی	دہلی	یکسال ۱۱ ماہ ۷ یوم	.
۱۸۲	سلطان ابراہیم	.	سور پٹھان	۹۰۲ھ سنہ ۱۴۹۷ء	ششم جمادی الاول ۹۶۲ھ سنہ ۱۵۵۴ء	دہلی	دہلی	دو ماہ ۳ یوم	۹۷۵ سنہ ہجری ۱۵۶۷ سنہ عیسوی
۱۸۳	احمد خان الملقب بہ سکندر شاہ	حسین خان	سور پٹھان	ربیع الاول ۹۱۱ھ سنہ ۱۵۰۵ء	نہم رجب ۹۶۲ھ سنہ ۱۵۵۴ء	فرح	دہلی	دو ماہ	.
۱۸۴	نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ مرتبہ دویم	بابر بادشاہ	چغتائی	شب سہ شنبہ چہاردہم ذیقعدہ ۹۱۳ھ سنہ ۱۵۰۷ء	رمضان ۹۶۲ھ سنہ ۱۵۵۴ء	دہلی	دہلی	۶ ماہ چند یوم	یازدہم ربیع الاول ۹۶۳ھ سنہ ۱۵۵۵ء

مدت عمر	مدفن	حالات
۶۳ سال ۸ ماہ چند یوم	سہسرام	کالنجر کے قلعہ کی لڑائی مین باروت سے جلکر مرگیا
۵۸ سال ۳ ماہ چند یوم	۔	بیمار ہوکر مرگیا اور فیروز خان تخت پر بیٹھا
۱۲ سال چند یوم	۔	مبارز خان اسکے مامون نے مار ڈالا اور آپ تخت پر بیٹھا
۔	۔	ابراہیم خان بنی عم شیر شاہ سے شکست پائی
۶۲ سال	۔	احمد خان بنی عم شیر شاہ سے لڑکر شکست پائی
۔	۔	ہمایون بادشاہ سے شکست پاکر بنگالہ کیطرف بھاگ گیا
۴۹ سال ۳ ماہ ۲۶ یوم	دہلی مقبرہ ہمایون	شیر منڈل واقع قلعہ کہنہ مین سے اوترتی وقت گر پڑا اور کئی دن بعد انتقال کیا۔

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	قوم	سال ولادت	سال جلوس	محل جلوس	دارالسلطنت	مدت سلطنت	سال وفات
۱۸۵	ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ	ہمایون بادشاہ	چغتائی	شب یکشنبہ پنجم رجب سنہ ۹۴۹ھ سنہ ۱۵۴۲ء	دویم ربیع الثانی سنہ ۹۶۳ سنہ ۱۵۵۵ء	کلانور	آگرہ	۵۱ سال ۲ ماہ ۱۱ یوم	چہارشنبہ سیزدہم جمادی الثانی سنہ ۱۰۱۴ھ سنہ ۱۶۰۵ء
۱۸۶	ابو المظفر نور الدین جہانگیر بادشاہ	اکبر بادشاہ	چغتائی	روز چہارشنبہ ہفدہم ربیع الاول سنہ ۹۷۷ھ سنہ ۱۵۶۹ء	روز پنجشنبہ چہاردہم ربیع الثانی سنہ ۱۰۱۴ھ سنہ ۱۶۰۵ء	آگرہ	آگرہ	۲۱ سال ۸ ماہ ۱۳ یوم	بست و ہفتم صفر سنہ ۱۰۳۷ھ سنہ ۱۶۲۶ء
۱۸۷	میرزا ابلاقی بن المخاطب سلطان داور بخش	شاہزادہ سلطان خسرو بن جہانگیر	چغتائی	ذیقعدہ سنہ ۱۰۱۰ھ سنہ ۱۶۰۱ء	ربیع الاول سنہ ۱۰۳۷ھ سنہ ۱۶۲۶ء	راجپوری	آگرہ	دو ماہ چند یوم	سنہ ۱۰۳۶ ہجری سنہ ۱۶۲۶ عیسوی
۱۸۸	شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ	جہانگیر بادشاہ	چغتائی	شب پنجشنبہ یکم ربیع الاول سنہ ۱۰۰۰ھ سنہ ۱۵۹۱ء	روز یکشنبہ بست و دوم جمادی الاول سنہ ۱۰۳۶ھ سنہ ۱۶۲۶ء	لاہور	آگرہ بعدہ شاہجہان آباد	۳۲ سال چند ماہ	شب دوشنبہ بست و ششم رجب سنہ ۱۰۷۶ھ سنہ ۱۶۶۵ء
۱۸۹	ابو المظفر محی الدین اورنگزیب عالمگیر	شاہجہان	چغتائی	شب یکشنبہ یازدہم ذیقعدہ سنہ ۱۰۲۸ھ سنہ ۱۶۱۹ء	روز جمعہ یکم ذیقعدہ سنہ ۱۰۶۸ھ سنہ ۱۶۵۷ء	بہ اعز آباد متصل [illegible]	دہلی	۵۰ سال ۲۷ یوم	روز جمعہ بست و ہشتم ذیقعدہ سنہ ۱۱۱۸ھ سنہ ۱۷۰۶ء
۱۹۰	محمد معظم الملقب بہ شاہ عالم بہادر شاہ	اورنگزیب عالمگیر	چغتائی	سلخ رجب سنہ ۱۰۵۳ سنہ ۱۶۴۳ء	غرہ ذیحجہ سنہ ۱۱۱۸ ہجری سنہ ۱۷۰۶ء	لاہور	دہلی	۵ سال یکماہ ۱۲ یوم	بست و یکم محرم سنہ ۱۱۲۴ھ سنہ ۱۷۱۲ء
	محمد اعظم شاہ	عالمگیر			۱۹ سنہ ۱۱۱۸ ہجری سنہ ۱۷۰۷ء	احمد نگر			۲۵ سنہ ۱۱۱۹ ہجری سنہ ۱۷۰۵ عیسوی

مدت عمر	مدفن	حالات
۶۳ سال ۱۱ ماہ ۸ یوم	اکبرآباد بمقام بہشت آباد معروف بہ سکندرہ	بیمار ہوکر مرگیا
۵۸ سال ۱۱ ماہ ۱۰ یوم	لاہور	بیمار ہوکر مرگیا امرا نے بنظر مصلحت داور بخش کو بادشاہ کردیا اور خفیۃً شاہجہان کو بلا لیا
۲۶ سال		جبکہ شاہجہان لاہور مین پہونچا آصفخان نے اس بیچارہ کو مار ڈالا اور شاہجہان کو تخت پر بٹھایا
۷۶ سال ۳ ماہ ۲۴ یوم	آگرہ تاج گنج	عالمگیر نے قید کرکر خود تخت پر بیٹھا اور شاہجہان نے سال ہشتم جلوس عالمگیر مین انتقال کیا
۹۰ سال ۱۷ یوم	اورنگ آباد	بیمار ہوکر مرگیا محمد معظم منعم خان کی سعی سے دلی کی تخت پر بیٹھا اور اپنے بھائیون سے لڑکر فتحیاب ہوا
۷ سال ۶ ماہ	دہلی قطب صاحب مقبرہ ہمایون	بمقام موضع بیاجیوہ متصل صوبہ اکبرآباد اپنے بھائی سے لڑکر فتح پائی آخر کو آپ بھی بیمار ہوکر مرگیا اور اسکے بیٹون مین بادشاہت پر لڑائی ہوئی اور معزالدین جہاندار شاہ سب پر غالب آیا

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	قوم	سال ولادت	سال جلوس	محل جلوس	دارالسلطنت	مدت سلطنت	سال وفات
۱۹۱	معزالدین جہاندار شاہ	شاہ عالم بہادر شاہ	چغتائی	دہم رمضان سنہ ۱۰۷۱ھ سنہ ۱۶۶۱ع	سنہ ۱۱۲۴ ہجری سنہ ۱۷۱۲ع	شاہجہان آباد و لاہور بعد فتح لاہور	دہلی	۱۱ ماہ ۵ یوم	روز جمعہ ہشتم محرم سنہ ۱۱۲۵ سنہ ۱۷۱۳ع
	عظیم الشان					بنگالہ			
	رفیع الشان					شاہجہان آباد			
	خجستہ اختر جہانشاہ					شاہجہان آباد			
۱۹۲	جلال الدین فرخ سیر	عظیم الشان بن بہادر شاہ	چغتائی	روز پنجشنبہ سیزدہم رجب سنہ ۱۰۹۵ھ سنہ ۱۶۸۳ع	سنہ ۱۱۲۴ھ سنہ ۱۷۱۲ع و جلوس ثانی سنہ ۱۱۲۵ سنہ ۱۷۱۳ع	اکرہ بعدہ شاہجہان آباد	دہلی	۶ سال ۳ ماہ ۱۵ یوم	ہشتم ربیع الثانی سنہ ۱۱۳۱ھ سنہ ۱۷۱۸ع
۱۹۳	محمد ابوالبرکات سلطان رفیع الدرجات	رفیع الشان بن بہادر شاہ	چغتائی	ہفتم جمادی الثانی سنہ ۱۱۱۱ھ سنہ ۱۶۹۹ع	نہم ربیع الثانی سنہ ۱۱۳۱ھ سنہ ۱۷۱۸ع	شاہجہان آباد	دہلی	۳ ماہ ۱۱ یوم	روز شنبہ بستم رجب سنہ ۱۱۳۱ سنہ ۱۷۱۸ع
۱۹۴	شمس الدین رفیع الدولہ بشاہجہان بادشاہ ثانی	رفیع الشان بن بہادر شاہ	چغتائی	پنجم صفر [illegible]	بستم رجب سنہ ۱۱۳۱ سنہ ۱۷۱۸ع	شاہجہان آباد	دہلی	۳ ماہ ۲۸ یوم	ہفدہم ذیقعدہ سنہ ۱۱۳۱ سنہ ۱۷۱۸ع
	سلطان نیکوسیر					اکرہ			
۱۹۵	روشن اختر ابوالفتح محمد شاہ بادشاہ	خجستہ اختر جہانشاہ بن بہادر شاہ	چغتائی	بست و ششم ربیع الاول سنہ ۱۱۱۴ھ سنہ ۱۷۰۲ع	سنہ ۱۱۳۱ ہجری سنہ ۱۷۱۸ عیسوی	شاہجہان آباد	دہلی	۲۹ سال ۸ ماہ	بست و نہم ربیع الثانی سنہ ۱۱۶۱ھ سنہ ۱۷۴۸ع
	سلطان ابراہیم	رفیع الشان بن بہادر شاہ			سنہ ۱۱۳۲ھ سنہ ۱۷۱۹ع				
	نادرشاہ				سنہ ۱۱۵۱ھ سنہ ۱۷۳۸ع				
۱۹۶	مجاہد الدین ابوالنصر احمد شاہ بہادر بادشاہ	محمد شاہ	چغتائی	روز شنبہ بست و ہفتم ربیع الثانی سنہ ۱۱۳۸ھ سنہ ۱۷۲۵ع	دویم جمادی الاول سنہ ۱۱۶۱ھ سنہ ۱۷۴۸ع	پانی پت	دہلی	۶ سال ۳ ماہ ۸ یوم	بست و ہفتم شوال سنہ ۱۱۸۸ھ سنہ ۱۷۷۴ع

مدت عمر	مدفن	حالات
۵۲ سال ۳ ماہ ۲۸ یوم	دہلی پیش چبوترہ مقبرہ ہمایون	فرخ سیر سے لڑکر پکڑا گیا اور قلعہ دہلی مین مارا گیا
۳۵ سال ۸ ماہ ۲۰ یوم	دہلی صحن مقبرہ ہمایون	عبد اللہ خان اور حسین علیخان نے زہر دیکر مار ڈالا
۲۰ سال یکماہ ۱۴ یوم	دہلی مقبرہ ہمایون	بیمار ہوکر مرگیا عبد اللہ خان اور حسین علیخان نی رفیع الدولہ کو تخت پر بٹھایا اور اکبرآباد مین ہزارے مترسین نے نیکوسیر کو تخت پر بٹھیا دیا مگر نیکوسیر پکڑا گیا
۱۸ سال ۹ ماہ ۲۱ یوم	دہلی مقبرہ ہمایون	بیمار سے مرگیا عبد اللہ خان اور حسین علیخان نی محمد شاہ کو تخت پر بٹھایا لیکن جب حسین علیخان کو بادشاہ نی مروا ڈالا تو عبد اللہ خان نی سلطان ابراہیم کو تخت پر بٹھا دیا مگر وہ مغلوب ہوا
۴۷ سال یکماہ یکیوم	دہلی درگاہ حضرت نظام الدین اولیا	بیمار ہوکر مرگیا اور اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا
۴۸ سال ۶ ماہ	دہلی مقبرہ ہمایون	عماد الملک نی پکڑا اور اندھا کرکر قید کر دیا کہ بعد چند مدت کی بیماری سی مرگیا

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	قوم	سال ولادت	سال جلوس	محل جلوس	دار السلطنت	مدت سلطنت	سال وفات
۱۹۷	عزیز الدین عالمگیر ثانی	معز الدین جہاندار شاہ	چغتائی	سنه ۱۰۹۹ھ سنه ۱۶۸۷ء	روز سه شنبه دہم شعبان سنه ۱۱۶۷ھ سنه ۱۷۵۴ء	شاہجہان اباد	دہلی	۵ سال ۷ ماہ ۲۸ یوم	روز پنجشنبه ربیع الثانی سنه ۱۱۷۳ھ سنه ۱۷۵۹ء
	احمد شاہ درانی				سنه ۱۱۷۰ھ سنه ۱۷۵۶ء				
۱۹۸	ابو المظفر جلال الدین سلطان عالی گوہر شاہ عالم بادشاہ	عالمگیر ثانی	چغتائی	[illegible] ذیقعدہ سنه ۱۱۴۰ھ	چہار دہم جمادی الاول سنه ۱۱۷۳ھ ۱۷۵۹ء	عظیم اباد پٹنہ	دہلی	۴۸ سال	ہفتم رمضان سنه ۱۲۲۱ھ سنه ۱۸۰۶ء
	محی الملة الملقب به شاہجہان ثانی	محی السنہ بن کام بخش بن عالمگیر ثانی							
	احمد شاہ درانی				سنه ۱۱۷۳ھ سنه ۱۷۵۹ء				
	بیدار بخت	احمد شاہ			سنه ۱۲۰۲ھ سنه ۱۷۸۷ء				
۱۹۹	شاہ جارج سوم	فریدرک شاہزادہ ویلز بن شاہ جارج دوم	جرمن	سنه ۱۷۳۹ء	فتح دہلی یازدہم ستمبر سنه ۱۸۰۳ء سنه ۱۲۱۸ھ	.	لندن	۱۷ سال	سنه ۱۸۲۰ء سنه ۱۲۳۶ ہجری
	ابو النصر معین الدین اکبر شاہ	شاہ عالم	چغتائی	سه شنبه ہفتم رمضان سنه ۱۱۷۳ھ سنه ۱۷۵۹ء	روز چہار شنبه ہفتم رمضان سنه ۱۲۲۱ھ سنه ۱۸۰۶ء	شاہجہان آباد	قلعہ شاہجہان اباد	۳۱ سال ۹ ماہ ۲۱ یوم	جمعہ بست و ششم جمادی الثانی سنه ۱۲۵۳ھ سنه ۱۸۳۷ء
۲۰۰	شاہ جارج چہارم	جارج سوم	جرمن	سنه ۱۷۶۲ء	سنه ۱۸۲۰ء سنه ۱۲۳۶ھ	لندن	لندن	۱۰ سال ۵ ماہ ۹ یوم	سنه ۱۸۳۰ء سنه ۱۲[illegible]ھ
۲۰۱	شاہ ولیم چہارم	جارج سوم	جرمن	سنه ۱۷۶۵ء	سنه ۱۸۳۰ء سنه ۱۲۴۶ھ	لندن	لندن	۶ سال ۱۱ ماہ ۲۴ یوم	سنه ۱۸۳۷ء سنه ۱۲۵۳ھ
	ابو الظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ	اکبر شاہ	چغتائی	سنه ۱۱۸۹ھ سنه ۱۷۷۵ء	سنه ۱۲۵۳ھ سنه ۱۸۳۷ء	قلعہ شاہجہان اباد	..	..	.
۲۰۲	ملکہ وکٹوریہ	ڈیوک آف کنٹ بن جارج سوم	جرمن	سنه ۱۸۱۹ء سنه ۱۲۳۵ھ	سنه ۱۸۳۷ء سنه ۱۲۵۳ھ	لندن	لندن	..	.

حالات	مدفن	مدت عمر
عماد الملک کے کہنی سی تالع یاس خان اور مہدی قلیخان نی مار ڈالا اور محی الملۃ کو تخت پر بٹھایا اور شاہعالم نی بنگالہ مین تخت پر جلوس کیا مگر سلطنت شاہعالم کی قایم رہی	دہلی مقبرہ ہمایون	۷۳ سال چند ماہ
بیدار بخت کو غلام قادر نی تخت پر بٹھایا تہا کہ بعد مارے جانی غلام قادر کی وہ سلسلہ برہم ہوگیا اخرکار جنرل لیک سپہ سالار انگلستانیہ دہلی کو فتح کیا اور سرکار انگریزی کی عملداری ہونیکی تین برس بعد بادشاہ نی انتقال کیا	دہلی قطب صاحب	۸۰ سال و ماہ ۲ یوم
اگرچہ لندن کی بادشاہ کی حکومت اور سلطنت ہوگئی الا تیمور کے خاندان پر بہی لقب بادشاہی کا	قلعہ ونزرا	۸۱ سال
اور تخت و چتر اور قلعہ شاہجہان آباد کی حکومت قایم رہی	دہلی قطب صاحب	۷۹ سال ۱۰ ماہ ۱۲ یوم
	قلعہ ونزرا	۶۸ سال
چونکہ شاہ ولیم چہارم کی کوئی وارث مذکور صحیح سی نہ تہا اسواسطے حسب دستور انگلستان کے ملکہ وکٹوریہ کہ قرابت قریبہ بادشاہ سی رکہتی تہین تخت پر بیٹہین	قلعہ ونزرا	۷۲ سال

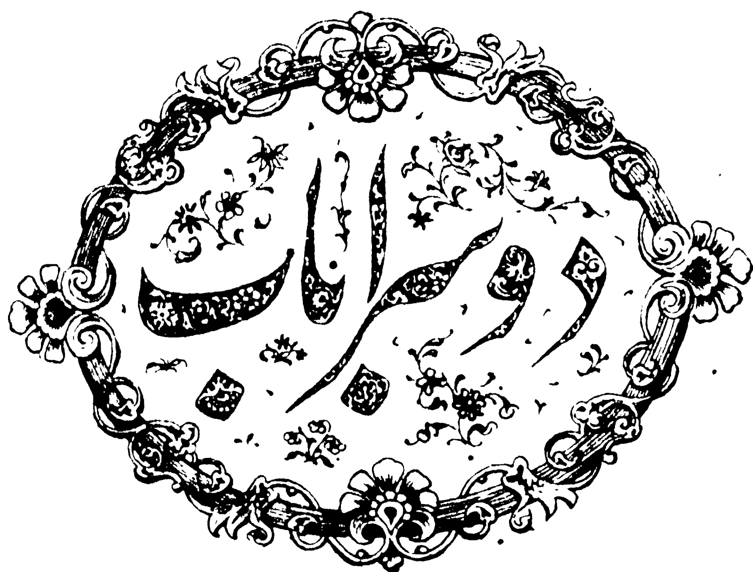
فہرست دوسری باب کی

فہرست دوسری باب آثار الصنادید کی جسمین دلی مین قلعون کی بنی اور شہرون کی آباد ہونیکا بیان ہے

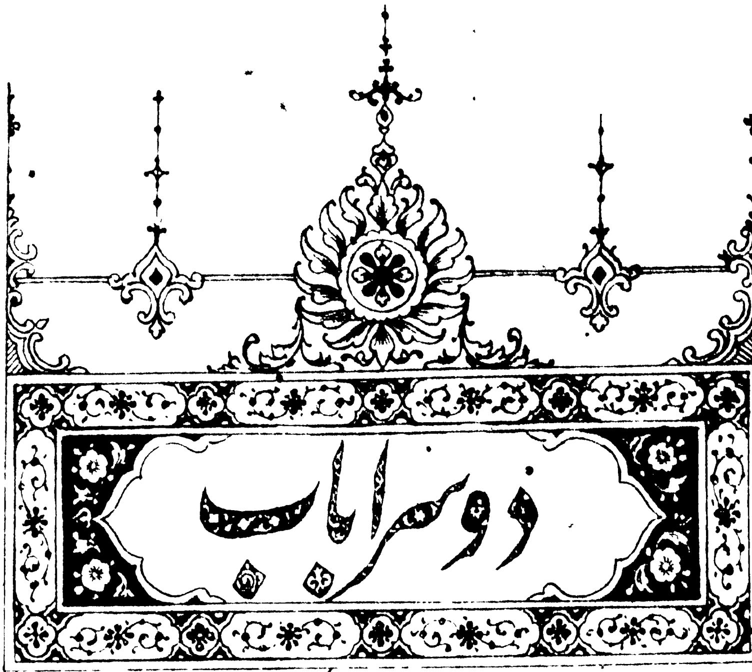
نمبر	نام قلعہ یا شہر کا	نام اصل بانی کا	سال بنا: ہجری	سال بنا: عیسوی	کیفیت	نمبر صفحہ
۱	اندرپت	جدہشتر	۰	قبل حضرت مسیح ۱۲۵ سال	۰	۶
۲	دہلی	راجہ دہلو	۰	قبل حضرت مسیح ۳۲۸ سال	۰	۷
۳	پرانا قلعہ یا دین پناہ یا شیرگڈہ	انکپال تونور	سنہ ۵۶	سنہ ۶۷۶	اور سنہ ۹۴۰ ہجری مطابق سنہ ۱۵۳۳ ع کی ہمایون بادشاہ نے اس قلعہ کی از سر نو مرمت کر کر دین پناہ نام رکہا اور شیرشاہ نے بہی اسکی مرمت کی اور شیرگڈہ نام رکہا	۹
۴	قلعہ رای پتہورا	رای پتہورا	سنہ ۵۳۸	سنہ ۱۱۴۳	اسی قلعہ کی غربی دروازہ کا نام غزنین دروازہ تہا	۱۲
	قصر سفید	قطب الدین ایبک	سنہ ۶۰۲	سنہ ۱۲۰۵	رای پتہورا کی قلعہ مین یہہ محل بنا یا تہا	۱۳
۵	کوشک لعل	غیاث الدین بلبن	سنہ ۶۶۴	سنہ ۱۲۶۵	ان سنون سی چند سال پہلی یہہ قلعہ بنا کیونکہ یہہ سن تو بادشاہ ہونیکی ہین اور یہہ کوشک چند سال پیشتر بادشاہ ہونی سی بنا تہا	۱۴
۶	قلعہ مرزغن یا غیاث پور	غیاث الدین بلبن	سنہ ۶۶۶	سنہ ۱۲۶۷	اسی قلعہ کی زمین مین حضرت نظام الدین کی درگاہ ہے	۱۵
۷	کیلوکہری یا قصر معزی	معز الدین کیقباد	سنہ ۶۸۵	سنہ ۱۲۸۶	ہمایون کا مقبرہ اسی قلعہ کی زمین مین ہے	۱۶

نمبر	نام قلعہ یا نام شہر کا	نام اصل بانی کا	سال بنا ہجری	سال بنا عیسوی	کیفیت	نمبر صفحہ
۸	کوشک لعل یا نیا شہر	جلال الدین فیروز خلجی	سنہ ۶۸۸	سنہ ۱۲۸۹		۱۶
	کوشک سبز	جلال الدین فیروز خلجی	سنہ ۶۸۸	سنہ ۱۲۸۹	کوشک لعل میں کا یہ بھی ایک محل تھا	۱۷
۹	دہلی علائی قلعہ علائی یا کوشک سیری یا سیری	علاؤالدین خلجی	سنہ ۷۰۳	سنہ ۱۳۰۳		۱۷
	قصر ہزار ستون	علاؤالدین خلجی	سنہ ۷۰۳	سنہ ۱۳۰۳	کوشک سیری میں کا یہ بھی ایک محل تھا	۱۸
۱۰	تغلق آباد	تغلق شاہ	سنہ ۷۲۱	سنہ ۱۳۲۱		۱۹
۱۱	عادل آباد یا محمد آباد یا عمارت ہزار ستون	محمد عادل تغلق شاہ	سنہ ۷۲۸	سنہ ۱۳۲۷		۲۰
۱۲	جہان پناہ	محمد عادل تغلق شاہ	سنہ ۷۲۸	سنہ ۱۳۲۷	دہلی علائی اور دہلی کہنہ یعنی قلعہ رای پتھورا کو ملا دیا	۲۱
	کوشک بیجے منڈل یا بدیع منزل	محمد عادل تغلق شاہ	سنہ ۷۲۸	سنہ ۱۳۲۷	جہان پناہ کی فصیل کا ایک برج ہے	۲۲
۱۳	کوشک فیروز یا کوٹلہ فیروز شاہ	فیروز شاہ	سنہ ۷۵۵	سنہ ۱۳۵۴		۲۳
	شہر فیروز آباد	فیروز شاہ	سنہ ۷۵۵	سنہ ۱۳۵۴	اسی کوٹلہ کی ساتھ کا یہ شہر ہے	۲۴
۱۴	کوشک جہان نما یا کوشک شکار	فیروز شاہ	سنہ ۷۵۵	سنہ ۱۳۵۴		۲۵

نمبر	نام قلعہ یا شہر کا	نام اصل بانی کا	سال بنا: ہجری	سال بنا: عیسوی	کیفیت	نمبر صفحہ
۱۵	خضر آباد	خضر خان	سنہ ۸۲۱	سنہ ۱۴۱۸		۴۵
۱۶	مبارک آباد	مبارک شاہ	سنہ ۸۳۶	سنہ ۱۴۳۳		۴۶
۱۷	دہلی شیر شاہ	شیر شاہ	سنہ ۹۴۸	سنہ ۱۵۴۱	اس شہر کا کابلی دروازہ اب تک جیلخانہ کی پاس موجود ہے	۴۷
۱۸	سلیم گدہ یا نور گدہ	اسلام شاہ	سنہ ۹۵۳	سنہ ۱۵۴۶	نور الدین جہانگیر کی وقت مین پل اسکی سامنی بنا اور اوسی وقت سی نور گدہ اسکا نام ہوا	۴۷
۱۹	قلعہ شاہجہان	شاہجہان بادشاہ	سنہ ۱۰۴۸	سنہ ۱۶۳۸	اس قلعہ کی بنا مین یورپین علی الخصوص اٹالین بہی شریک تہے اس قلعہ مین شاہجہان کی بنائی ہوئی یہہ مکانات نامی موجود ہین دلی دروازہ لاہوری دروازہ معہ چہتہ نقار خانہ یا نوبت خانہ دیوان عام معہ تخت سنگی . خاص محل امتیاز محل یا رنگ محل و تصویر پچکاری سنگین از قسم کلاونت موافق مرقع رافیل مصور بہیک معثمن برج اسد برج شاہ محل یا دیوان خاص حمام موتی محل باغ حیات بخش معہ ساون بہادون شاہ برج مہتاب باغ	۴۸
	شہر شاہجہان آباد معہ لال بازار یا فیض نہر	شاہجہان	سنہ ۱۰۵۸	سنہ ۱۶۴۸	اسی قلعہ کا یہہ شہر ہی جو اب تک آباد ہے اور خدا کری کہ ہمیشہ آباد رہے	۵۰



مطبوعہ مطبع احمدی واقع دہلی باہتمام شیخ ظفر علی
شد ۱۲ ہجری و ۱۸۵۳ عیسوی



دلی مین قلعون کے بننے اور شہرون کے اباد ہونیکے بیان مین

بناؤ نقش عمارات شہریاران مین * کہ این سپہر جفا پیشہ چون بہ بست و شکست

یونانی حکیمون نے تمام روی زمین کے سات ٹکڑے کئے ہین اور
ہر ایک ٹکڑیکا نام اقلیم رکھا ہے ہر ایک اقلیم خط استوا کی جانب سے
شروع ہوتی ہے اور قطب شمالی کی جانب منتہی[1] اس یونانی حساب بموجب — آئین اکبری[1]
دلی تیسری اقلیم مین ہے طول اسکا جزایر خالدات سے ایکسو چودہ درجہ
اور اڑتیس دقیقہ ہے اور عرض اسکا خط استوا سے اٹھائیس درجہ اور پندرہ دقیقہ
اور بڑے سے بڑا دن یہان تیرہ گھنٹہ اور پچاس منٹ کا ہوتا ہے
انگریزی ہیئت[2] جدید مین تمام روی زمین کے چار ٹکڑے کئے ہین اس حساب — جغرافیہ[2]

بموجب

بموجب دلی اشمہ مین واقع ہے جسمین ہندوستان ہے اور ہندوستانکے
تین ٹکڑے ہین اون مین سے متوسط ہندوستان یا خاص ہندوستان مین ہے
طول اسکا انگریزی حساب پر خود دارالسلطنت لندن سے کناہے
پہلے حساب سے تین درجہ کم ہے اسکے سوا اور کسی حساب مین فرق نہین
یہہ شہر بہت پرانا ہے اگرچہ یہانکے راجہ کبھی ملوک فارس کے اور کبھی
کماؤن اور کبھی قنوج اور کبھی دکن کے راجاؤنکے تابعدار رہے اور کبھی
خود بھی بغیر کسیکی تابعداری کے حکومت کی الا جب سے یہہ شہر اباد ہوا
راجاؤنکی دارالحکومت اور بادشاہون کی دارالسلطنت سے خالی نہین رہا
صرف اتہہ زمانے ایسے گذرے ہین کہ اون دنون مین یہان دارالسلطنت
نہین رہی ایک تو وہ زمانہ ہے کہ جب راجہ جدہشتر نے راجہ جرجودہن پر فتح پائی ۱ مہابہارت
اور یہان سے اوتہہ کر ہستناپور مین راج کیا اور سات پشت تک وہین
راج رہا جب نمی عرف راجہ دشتوان راجہ ہوا اوسکے زمانہ مین گنگا ۲ بہاگوت
ایسے زور سے چڑہی کہ سارا شہر ہستناپور کا بہہ گیا تب اوس راجانے
پہلے کوشنکی ندی کے کنارے دکہن کے ملک مین شہر اباد کرنا شروع کیا
اور اخرکو پہر یہان چلا ایا اور اسی مقام کو دارالحکومت رکہا دوسرا ۳ خلاصۃ التواریخ وراجاولی
وہ زمانہ ہے کہ جب راجہ بکرماجیت والی اوجین نے راجہ بہکونت کو ہی پر
فتح پائی اور اس شہر کو چہین لیا اور دارالحکومت اوجین ہی کو رکہا اور

اس شہر مین اوسکی طرف سی صوبہ دار رہتا تہا اوسکے بعد جو کیونکی
حکومت مین یہہ شہر دار الحکومت ہوگیا تیسرا زمانہ وہ ہے کہ جب
راے پتہورا نے اجمیر کا قلعہ بنایا اور وہان دار الحکومت ٹہرایا اور
دلی مین کہانڈے راو اپنے بہائی کو صوبہ دار چہوڑا چوتہا زمانہ وہ ہے
کہ ۵۸۷ ہجری مطابق ۱۱۹۱ع کے سلطان شہاب الدین نے فتح کیے بعد
غزنین کو مراجعت کی اور قطب الدین ایبک سپہ سالار کو دلی کا صوبہ دار کرکر چہوڑا تاج الماثر
پانچوان وہ زمانہ ہے کہ جب ۷۲۷ ہجری مطابق ۱۳۲۶ع سلطان محمد تغلق شاہ کو تاریخ فرشتہ
یہہ خیال آیا کہ دار السلطنت ایسے مقام کو قرار دینا چاہیے جو تمام ممالک
محروسہ کے بیچ مین ہو تو اوسنے دلی کو چہوڑ کر دیوگیر مین دار السلطنت کیا
اور دولت آباد اوسکا نام رکہا اور جو کہ یہہ بادشاہ نہایت سفاک و ظالم تہا
اس سبب سے دفعۃً دلی کے رہنے والون کو حکم دیا کہ سب کے سب دلی سے
اوٹہہ کر دولت آباد مین جا رہین اور ایسا سخت حکم تہا کہ کوئی شخص دلی مین رہنے نہ پایا
لاچار سب لوگ دلی کو چہوڑ کر چلے گئے اور دلی کا یہہ حال ہوگیا کہ در حقیقت
دلی مین ایک آدمی نام کو بہی نہ رہا تہا یکایک دلی ویران ہوگئی جنگل کے جانور
دن رات دلی مین رہنے لگے چونکہ دیوگیر یعنی دولت آباد مغلون کی سرحد سے
بہت دور جا پڑا تہا اسواسطے بادشاہ نے ۷۴۲ ہجری مطابق ۱۳۴۱ع کے
پہر دلی مین مراجعت کی اور سبکو حکم دیا کہ جسکا دل چاہے دلی مین جا کر رہے

۱۹

اور جسکا دل چاہے یہان دیکھے تب شہر دلی آباد ہوئی یہہ حادثہ جو دلی پر ہوا
بہت یادگار ہے اور شاید ہے کہ اور کوئی ایسا اباد شہر اس طرح پر دفعتہ
نہ ویران ہوا ہوگا چھٹا وہ زمانہ ہے کہ جب سلطان سکندر شاہ لودہی نے گوالیار لینے کا تورک جہانگیری
ارادہ کیا تو دلی کو چھوڑ کر اگرہ کو دار السلطنت کیا اور اوس زمانہ مین اکبراباد یہ
پہلے سے ایک قلعہ نہایت مضبوط تہا اوس قلعہ کو توڑ کر جلال الدین
اکبر بادشاہ نے قلعہ بنایا ہے اور سلطان ابراہیم اوسکے بیٹے نے بہی وہین اکبرنامہ
پای تخت رکہا یہان تک کہ ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ نے جب سلطان ابراہیم
لودہی پر فتح پائی تو اوس زمانہ مین بہی تختگاہ دار الخلافۃ اگرہ تہا اوسکے بعد اوسکے
ہمایون بادشاہ نے اولا اگرہ اور آخر کار اسی مقام کو تخت گاہ ٹہرایا ساتوان
وہ زمانہ ہے کہ جب جلال الدین اکبر شاہ نے اگرہ مین قلعہ بنایا اور شہر آباد کیا
اور اکبراباد کو دار الخلافۃ ٹہرایا اور یہان صوبہ دار مقرر کیا جہانگیر کے وقت تک
یہی رہا آخر کو شاہجہان بادشاہ نے پہر اسی مقام پر دار الخلافۃ ٹہرایا آٹہوان
اب حال کا زمانہ ہے کہ جب شاہ جمجاہ جارج سیوم کے عہد مین ستمبر ۱۸۰۳ع مین
جنرل لیک سپہ سالار بہادر نے دلی پر فتح پائی در حقیقت تہان کا دار الخلافہ
منقطع ہوگیا اور دار السلطنت لندن سے مل گیا ہندؤن کے وقت مین بہی
یہہ شہر بہت پرانا تہا اور مسلمانون کے وقت مین بہی ہمیشہ نہایت آباد رہا
جس جگہہ کہ اب دلی شہر شاہجہان آباد کا بسا ہوا آباد ہے اسکے جنوب کو چودہ میل تک

پرانے قلعہ اور پرانے شہر اور پرانی عمارتیں موجود ہین جنکے دیکھنے سے معلوم
ہوتا ہے کہ اکثر راجاؤن اور بادشاہون نے اپنے زمانہ حکومت مین اپنا
نام رہنے کو نئے نئے قلعہ بنائے اور جدا جدا شہر آباد کرنے شروع کئے
کہ کچھ اونمین سے آباد ہوئے اور کچھ ناتمام رہ گئے اور ان کے سوا امیرون
اور سرداروں نے بہی اپنے لیے سیرگاہ اور مقبرہ بنائے کہ اکثر اونمین سے ابتک
موجود ہین اسواسطے ہم اس مقام پر پہلے مختصر حال قلعون کے بننے اور شہرونکی آبادی
بہ ترتیب تاریخ کے لکھتے ہین

نمبرا اندرپت

پہلی اندرپت اوس میدان کا نام تہا جو پرانے قلعہ اور دریا کے خونی دروازہ کے
درمیان مین ہی ہندون کی اعتقاد مین اندر نام ہی اکاس کی راجہ کا جو ہندو
مذہب مین ایک مقرری راجہ ہی اور پت کہتی ہین دونو ہاتون کی ملی ہوئے
کیونکہ ہندونکی اعتقاد مین یہہ بات ہی کہ یہان راجہ اندر نے کسی فرضی زمانہ مین دونو
ہاتہہ بہر کر موتیون کا دان کیا تہا اس سبب سے اس جگہہ کو اندرپت کہتے ہین
کثرت استعمال سے ی اور سین حذف ہو گیا اور اندرپت مشہور ہو گیا مگر
میری سمجھہ مین یہہ معنی تو ایسی ہی ہین جیسی اور ہندون کی کہانیان صحیح بات
یہہ معلوم ہوتی ہے کہ پت کی معنی صاحب اور مالک اور حاکم کی ہین
جب یہہ شہر آباد ہوا تو آباد کرنے والے نے نیک فال سمجھہ کر اندرپت نام رکھا
تہی

اوسکو پہلی اندر پرست کہاتم

یعنی اس شہر کا مالک یا حاکم اندر ہی ہوا کا س اور بہشت کا راجہ ہی پہلی زمانہ مین مہابھارت کی
راجاؤن کی تختگاہ ہستناپور تہا جو گنگا کی کنارہ دلی سی تخمینا سو میل دور ہی
جب راجہ جدہشٹر اور راجہ جرجودہن مین تکرار ہوا تو راجہ جدہشٹر نی یہہ شہر
آباد کیا ہندی حساب بموجب یہہ جہگڑا دوا پرجگ کی اخیر اور کلجگ کی ابتدا یعنی
تین ہزار ایک سو اکیس ۳۱۲۱ سال قبل ولادت حضرت مسیح ہوا مگر یہہ زمانہ صحیح
نہین معلوم ہوتا کیونکہ یہہ مدت طوفان سی بہی پہلی کی ہی صحیح حساب سی یہین
تحقیق ہوا ہی کہ واقعہ مہابھارت اور راجہ جدہشٹر کی مسند نشینی ایکہزار
چارسو پچاس ۱۴۵۰ سال تخمیناً قبل حضرت مسیح ہوئی پس اس شہر کی آبادی کا یہی
صحیح زمانہ ہی اگرچہ اب اس شہر کا نشان نہین رہا لیکن شہر شاہجہان آباد کی
جنوب کی طرف دلی دروازہ کی باہر جو زمین ہی اندرپت کی زمین کہلاتی ہی
مگر خاص اندرپت کی آبادی اب نہین رہی ساری زمین مین زراعت ہوتی ہی
اور وہانکی زمیندار پرانی قلعہ مین بستی ہین اور یہہ سب سی پہلا شہر ہی جو یہان
آباد ہوا اسکی بعد شہر اور آبادیان اسکی آس پاس ہوتی رہین

نمبر ۲

دھلے

حضرت دہلی کنف عدل و داد جنت عدن ست کہ آباد باد

اسبات مین بڑا اختلاف ہی کہ اندرپت کا نام کبہی دلی ہو گیا بات مشہور ہی
کہ راجہ دلیپ نی جو سورج بنسیون اور چندر بنسیون کا ایک راجہ ہی مرأت آفتاب نما

اپنی نام پر دہلی آباد کی لیکن یہہ بات صحیح نہین معلوم ہوتی اسواسطی کہ ہندونکی
اگلی پوتہیون مین باوجودیکہ راجہ دلیپ کا ذکر ہی مگر کہین دلی کا نام نہین بلکہ
(١ تاریخ فرشتہ) جہان لکہا ہی اندرپت ہی کرکر لکہا ہی اور بعضی تاریخون مین لکہا ہی کہ سنہ ہجری کے
مطابق ۴۱۹ سنہ ع کی تنورون کی خاندان مین سی ایک راجہ نی شہر اندرپت کے
(٢ نزہت القلوب) برابر دہلی شہر بسایا اور چونکہ وہانکی زمین نرم تہی اور ہندی مین ڈہیلی نرم زمین کو
کہتی ہین جہان میخ نہ تہم سکے اس سبب سے وہ بستی ڈہیلی کرکر مشہور ہوگئی اس سنہ مین
نہ تنورون کی خاندان مین حکومت تہی اور نہ اس سبب سے دلی نام پڑجانا قرین
قیاس ہی اسواسطی یہہ بات بہی قابل اعتماد کی نہین مشہور بات جو صحیح بہی معلوم
(٣ مرات آفتاب نما) ہوتی ہی یہہ ہی کہ راجہ ڈہلو قنوج کی راجہ نی اس سبب سے کہ دلی کی راجہ اکثر
قنوج کی تابع رہی ہین اندرپت مین اپنی نام پر شہر بسایا جب سے اس شہر کا نام
(٤ جواہر الحروف) دہلی مشہور ہوا بلکہ اصلی نام دہلی کا ڈہلو ہی چنانچہ امیر خسرو نی جلال الدین فیروز شاہ کو
خطاب کرکر ڈہلو کا لفظ ایک شعر مین باندہا ہی شعر اینک سپہر بخش تاز خود
بفرما بارگیر * یا بفرمان دہ کہ گردون شبنم و ڈہلو روم * راجہ ڈہلو راجہ پورس
یعنی فور راجہ کمایون کی ہم عصر تہا اور اوسکی لڑائی مین مارا گیا اور ملک اوسکا
(٥ لب التواریخ) راجہ فور کا عمل ہوگیا اوسکی بعد اسکندر کبیر شاہ ماسیدن یعنی ملک مقدونیہ نی
راجہ فور پر ستلج کی کنارہ فتح پائی اور گنگا کی کنارہ تک یعنی قنوج تک
عمل کرلیا یہہ واقعہ تین سو اٹہائیس ۳۲۸ سال قبل حضرت مسیح ہوا کہ تخمیناً یہی زمانہ

دہلی شہر بسنے کا خیال ہو سکتا ہی

نمبر ۳ پرانا قلعہ

یہہ پرانا قلعہ جو شہر شاہجہان آباد کی جنوب کو مائل بشرق دہلی دروازہ کے باہر دو میل کی فاصلہ پر واقع ہی وہی قلعہ ہی جسکو راجہ انکپال تونور نے اپنے عہد حکومت مین بنایا اور بعضی تاریخ کی کتابون مین مسلمان بادشاہون کے حال مین اسی قلعہ کو قلعہ اندرپت لکہا ہی اس راجہ نی اس قلعہ کی دروازہ پر پتہر کے دو شیر بنائی تہی اور اونکی پہلو مین کانسی کی گہنٹی لٹکائی تہی جو فریادی حق راجہ تک بلا مزاحمت جانا چاہتا تہا اون گہنٹون کو بجاتا راجہ اونکی آواز سنکر اوسکو بلا لیتا اور انصاف کرتا سنہ ۱۰۱۹ ہجری مطابق سنہ ۱۶۱۰ع تک یہہ شیر موجود تہی الا اب نہین ہین معلوم نہین کہ کب ٹوٹی آئین اکبری مین اس قلعہ کا بننا اور راجہ انکپال تونور کا راجہ ہونا سمت ۴۲۹ بکرماجیت مطابق سنہ ۳۷۲ع مین لکہا ہی اور اس کتاب پر بہروسا کرکر ہر ایک تاریخ والی نی اسی سن کو نقل کردیا ہی مگر تحقیق کرنیکے بعد معلوم ہوتا ہے کہ یہہ سن بالکل غلط ہین کیونکہ اوسی کتاب مین لکہا ہی کہ سمت ۴۲۹ سے سمت ۸۴۷ تک تونورون کی خاندان مین بیس آدمیون نی راج کیا اوسکے بعد سمت ۸۴۸ مطابق سنہ ۷۹۱ عیسوی مین بیلدیو چوہان راجہ ہوا اور اوسکی سات پشت نے رای پتہورا تک بچانوی برس سات مہینہ راج کیا اور رای پتہورا کو جو چوہان سمت کا اخیر ساتوان راجہ تہا سلطان شہاب الدین غوری نی مارا اور مسلمانون نے

آئین اکبری و خلاصۃ التواریخ

نہ سپہر امیر خسرو

کہانی مین حکومت چلی گئی یہہ بیان تو ٹہیک لیکن اگر یہہ سمت صحیح مانا جاوے
تو لازم آتا ہی کہ سمت ۱۲۳۹ بکرماجیت مطابق سنہ ۱۱۸۶ع موافق سنہ ۵۷۲ ہجری مین سلطان
شہاب الدین غوری دلی مین آیا ہوا اور یہہ بات بالکل غلط ہی کیونکہ سلطان
شہاب الدین کا دلی کو فتح کرنا اور رای پتہورا کا مارا جانا قیاس سنہ ۵۸۷ ہجری مطابق
سنہ ۱۱۹۱ع موافق سمت ۱۲۴۸ بکرماجیت کی ہی اور معتبر تاریخون مین بہی یہی سنہ لکہے تاج المآثر
ہین اور مسجد قوۃ الاسلام کی شرقی دروازہ پر یہی سنہ کندہ کرکے ہین
اور خود آئین اکبری مین بہی یہی سنہ ایک برس کی زیادتی سی یعنی سنہ ۵۸۸ ہجری
لکہہ رکہی ہین پس ظاہر ہی کہ یہہ بات جس سی سلطان شہاب الدین کا دلی مین آنا
سنہ ۵۷۲ ہجری مطابق سنہ ۱۱۷۶ عیسوی مین نکلتا ہی بالکل غلط ہی صحیح حساب سی ثابت ہوتا ہے
کہ راجہ انکپال تونور سمت ۷۳۳ بکرماجیت مطابق سنہ ۶۷۶ع موافق سنہ ۵۷ ہجری کی دلی مین
راجہ ہوا اور اوسنی یہہ قلعہ بنایا جسکو آجتک گیارہ سو چہتر برس کا عرصہ گذرتا ہے
اور اسی بات کو ہم صحیح جانتی ہین اور سلطان شہاب الدین کا بہی دلی مین آنا اسی
حساب سی صحیح پڑتا ہے

دین پناہ

اکبرنامہ نصیرالدین ہمایون بادشاہ نی قلعہ کالنجر اور شیارکدہ کی فتح کی بعد سنہ ۹۴۰ ہجری
مطابق سنہ ۱۵۳۳ع کی اس قلعہ کو از سر نو درست کیا اور نئی سر سی شہر بسایا
اور دین پناہ اسکا نام رکہا چنانچہ اوس زمانہ کی ہمنشینون نی شہر بادشاہ دین پناہ
اوکی

اوسکی تاریخ کہی ہی فصیل اس قلعہ کی چونہ اور پتہر سی نہایت مضبوط اور بہت
عریض بنی ہوی ہی لیکن اب بہت جگہہ سی ٹوٹ گئی ہی اور اکثر برج بہی گر پڑے ہین
اس قلعہ کی اندر کی مکانات بہی بالکل منہدم ہو گئی ہین اور اندر بہت سی
زمینداروں نے کچی پکی مکان بنالئی ہین پرانی عمارتون مین سی ایک مسجد اور ایک
شیر منڈل باقی رہ گیا ہی اس قلعہ کی تین دروازہ بڑی اور چار کہڑکیان ہین
ایک دروازہ اس قلعہ کا جو شمال غرب کی طرف ہی مدت سے بند ہی اور لوگ
اوسکو طلاقی دروازہ کہتی ہین مشہور ہی کہ ایکدفعہ کوئی بادشاہ اس دروازہ سے
کسی مہم پر چڑہا تہا اور یہہ دروازہ اسلئی بند کردیا تہا کہ اگر بی فتح کئی اس دروازہ کو
کہولین تو اونپر طلاق ہی مگر یہہ افواہ ہی کچہہ قابل اعتماد کی نہین اس قلعہ سی ملا ہوا
جانب غرب دریا بہتا تہا اب بہت دور جا پڑا ہی اور ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ چارون طرف قلعہ کی دریا کا پانی پہر دیا تہا اور دروازون کی سامنی پل
بنائی ہتی چنانچہ ایک غربی دروازہ کی آگی ایک پل بنا ہوا موجود ہے شیرشاہ نے
بہی اپنی زمانہ بادشاہت مین اس قلعہ کی ترمیم کی اور کچہہ مکانات بنائی اور
اسی سبب سے شیرشاہ کیوقت مین یہہ قلعہ شیرگڈہ کی نام سی مشہور ہو گیا تہا [1]
یہہ عمارت جو اب ٹوٹی ہوتی دکہائی دیتی ہی غالب ہی کہ ہمایون بادشاہ
اور شیرشاہ کی ہو کیونکہ انکپال تنور کی زمانہ کی عمارتکا اس ہیئت پر باقی رہنا
بسبب استداد زمانہ کثیر کی خیال مین نہین آتا ۔

[1] تاریخ مرزا ہدایت اللہ خان ملکہ نبیرہ وزادہ خان اعظم مرزا کوکہ جو سنہ ہجری مطابق سنہ ۱۶۵۶ اوایل عہد عالمگیر مین تصنیف ہوئی ہے ۔

نمبر ۴ قلعہ رای پتہورا

جبکہ تنورون کی قوم سی دلی کی حکومت جاتی رہی اور چوہانون کی ہاتہہ مین پہونچی
اور رای پتہورا راجہ ہوا اوسنی سمت ۱۲۰۰ ایکہزار دو سو بکرماجیت مطابق
۱۱۴۳ سنہ عیسوی موافق ۵۳۸ سنہ ہجری مین یہہ قلعہ بنایا اگرچہ اس زمانہ مین یہہ قلعہ بالکل
منہدم ہوگیا ہی لیکن کہین کہین ٹوتی ہوئی فصیل باقی رہ گئی ہی یہہ قلعہ
ایک چہوٹی سی پہاڑی پر بنا ہی اور اسکے گرد پہاڑ و زمین خندق بنائی تہی
اور اس خندق مین تمام جنگلونکا پانی گہیر کر ڈالا تہا کہ بارہ مہینہ اسمین پانی رہتا تہا
اب بہی کہین کہین پانی کی رکاوٹ کی بند پائی جاتی ہین دیوار غربی اس قلعہ کی
کچہہ کچہہ قایم ہی اور اسیطرف کی خندق بہی باقی ہی اور غربی دروازہ کا بہی
دہیر معلوم ہوتا ہی مینی اسطرف کی دیوار کو اسطرلاب کی عمل سی ناپا تو
پینسٹہہ ۶۵ فٹ بلند خندق کی زمین سی پیمایش مین آئی معلوم نہین کہ اس سی
اور کسقدر بلند تہی جو ٹوٹ گئی اس قلعہ کی فصیل کا آثار بہت چوڑا ہی پہلی تو
خندق کیطرف سی فصیل اور برج چنی ہین اور جہان اوسکی اونچائی قلعہ کی
زمین کی برابر ہوگئی ہی وہان سی ستر ۷۰ فٹ عرض چہوڑکر اسی فٹ کی آثار
سی دیوار چنی شروع کی ہی اور پہر قلعہ کیطرف گیارہ فٹ کا آثار چہوڑکر آٹہہ
فٹ کی آثار سی دیوار چنی ہی اور یقین ہی کہ اسی دیوار پر کنگرہ بہی ہونگی یہہ قلعہ
ایک مدت تک دار الخلافہ مسلمان بادشاہونکا بہی رہا ہی چنانچہ سلطان

قطب

[۱] خلاصة التواریخ

قطب الدین ایبک اور سلطان شمس الدین التمش بہی اسی قلعہ مین رہتی تہی ۶۸۹ سنہ ہجری
مطابق ۱۲۹۰ سنہ عیسوی مین جب سلطان جلال الدین فیروز خلجی نی کیلوکہری کی پاس نیا
شہر آباد کیا تو یہہ شہر پرانی دلی کی نام سی مشہور ہوا چنانچہ تاریخ کی کتابون مین
لکہا ہی کہ جب سلطان جلال الدین فیروز خلجی سی دلی کی رئیسون نی بیعت کی (تاریخ فرشتہ)
تو نئی شہر سی لا کر پرانی دلی مین اگلی بادشاہون کی تختگاہ مین تخت پر بٹہایا اور
اوس زمانہ کی اگلی بادشاہون کی تختگاہ قصر سفید تہا جو رای پتہورا کی قلعہ مین
سلطان قطب الدین ایبک نی بنایا تہا اس تمہید سی ثابت ہوا کہ توزک
تیموری مین جس قلعہ کو قلعہ کہنہ لکہا ہی وہ یہی قلعہ ہی

غزنین دروازہ

اس قلعہ کی جانب غرب مین ایک بہت بڑا دروازہ تہا معلوم نہین کہ رای
پتہورا کی وقت مین اوسکا کیا نام تہا مگر مسلمانون کی وقت مین اوسکو غزنی دروازہ (تاریخ فیروز شاہی ضیا برنی)
کہتی تہی اسواسطی کہ غزنی کی فوج اسی دروازہ سی اس قلعہ مین داخل ہوئی تہی اس
دروازہ کی سوا اس قلعہ کی نو دروازہ اور تہی (توزک تیموری)

قصر سفید

اسی قلعہ رای پتہورا مین سلطان قطب الدین ایبک نی اپنی زمانہ بادشاہی مین
جو ۶۰۲ سنہ ہجری مطابق ۱۲۰۵ سنہ عیسوی سی شروع ہوا تہا ایک محل بنایا اور اوسکا
قصر سفید نام رکہا اور یہہ وہی قصر ہی جسمین ملک اختیار الدین ایتگین وزیر (تاریخ فرشتہ)

معز الدین بہرام شاہ کا عین دربار کیوقت ۶۳۹ سنہ ہجری مطابق ۱۲۴۱ سنہ عیسوی مین مارا گیا
اور اسی قصر مین سلطان ناصر الدین محمود بن شمس الدین التمش تخت پر بیٹہا
اور اسی قصر مین سلطان ناصر الدین کیوقت مین ۶۵۸ سنہ ہجری مطابق ۱۲۵۹ سنہ عیسوی مین
ہلاکو خان کا ایلچی آیا اور اوسکی ملازمت کیوقت ایسا آراستہ دربار ہوا کہ چشم فلک نے
بہی نہ دیکہا ہوگا اور اسی قصر مین سلطان غیاث الدین بلبن تخت پر بیٹہا مگر اب
اس قصر کا نشان نہین پایا جاتا

نمبر ۵ کوشک لال

اس کوشک کو سلطان غیاث الدین بلبن نے اپنے بادشاہ ہونے سے پہلے بنایا تہا
اور جب وہ بادشاہ ہوا تو اسی کوشک کے پاس قلعہ مرزغن بنایا تاریخ کی
تاریخ فرشتہ — کتابون مین لکہا ہے کہ جب سلطان جلال الدین فیروز خلجی سے دلی کے رئیس موافق ہوگئے
اور کیلوکہڑی مین سے لاکر اونے دلی کے تخت پر بیٹہایا تو بادشاہ وہان سے کوشک لعل مین لایا
آیا اور اوسکے دروازہ پر سے پیادہ ہوا امرا نے عرض کیا کہ آپ سواری پر سے
کیون اوترتے ہین سلطان نے کہا کہ یہہ کوشک میرے آقا سلطان غیاث الدین
بلبن کا بنوایا ہوا ہے کہ اوسنے بادشاہ ہونے سے پہلے بنایا تہا مجہے لازم ہے کہ جو ادب
اوسکا اوس زمانہ مین کرتا تہا اب بہی کرون اس تمہید سے معلوم ہوا کہ یہہ
کوشک ۶۶۲ سنہ ہجری مطابق ۱۲۶۵ سنہ عیسوی سے دس پانچ برس پہلے کا بنا ہوا ہے
تاریخ فرشتہ — مگر بادشاہ ہونے کے بعد بہی یہہ بادشاہ اکثر اسی کوشک مین رہتا تہا اور اوس زمانہ مین

اوسکو

اوسکو شکار کا شوق ہوا ہی پہر رات رہی سی اسی کوشک مین سی سوار ہوتا تہا

اور سلطان علاء الدین خلجی کوشک سبزی بنانی سی پہلی اسی کوشک مین رہتا تہا تاریخ فیروز شاہی ضیا برنی

اور سلطان غیاث الدین تغلق شاہ ہی کوشک مین تخت پر بیٹہا تہا اس کوشک تاریخ فرشتہ

کی عمارت کی تفصیل کسی کتاب مین نظر نہین پڑی کہ کس قطع کی عمارت تہی

لیکن اب ہمین کچہہ شک نہین ہا کہ سلطان جی کی درگاہ کی پاس لال محل کرکر

جو عمارت مشہور رہی ہے اسی کوشک مین کا ایک ٹکڑا ہی یہہ محل بہت خوشنما

سرخ سنگ کا بنا ہوا ہی ستون لگا کر دو منزلہ عمارتین بنائی ہین لیکن

اب بہت خراب ہے اور دن بدن اور خراب ہوتا جاتا ہی اس محل مین

چند قبرین بہی بن گئی ہین اوس سبب سے بڑا شبہہ پڑا تہا کہ شاید یہہ عمارت

کوشک لال نہو مگر اب یہہ شبہہ نہین ہا اور ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ جب یہان

قبرستان بننا شروع ہوا تو رفتہ رفتہ لوگون نی اس محل مین بہی کہ ویران

پڑا تہا قبرین بنا دین

نمبر ۶ قلعہ مرزغن

بعد اسکے جب سلطان غیاث الدین بلبن بادشاہ ہوا تو اوسنی سنہ ہجری ۶۶۶ مطابق

سنہ ۱۲۶۷ع مین اوسی کوشک لال کی پاس ایک قلعہ بنایا اور اوسکا مرزغن نام

رکہا کہ اب غیاث پور کرکر مشہور ہی اور سلطان المشائخ نظام الدین اولیا کا

وہین مزار ہی لکہا ہی کہ سلطان غیاث الدین بلبن کے عہد مین یہہ دستور تہا کہ جو مجرم

امین احمد رازی ہفت اقلیم خلاصۃ التواریخ

اس قلعہ مین جا چھپتا تھا تو وہان سے نکرتی تھی لیکن اسکا سبب معلوم نہوا
کہ اس قلعہ کا یہہ نام کیون کہا اسواسطہ کہ مرغزن اور مرغزن کی معنی دوزخ کے
ہین مگر اسمقام کی مناسب نہین کچہہ عجب نہین کہ بادشاہ نی یہہ نام رکہا ہو
ایک مدت بعد کسی سببسے لوکون نی اس نام سے مشہور کردیا ہو اور اسکی اصلی
نام اسکا غیاث پور ہی ہو جیسے اب مشہور ہے

انطال ضرورت
تکمیذ بہار

نمبر ۷ کیلوکہری یا قصر معزی

اس قلعہ کو سلطان معز الدین کیقباد نی ۶۸۶ھ ہجری مطابق ۱۲۸۶ء مین بنایا تہا
اور کیلوکہری کا تو نکا نام تہا چنانچہ اب بہی ہمایون کا مقبرہ اسی قلعہ کی زمین
مین ہے اس قلعہ کا کچہہ نشان نہین رہا سلطان جلال الدین فیروز خلجی اسی قلعہ مین رہتا تہا
اور ان ہی عمارتون کو بنایا تہا تاریخ کی کتابون مین اس قلعہ کا قصر معزی بہی
نام لکہا ہی اور حضرت امیر خسرو نی اسی قلعہ کی تعریف قران السعدین مین
لکہی ہی شعر قصر نگویم کہ بہشتی فراخ ✠ ز دفتہ طوبی دراو رشاخ

آئین اکبری و خلاصۃ التواریخ
و تاریخ فرشتہ

تاریخ فرشتہ

نمبر ۸ کوشک لال یا نیا شہر

دروازہ
یہہ کوشک لال ہے سلطان جلال الدین فیروز خلجی کا بنایا ہوا اور حال اسکا یون
یون ہی کہ جب سلطان جلال الدین فیروز خلجی بادشاہ ہوا اور ۶۸۸ھ ہجری مطابق
۱۲۸۹ء عیسوی مین تخت پر بیٹہا شہر کی رئیسون کی طرف سے مطمئن نہ تہا اسواسطے
کیلوکہری مین رہنا اختیار کیا اور جو اوسکی ناتمام عمارتین تہین انکو پورا کیا
اور خود

تاریخ فرشتہ

اور خود دریا کی کنارہ پر ایک باغ اور ایک حمام گچ اور پتھر سی اور ایک مسجد
اور بازار بنا کر شہر آباد کیا اور نیا شہر اوسکا نام رکھا اور جب دلی ویران ہونے
لگی تو یہہ شہر نئی دلی کی نام سی مشہور ہو گیا اوسی شہر مین یہہ کوشک لال بنی تہا — خلاصة التواریخ
چنانچہ امیر خسرو نی اس کوشک کی بہی تعریف کی ہی اور یہہ بیت اوسی مین
کی ہی شعر شہا در شہر تو کردی حصاری ٭ کہ رفت از کنگرہہا تا قمر سنگ ٭

کوشک سبز

اسی کوشک کی پاس اسی بادشاہ نی ایک اور محل بنایا تہا جسکو کوشک سبز
کہتی ہی جب اس بادشاہ کو ملک علاؤ الدین عرف سلطان علاؤ الدین خلجی بہتیجی
کڑہ مانکپور کیطرف دغا سی بلا کر گنگا کی کنارہ پر کشتی مین سی اوترتی وقت
مار ڈالا تو اوسکا بیٹا شاہزادہ قدر خان عرف رکن الدین ابراہیم شاہ اسی
کوشک مین تخت پر بیٹہا ان دونو کوشکون کا نشان اب نہین پایا جاتا — تاریخ فرشتہ
بالکل توٹ کر برابر ہو گئی ہین

نمبر ۹ دہلی علائی یا قلعہ علائی یا کوشک سیری

یہہ قلعہ سلطان علاؤ الدین خلجی کا بنایا ہوا ہی اسکا حال یون ہی کہ سنہ ہجری — تاریخ فرشتہ و تاریخ علائی
مطابق سنہ عیسوی مین اس بادشاہ نی قلعہ چیتور پر چڑہائی کی اور بہت سی فوج
جانب تلنگانہ قلعہ ورنکل پر بہیجی طرغی نویان یعنی مغلون نی دلی کو خالی — آئین اکبری
سمجھ کر ایک لاکہہ بیس ہزار سوار سی دلی کو آن گھیرا تہا آخر کو بہت لڑائیون کی بعد

تاریخ فیروز شاہی ضیاء برنی و تاریخ فرشتہ
بادشاہ کی فتح ہوئی ویسکے بعد بادشاہ نی اِس قلعہ کو بنایا اور اِسی مقام پر
سیری ایک گانو تہا اس سبب سے اسکو قلعہ سیری بہی کہتی ہین و شیر شاہ
خلاصۃ التواریخ
کیوقت مین یہہ قلعہ کو سک شیری کرکر مشہور تہا اِس قلعہ کو بادشاہ نے
تورک تیموری
مدوّر بنایا تہا اور اوسکی دیوارین چونی اور پتہر اور اینٹ سی نہایت مضبوطی سے
تاریخ فرشتہ و تاریخ علائی
بنائی تہین اور اِس قلعہ کی سات دروازہ نکالی تہی ہنوز یہہ قلعہ بن چکا تہا
کہ دو بارہ مغلون سے لڑائی ہوئی اور آٹہہ ہزار مغلونکا سر کاٹ کر اِس قلعہ کے
دیوارین مین پتہرون کی جگہہ چن دیا تہا اگرچہ یہہ قلعہ بالکل منہدم ہوگیا ہے
تاریخ شیخ عبدالحق و مرآت آفتاب نما
مگر قطب صاحب کو جاتی ہوئی بائین ہاتہہ کو کچہہ کچہہ نشان پایا جاتا ہی سنہ ہجری
مطابق ۱۵۴۸ع کی شیر شاہ نی اس شہر کو ویران کرکر نیا شہر قدیم شہر کی پاس
یعنی اندرپت کی پاس دریا کی کنارہ آباد کیا اور اب اُس جگہہ ایک گانو نام شاہ آباد
آباد ہے

قصر ہزار ستون

تاریخ فرشتہ
اِسی سال مین اِسی قلعہ کی اندر بادشاہ نی ایک محل بنایا تہا اور اوس مین ہزار ستون
لگائی تہی اِس سبب سے اسکو قصر ہزار ستون کہتی تہی جس زمانہ مین کہ بادشاہ
اور کنک وغیرہ مغلون سی لڑائی ہوئی ہی تو بہت سی مغل بندی قید ہوکر دلّی مین
آئی اور بادشاہ نی اِسی قصر کی روبرو ہاتہیون کی پاؤن تلی اونکو روندوا
اور اونکی سر کاٹ کر قلعہ کی دروازہ کے آگی بہت بڑا ڈہیر لگایا کہ صد سال تک

اونکا

اوسکا نشان باقی تہا اور جب راجہ بلال دیو والی کرناٹک پر فتح ہوئی و ملک نایب
اور خواجہ حاجی ۷۱۱ ہجری مطابق ۱۳۱۱ع کی وہان کی فتوحات لیکر آئی تو
تین سو بارہ ہاتی و بیس ہزار گہوڑی اور چہیانوین من سونا اور سونی اور موتی
اور جواہرات کی صد ہا صندوق اسی قصر مین بادشاہ کی پیش کش کئی گئے
تہی اور جب سلطان غیاث الدین تغلق شاہ عرف غازی الملک نی ناصر الدین — تاریخ فرشتہ
خسرو شاہ پر فتح پائی تو اسی قصر مین آیا اور تعزیت سلطان قطب الدین
اور اوسکی بہائیونکی کی

نمبر ۱ تغلق آباد

جبکہ نوبت سلطنت کی سلطان غیاث الدین تغلقشاہ تک پہونچی اوسنے — آئین اکبری و تاریخ فرشتہ
۷۲۱ ہجری مطابق ۱۳۲۱ع کی قلعہ اور شہر تغلق آباد بنانا شروع کیا اور طرح
طرحکی عمارتون سی مرتب کیا جس زمانہ مین کہ خبر فتح ہونی ملک تلنگ اور قلعہ
ورنگل المعروف بسلطانپور بادشاہ کو پہونچی ہی یعنی ۷۲۳ ہجری مطابق ۱۳۲۳ع
مین تو یہہ قلعہ اور شہر بالکل تیار ہو چکا تہا اور اس خبر کی خوشی مین دہلی اور — تاریخ فرشتہ
قلعہ اور شہر تغلق آباد مین بہت دہوم سی روشنی ہوئی تہی یہہ قلعہ پہاڑ پر
واقع ہی اور نہایت مستحکم اور بہت نفیس بنا تہا عمارت اسکی بالکل چونہ
اور سنگ خارا سی بنائی تہی لیکن اب بالکل خراب اور ویران ہے اکثر حصہ
فصیل قلعہ کی توٹی پہوٹی قایم ہی مگر اندر کی مکانات بالکل توٹ گئی ہین

که نام و نشان تک نهین رہا بجز گز ہون و تھیرونکی ڈھیر کی اور کچھه نهین معلوم ہوتا
قلعه کی بیچون بیچ مین ایک بہت بلند مکان خاص بادشاه کی سیر کا تھا اوسکو
جہان نما کہتی تہی یہه قلعه اور شہر اسطرح پر ملا کرنا یا ہی که سارا شہر اور قلعه ایک
قلعه معلوم ہوتا ہے او خیال کیا جاتا ہی که اتنا بڑا قلعه اور کوئی ہوگا مشہور ہی
که اس قلعه او شہر کی چھپن کوٹ اور باون دروازه ہین اور کچھه عجب نہین
که ایسا ہی ہو مگر بسبب شکسته ہوجانے مکانات اور دیوارون کے ہم شمار نکرسکے
یہه قلعه شہر شاہجہان آباد دہلی جانب جنوب چهه کوس کے فاصله پر راجه بہادر سنگهه
بلمگدہ والی کی عملداری مین واقع ہے

نمبر ۱۱ عادل آباد یا محمد آباد یا عمارت ہزار ستون

جبکه سلطان محمد تغلقشاه عرف فخر الدین جونا غیاث الدین تغلقشاه کا بیٹا بادشاه ہوا
اوسنی ۷۲۵ سنه ہجری مطابق ۱۳۲۵ سنه عیسوی مین یہه قلعه تغلق آباد کی پاس بنایا اور محمد آباد آئین اکبری
یا عادل آباد اوسکا نام رکھا اور ہزار ستون سنگ مرمر کے اسمین لگائے
اس سبب سے عمارت ہزار ستون بہی کہتی تہی اور جو کہ اس بادشاه نے اپنا لقب
سلطان محمد عادل تغلقشاه رکھا تہا اس سبب سے محمد آباد اور عادل آباد بہی
کہتی تہی یہه قلعه ایک چہوٹی سی بلند پہاڑی پر واقع ہے ایسا معلوم ہوتا ہے
که یہه مکان صرف بطور سیرگاه کی بنایا تہا کیونکه قلعه تغلق آباد کی جانب جنوب
پہاڑونکی بیچمین ایک میدان ہی که اوسمین ہمیشه پانی رہتا تہا اس بادشاه نے

بہ ملی

پانی کی سیر کو جانب جنوب چھوٹی سی پہاڑی پر کہ عین اوس پانی کی کنارہ
واقع تہی یہہ قلعہ بنایا اور شہر تغلق آباد کی دروازہ سے اِس قلعہ کے دروازہ تک
ایک پل بنایا اور جانب غرب اوس میدان کی مقبرہ تغلق شاہ بنایا ہی اور اوسکے
دروازہ اور قلعہ کی دروازہ مین بہی پل بنا دیا ہی اور آگی قلعہ کی دیوار
شمالی پر مشرف بہ آب عمارت ہزار ستون بنائی تہی اور سنگ مرمر کی ستون
لگائی تہی اگرچہ اِس قلعہ کی سب عمارت بالکل ٹوٹ گئی ہی اور اوس عمارت ہزار ستونکا
بہی نام و نشان نہین ہا الا جس نی اِس قلعہ کو دیکہا تو بنظر قطع اور وضع تعمیر
مکانات کی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہہ عمارت ہزار ستون کی مشرف بآب
اِس قطعہ کی بنی ہوئی تہی جس قطعہ پر کہ بارہ دری بنانیکا دستور ہی اور اسمین
کچہہ شک نہین معلوم ہوتا کہ وہ عمارت دو منزلی تہی بلکہ اگر سہ منزلی ہو
تو بہی کچہہ عجب نہین اوس زمانہ کی مورخون نی اِس قلعہ کی تعمیر کی تاریخ
فادخلوہا لکہی تہی بعضون کو یہہ شبہہ پڑا ہی کہ یہہ وہی محل ہی جسکے گرنیکے
سبب سلطان غیاث الدین تغلقشاہ مرا تہا یہہ بات بالکل غلط ہی وہ محل تو چہوٹا
تین دن کی عرصہ مین اِس بادشاہ نی ۷۲۵ ہجری مطابق ۱۳۲۴ عیسوی مین موضع
افغانپور کے قرب اپنی زمانہ ولیعہدی مین بنایا تہا کہ وہ کہانا کہانی کے
وقت بسبب بودا پن کی یا بجلی کی صدمہ سے سلطان غیاث الدین تغلقشاہ پر
گر پڑا تہا اور یہہ قلعہ وہ ہی جو اِس بادشاہ نی اپنی تخت پر بیٹہنی کی بعد بنایا تہا

تاریخ فیروزشاہی ضیاء برنی

نمبر ۱۲ جہان پناہ

جبکہ ۷۲۵ ہجری مطابق ۱۳۲۵ع کی سلطان محمد تغلقشاہ عادل آباد کی بنانی سی
تاریخ فرشتہ — فارغ ہوا تو اوسنی قلعہ علائی سی قلعہ رای پتہورا تک جو سلطان جلال الدین
تزک تیموری — فیروز خلجی کیوقت سی پرانی دلی کی نام سی مشہور تہا دو دیوارین شہر پناہ کی طور پر
کہیچدین تہین ایک سرا اون دیوارونکا اسی قلعہ علائی یا کوشک سیری سی
فتوحات فیروز شاہی — ملا دیا تہا اور دوسرا سرا قلعہ رای پتہورا سی اور اوسکا نام جہان پناہ رکہا تہا
اور یہہ تینون قلعہ یعنی قلعہ رای پتہورا یا دہلی کہنہ اور قلعہ علائی یا کوشک سیری
تزک تیموری — اور جہان پناہ ملکر ایک قلعہ ہوگیا تہا اور تینون قلعون کی تیس دروازہ تہی
تیرہ تو جہان پناہ کی سات تو جنوب کیطرف مایل بشرق اور چہہ جانب شمال
مایل بغرب اور قلعہ علائی یا کوشک سیری کی سات دروازہ تہی چار تو
باہر کیطرف کہلتی تہی اور تین جہان پناہ کی شہر کی اندر کہلتی تہی اور قلعہ رای پتہورا
یا دہلی کہنہ کی دس دروازہ تہی کچہہ تو باہر کیطرف کہلتی تہی اور کچہہ جہان پناہ کی
شہر کی اندر کہلتی تہی اور یہہ بہت بڑا شہر آباد ہوگیا تہا ۹۴۸ ہجری مطابق ۱۵۴۱ع
کی شیرشاہ کیوقت مین ویران ہوا

کوشک بیجی منڈل یا بدیع منزل

اخبار الاخیار — یہہ عمارت درحقیقت ایک برج ہی قلعہ جہان پناہ کا مگر اس برج کو محمد عادل
تغلقشاہ نی بہت نفیس و لطیف بنایا تہا برج کی اوپر چار دروازونکا کمرہ و اسکی

دیوارون مین اوپر بہی جانیکا رستہ ہی ہوی ہی اور انکی زمانہ مین سنگین بہت خوشنما بارہ دری تہی مگر اب بالکل ٹوٹ گئی ہی اس برج پر بیٹہہ کر عرض لشکر لی جاتی تہی سلطان سکندر لودہی کی وقت مین شیخ حسن طاہر اسی برج مین آکر رہی تہی اس برج کی پاس جو قبرستان ہی وہ اونکا اور اونکی اولاد کا ہی سنہ ۹۰۹ ہجری مطابق سنہ ۱۵۰۳ع کی انکا انتقال ہوا تہا اور شیخ ضیاء الدین خلیفہ شیخ شہاب الدین سہروردی برج کا بہی اسکی پاس مزار ہی

نمبر ۱۳ کوشک فیروزشاہ یا کوٹلہ فیروزشاہ

جبکہ نوبت سلطنت کی فیروزشاہ تک پہونچی اوسنی سنہ ۷۵۵ ہجری مطابق سنہ ۱۳۵۴ع تاریخ فرشتہ
کی دریا کی کنارہ سرحد موضع کادین مین اس کوشک کو بنایا اور اوسکی تاریخ فیروزشاہی شمس سراج عفیف
متصل شہر بسایا اور اس کوشک مین تین نقبین بنائی تہین کہ اپنی محل کی عورتون آئین اکبری
سمیت سواریون پر اونمین چلی جاتی تہی ایک نقب دریا کی طرف تہی پانچ جریب لمبی اور ایک جہان نما کی طرف تہی دو کوس لمبی اور ایک پرانی دلی کی طرف تہی پانچ کوس لمبی اور واضح ہو کہ پرانی دلی سی قلعہ رای پتہورا مراد ہی کیونکہ تیسری نقب اسی جانب کو ہی اور بڑہی آدمی بیان کرتی ہین کہ یہہ نقب بیچ منزل اور حوض خاص تک جاتی تہی راجہ اشوکا کی لاٹہہ جسکا حال تیسری باب مین اویگا موضع نوہرہ پرگنہ سالورہ ضلع خضرآباد سی لاکر فیروزشاہ نی اسی کوشک مین کہڑی کری ہی

شہر فیروز آباد

اسی بادشاہ نے اسی سن مین پرانی دلی کی پاس تہوڑی فاصلہ پر اُس قصر سی ملا ہوا
ایک شہر آباد کرنا شروع کیا اور رفتہ رفتہ یہہ شہر بہت بڑا اور نہایت آباد ہو گیا
تہا اس شہر کا پانچ کوس طول لانبی تہا اب جو یہہ شہر شاہجہان آباد ہی اسمین سی بہی
ترکمان دروازہ کا سارا تہانہ اور بلبلی خانہ کا سارا محلہ جہان سلطان رضیہ کی
قبر ہی اور بہوجلا پہاڑی کا تہانہ یہہ سب فیروز آباد کی شہر مین داخل تہی اور یہی کالی مسجد
جو اب شہر شاہجہان آباد کی چار دیواری کی اندر واقع ہی اوسی شہر مین کی
ایک مسجد ہی غرضکہ اس شہر مین قصبہ اندپت اور سرای ملک یار پران اور
سرای شیخ ابو بکر طوسی اور زمین موضع کا دین اور زمین کیتہواڑہ اور زمین
لڑادت اور زمین اندہاولی اور زمین سرای ملکہ اور زمین مقبرہ سلطان رضیہ
یعنی محلہ بلبلی خانہ اور زمین بہاڑی یعنی بہوجلا پہاڑی اور زمین نزولہ اور زمین
سلطانپور وغیرہ اٹہارہ کانو تہی شہر کی آبادی مین آگئی تہی اور ہر طرح کی چیز اور
ہر محلہ مین جانیکو کرایہ کی سواری یہان ملتی تہی اتنا بڑا یہہ شہر تہا کہ جب تیمور
یہان آیا تو اوسنی شہر کی دروازی کی باہر خیمہ کہڑی کئی تو وہان سی
حوض خاص جہان فیروز شاہ کی قبر ہی قریب تہا راجہ مانسنگہ نی گوالیری کی قلعہ
کی نیچی ایک محل بنایا تہا اور بادل گڑہ اوسکا نام رکہا تہا اوس جگہ کانسی کا
ایک بیل بنا ہوا تہا کہ مدت سی ہندو اوسکو پوجتی تہی سلطان ابراہیم لودی نی

اوسکو

بیت ۱ تاریخ فیروز شاہی شمس سراج عفیف

بیت ۲ ظفرنامۂ تیموری شیخ علی یزدی

اونکو فتح کیا تو اوس پل کو وہان سی لاکر اس شہر کی بغدادی دروازہ پر لگا یا تہا اور اکبر کی وقت تک وہ پل موجود تہا تاریخ فرشتہ

نمبر ۱۴ کوشک جہان نما یا کوشک شکار

اسی بادشاہ نی انہی عمارتون کی سات شہر فیروزآباد سی تین کوس کے فاصلہ پر ایک اور محل بنایا تہا اور اوسکا نام جہان نما رکہا تہا اور اوسکے پاس پہاڑون کا پانی روکنی کو ایک بند پختہ بنایا تہا کہ اوسکی دیوارین کہیں کہین اب بہی موجود ہین یہ عمارت درحقیقت شکارگاہ ہی اور کوشک فیروزشاہ سی اس عمارت تک ایک نقب بنائی تہی دو کوس کی لنبی کہ اوسمین سواری مع محل کی عورتون سمیت چلا جاتا تہا رفتہ رفتہ اس کوشک کی پاس بہی اکثر امرا نی مکانات بنائی تہی اور یہان بہی ایک بہت بڑی آبادی ہوگئی تہی اور بعد اسکی شہر سا اوس کیا تہا جب تیمور اول اول یونی کی جانب سی دہلی آیا یعنی سنہ ۸۰۱ ہجری مطابق سنہ ۱۳۹۸ع تو اسی کوشک کی مقابل لشکر اوترا تہا راستہ اشوکا کی دوسری لاٹ جسکا ذکر تیسری باب مین آویگا تو اسی میرٹہ مین سی لاکر فیروزشاہ نی اسی کوشک مین کہڑی کی تہی اگرچہ یہہ کوشک بالکل ٹوٹ گیا ہی مگر ایک مکان کا نمونہ باقی ہے

آئین اکبری و تاریخ فیروزشاہی شمس سراج عفیف۔

توزک تیموری

نمبر ۱۵ خضرآباد

دلی سی امیر تیمور کی جانی کی بعد جب خضرخان رایات اعلی بادشاہ ہوا

اوسنی سنہ ۸۲۱ ہجری مطابق سنہ ۱۴۱۸ع دریا کی کنارہ ایک شہر بسایا اور مکانات بنائی
مگر اب اس قلعہ کا پتا نہین معلوم ہوتا کچہہ عجب نہین کہ موضع خضرآباد جو
اس زمانہ مین مشہور ہی وہی شہر خضرآباد ہو مگر یہہ بات مشہور ہی کسی
تاریخ کی کتاب سی اسکا پتا نہین ملا

نمبر ۱۶ مبارک آباد

تاریخ فرشتہ

یہہ سلطان مبارک شاہ خضرخان رایات اعلی کا بیٹا بادشاہ ہوا اوسنے سنہ ۸۲۴ ہجری
مطابق سنہ ۱۴۲۳ع کی ایک قلعہ اور شہرپناہ شروع کیا اور مبارک آباد اوسکا نام کیا
اور اوس قلعہ کی عمارت دیکھنی کو خود بادشاہ جایا کرتا تہا ہنوز عمارت تمام
ہونی نہین پائی تہی کہ امرانی مخالفت کرکی اوسی قلعہ مین بادشاہ کو مار ڈالا
اور محمد شاہ کو تخت پر بیٹہایا عوام الناس اس قلعہ کو وہان ڈہونڈہتی ہین جہان اس
بادشاہ کا مقبرہ صفدرجنگ کی مقبرہ کی سامنی ہی چنانچہ وہ گانو بہی مبارک پور
کوٹلہ کرکر مشہور ہے لیکن ہماری راے مین تاریخ کی کتابون پر غور کرنی سی معلوم ہوتا ہی
کہ یہہ افواہ غلط ہی کیونکہ اوس بادشاہ نی یہہ شہر اور قلعہ دریا کے کنارہ پر
بسایا تہا اور اوس زمانہ مین دریا مبارک پور کوٹلہ کی نیچی ہرگز نہین بہتا تہا
کیونکہ اوس سی پہلی کی آس پاس عمارتین موجود ہین بلکہ ہماری نزدیک یہہ شہر
اور قلعہ دریا کے کنارہ پر اوس مقام پر ہو جہان کہ اب موضع مبارک پور ریتی
موجود ہی تو کچہہ عجب نہین بلکہ یہی بات ٹہیک معلوم ہوتی ہے

نمبر ۱۷ دہلی شیر شاہ

جب شیر شاہ دہلی کا بادشاہ ہوا اوسکو بھی نیا شہر آباد کرنی کی ہوس ہوئے اور اوسنے دہلی علائی اور کوشک سیری کو ویران کرکر اندرپت کی پاس دریا کی کنارے ۹۴۸ سنہ ہجری مطابق ۱۵۴۱ سنہ عیسوی مین ایک شہر آباد کیا کہ وہ شیر شاہ کی دہلی مشہور ہی یہ شہر متصل کوٹلہ فیروز شاہ آباد ہوا تہا بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمایون بادشاہ نے اس شہر آباد کرنا شروع کیا تہا او بسبب تنزل کی جو اوسکی سلطنت مین واقع ہوئے آباد ہونی سی رہ گیا تہا اوسی شہر کو شیر شاہ نی از سر نو آباد کیا ہو کیونکہ اوس مسجد سے دیکھنی سی ثابت ہوتا ہے کہ اوس جگہہ کوئی اور ایسی جگہہ نہین ہی کہ ہمایون کے شہر کی سوا اور کوئی شہر آباد ہوا ہو

تاریخ شیخ عبدالحق و مرات آفتاب نما

کابلی دروازہ دہلی شیر شاہ

اگرچہ اس شہر کا اب کچھ نشان نہین ہا مگر شہر شاہجہان آباد کی دہلی دروازہ کی باہر جیلخانہ سرکاری کی متصل ایک بہت خوبصورت دروازہ قایم ہی یہ دروازہ شیر شاہ کی دہلی کا ہی اور اس دروازہ سی کابل کو راہ جاتی تہی اسواسطی کابلی دروازہ کہتی ہین یہ دروازہ چونہ اور پتہر سی بہت خوبصورت بنا ہوا ہی اور دروازہ پر حجرہ اور نشیمن بہت خوبصورتی سی بنائی ہین اور کار اس دروازہ کی ساری سنگ سرخ کی ہی اس سبب سے عوام مین لال دروازہ کی نام سی مشہور ہے

نمبر ۱۸ سلیم گڈہ یا نور گڈہ

مرأت آفتاب نما

اس قلعہ کو اسلام شاہ بن شیر شاہ نی سنہ ۹۵۳ ہجری مطابق سنہ ۱۵۴۶ع سی پانچ برس کی
مدت مین چار لاکھ روپیہ خرچ کر کر بنایا لیکن صرف چار دیواری بننی پائی تھی
کہ اسلام شاہ مر گیا اور قلعہ یون ہی رہ گیا جلال الدین اکبر بادشاہ کی

تزک جہانگیری

عہد مین مرتضی خان اکبری نی اسمین کچھہ مکانات بنائی تھی یہہ قلعہ اب تک قلعہ
شاہجہان کی شمال مشرق کو دریا کی کنارہ پر موجود ہے اور جبکہ نور الدین جہانگیر
بادشاہ نی اس قلعہ کی دروازہ کی آگی پل بنایا ہے تب سی نور گڈہ کی نام سی مشہور ہوا

نمبر ۱۹ قلعہ شاہجہان

شاہجہان نامہ و مرأت آفتاب نما

زہی قلعہ کاندر بنا مین روی ... نہ اردی بہشت ست نی گل
شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ نی ایک مدت تک اکبر آباد کو دار الخلافہ رکہا تھا
جلوسی مطابق سنہ ۱۰۴۸ ہجری موافق سنہ ۵۶۱ ملکشاہی اور سنہ ۱۶۳۸ عیسوی کی دلی مین قلعہ بنی کا حکم دیا
اور اوسی سال بارہوین ذی الحجہ کو دریا کی کنارہ سلیم گڈہ کی پاس قلعہ بنا شروع ہوا
اوستاد حامد اور اوستاد احمد معمار جو اپنی فن مین یکتا تھی اس قلعہ کو بنوانی لگی تھی
مگر اس کامل دلیل سی کہ دیوان عام مین سنگین تخت کی پیچھی ایک مرقع تصویر کا ہے
کا جو بطفیل اونکی کی مصور نی آرفیوس کی گانی کا کھیچا تھا پتھر کی پچیکاری بنا ہوا
جسکا حال اوسکی مقام پر بیان ہوگا یقین ہی کہ کوئی نہ کوئی یورپ کی ملک کا
ملک کا بھی اس قلعہ کی بنائی مین شریک تھا پہلی عزت خان کو اس قلعہ کا
اہتمام ملا اور پانچ مہینہ دو دن اوسکی اہتمام سی قلعہ کی بنیادین کھدین اور

ہم

کچھ مصالحہ جمع ہوا اور کہین کہین سی بنا داونچی ہی ہوآئی اتنی مین عزت خان
ٹھٹھہ کی صوبہ داری پر مامور ہوا اور قلعہ کا اہتمام اللہ وردی خان کو سپرد ہوا
دو برس ایک مہینہ گیارہ دنمین اوسکی اہتمام سی قلعہ کی چارون طرف کی
دیوار بارہ بارہ گز اونچی ہوگئی پہر اسکا اہتمام مکرمت خان کی سپرد ہوا
اور بیسوین سال جلوس مین اوسکی اہتمام سی بن چکا کل مدت تعمیر قریب
نو برس کی ہوئی چوبیسوین ربیع الاول ۲۱ سنہ جلوسی مطابق ۱۰۵۸ ہجری ہوا اوسی سنہ
بادشاہ نی اس قلعہ مین پہلا جلوس کیا سرسی پاؤن تک یہہ قلعہ سنگ سرخ
کا بنا ہوا ہی اور ہر ایک مقام پر کنگوری اور مرغولین بہت خوبصورتی سی بنائی ہین
اس قلعہ کو ہشت پہل بنایا ہی طول اسکا ہزار گز اور عرض چہہ سو گز کا ہی سب
کل زمین چہہ لاکہہ گز ہوی اس حساب سی یہہ قلعہ اکبر آباد کی قلعہ سی دو گنا ہی
فصیل اس قلعہ کی پچیس گز اونچی ہی اور گیارہ گز گہری بنیاد دیکی دیوار کا آثار
بنیاد سی پندرہ گز اور اوپر سی دس گز کا ہی اس قلعہ کی جانب شرق جمنا بہتی ہی
باقی تینون طرف خندق جسکا محیط تین ہزار چہہ سو گز کا ہی پچیس گز چوڑی اور دس گز
گہری کہود کر پختہ بنا دی ہی کہ نہر کی پانی سی دن رات لبریز بہری رہتی ہی اس قلعہ
نی مین پچاس لاکہہ روپیہ خرچ ہوئی اور بعضی کتابون مین لکہا ہی کہ سو لاکہہ روپیہ
خرچ ہوئی ہین پچاس لاکہہ قلعہ کی بنی مین اور پچاس لاکہہ قلعہ کی اندر کی مکانون مین

مرآت آفتاب نما

دلی دروازہ و لاہوری دروازہ قلعہ

دو دروازہ اس قلعہ کی بہت بڑی ہین ایک جنوبی دروازہ جو دلی دروازہ کی نام سی مشہور ہی اور دوسرا غربی دروازہ جو لاہوری دروازہ کی نام سی مشہور ہی یہہ دونو دروازہ بہت خوبصورت بنی ہوئی ہین اور دروازون پر سہ دری نہایت بہت خوشنما بنائی ہین لاہوری دروازہ پر قلعہ دار صاحب رہتی ہین مشہور ہی کہ ان دروازون کی آگی کچھہ اوٹ نہتی اور قلعہ مین سی نگاہ دور تک چلی جاتی تھی اورنگزیب عالمگیر کی عہد مین ان دونو دروازون کی آگی گھوس بنائی گئی ہین ان دونو دروازون کی آگی خندق پر تختہ تھا سنہ ۱۲۲۶ ہجری مطابق سنہ ۱۸۱۱ عیسوی مین تختہ کی جگہہ پختہ پل بنائی ہین اور دونو پلون پر یہہ کتبہ لگا ہی

هو الغنی

سنہ جلوس ۵ والا سنہ ۱۲۲۶ ہجری سنہ ۱۸۱۱ عیسوی در عہد شاہ جمجاہ
محمد اکبر شاہ غازی صاحب قران ثانی باہتمام ذوالفقار الدولہ اربت سیٹن
بہادر دلیر جنگ پل فیض منزل تعمیر یافت

چھتہ لاہوری دروازہ

یہہ چھتہ بھی بہت خوب بنا ہوا ہی لداؤ اس چھتہ کا بہت اونچا ہی اور یہہ چھتہ بہت لنبا ہی اور اسمین منبت کاری بہت خوب کی ہی اور دونو طرف دو منزلہ مکان بنی ہوئی ہین اور بیچمین ایک چوک ہی اور اوسکی چھت روشنی کی لیی کھلی ہوئی ہی یہہ چھتہ بازار مسقف کی نام سی بھی مشہور رہا ہی ان دروازون کی سوا مرآۃ آفتاب نما

اس

اس قلعہ کی دو دروازہ اور چھوٹی چھوٹی اور دو کھڑکیاں اور اکیس برج ہین اونمین سی سات برج مدور اور چودہ مثمن ہین

نقارخانہ یا ہتیاپول

دیوان عام مین جانیکا جو دروازہ ہی وہ نقارخانہ کہلاتا ہی یہ دروازہ بہی بڑا سنگ سرخ کا بہت خوبصورت بنا ہوا ہی اور اوسپر مکانات اور ایک سہ دری دالان دو نو طرف سے کہلا بنا ہوا ہی اس دالان مین بادشاہی نوبت بجتی ہی اور اسی سبب سے نوبت خانہ مشہور ہی اس دروازہ کی آگی پتہر کی دو ہاتی اونچی ہی بڑی جنکا کہ سچ مچ کا ہاتی ہو تا ہی بنا ئی تہی اور اسی سبب سے اسکو ہتیا پول ہی کہتی ہی اورنگ زیب عالمگیر کی عہد مین وہ ہاتی توڑی گئی اس دروازہ کی آگی دو سو گز کا لنبا اور ایکسو چالیس گز کا چوڑا چوک ہی اوسمین بہت خوبصورت حوض ہی اور شمال اور جنوب کو بہت خوشنما بازار ہی اور اوسکی بیچمین نہر بہی جاری ہی اس دروازہ کی اندر بجز سوای شہزادون کی اور کوئی سواری پر نہین جا سکتا اسی مقام پر سی اوتر لیتی ہین

دیوان عام

یہہ مکان بہی بہت نامی ہی اور بہت خوشنما بنا ہوا ہی جب کبہی دربار عام ہوتا تہا تو اوسمین بادشاہ جلوس کرتی تہی اوسمین تین درجہ کی مکان ہین یہ اوسکی تفصیل ہم بیان کرتی ہین

نشیمن ظل الٰہی یا سنگین تخت

اس مکان کی بیچون بیچ مین شرقی دیوار سی ملا ہوا سنگ مرمر کا تخت ہی چار گز کا
مربع اور اوسپر چار ستون لگا کر بنگلہ کی طور پر اوسکی چھت بنائی ہی اور
آدمی کی قد سی ایک کرسی دی ہی اوسکی پیچھی ایک طاق ہی سنگ مرمر کا بنا ہوا
سات گز لنبا اور ڈہائی گز کا چوڑا اوسپر ہر قسم کی چرند و پرند کی تصویرین
عجب رنگین پتہرون کی بنی ہوئی ہین اور اوسمین ایک آدمی کی تصویر ہی
دوتارہ بجا کر گا رہا ہی ملک اٹلی مین جو فرنگستان مین واقع ہی آرفیوس
کلاونت کی کہانی یون مشہور ہی کہ وہ علم موسیقی مین اپنا نظیر نہین رکہتا تہا
اور ایسا خوش آواز تہا کہ جب گانی بیٹہتا تو چرند اور پرند اوسکی آواز سنکر
مست ہوجاتی تہی اور اوسکی گرد آ بیٹہتی تہی اوسی ملک مین رفیل ایک مصور تہا
کہ تصویر کہینچنی مین اپنا مثل نہین رکہتا تہا اوس مصور نی ارفیوس کی گانی کی جو
کہانی مشہور تہی اوسکی مطابق اپنی خیال سی ایک مرقع کہینچا تہا اور چرند اور
پرند اوسکی گرد گانا سننے کو بیٹہی ہوئی بنائی تہی یہہ مصور ۱۵۲۰ع مین مرا
مگر یہہ مرقع اوسکا بنایا ہوا ملک اٹلی اور ولایت فرنگستان مین بہت مروج اور
نہایت مشہور ہی اور اب تک اوسکی نقلین موجود ہین وہی مرقع اس طاق مین پتہر
کی پچیکاری مین کہودا ہی پس یہہ تصویر اوسی آرفیوس کی ہی اور جو کہ اس مرقع کا
سوای فرنگستان کی اور کہین رواج نہین تہا اس سبب سی یقین پڑتا ہی کہ
اس قلعہ کی بنائی مین کوئی نہ کوئی انگریز یا اٹلی کی ملک کا شریک تہا اس سحر

لعل

بعضین دروازہ ہی اورا ندرسی ہی انکا رستہ ہی بادشاہ اس تخت پر دربار عام کی دن اجلاس کرتی تہی اس تخت کی اگی ایک تخت سنگ مرمر کا بچہا ہوا ہی امرامین سی جبکسیکو عرض کرنا ہوتا تہا اوس تخت پر چڑہ کر بادشاہ سی عرض کرتا تہا یہہ تخت اتنا اونچا ہی کہ اس تخت کی حیڑ دہنی پر ہی ادمی کا گلا تک پہونچتا ہی

دالان دربار

اس تخت کی اگی تہ گہا دالان دردالان ہی سرسٹہ گز کا لنبا اور چوبیس گز کا چوڑا ہی ایک دالان کی نو نو درہین ہر ہر دالان مین سنگ سرخ کی ستون لگا ہوئی ہین اور اوپر بہت خوبصورت محرابین بنائی ہین اور اوسپر سفیدی کہوٹ کر سنہری نقاشی کی ہی باہر کی دالان مین بیچ کی در چہوڑ کر سنگ مرمر کا کٹہرا لگا یا ہی اور اوسپر سنہری کلسیان بہت خوشنما لگائین تہین اب اون کلسیو نمین سی ایک ہی باقی نہین یہہ دالان امرا اور روزرا اور کلا کے حسب مرتبہ کہڑی رہنی کا تہا

گلال باڑے

یہہ دربار کا دالان درحقیقت ایک چبوترہ پر بنا ہوا ہی جسکا ایکسو پچاس گز کا طول اور ساٹہہ گز کا عرض ہی اوس چبوترہ کی بیچمین یہہ دالان ہی اور باقی چبوترہ اوسکے تین طرف باقی ہی اوس چبوترہ کی گرد قدآدم سنگ سرخ کا

ٹہہ لگا ہوا ہی اور اوسپر سنہری کلسیان بہت خوشنما لگی ہوئی ہین
محراب اون کلسیونکا نام نشان نہین ہا یہہ بیٹھکہ چوبدار اور نقیب اور احدیے
وغیرہ لوگونکی کہڑی رہنی کی تہی یہہ سب مکان بہت خراب ہوگئی تہی اور
گلال باڑی اکثر جگہہ سی اوکہڑ گئی تہی ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ
حال نی سنہ ۱ جلوسی مطابق سنہ ۱۲۵۳ ہجری موافق سنہ ۱۸۳۷ عیسوی کی اس دیوان عام کی
مرمت کی اور گلال باڑی کو درست کیا بزرگونکی بات ہی کہ جن بادشاہونکا
دیکھنی والا تو ایک شخص موجود تہا اور وہ بیان کرتا تہا کہ عالمگیر ثانی کی وقت سے
تو کسی بادشاہ نی اس دیوان عام مین جلوس نہین کیا اور غالب ہے کہ محمد شاہ کے
بعد کسی نی نکیا ہو بلکہ محمد شاہ کی جلوس کرنی مین بہی شک ہی اسکے اطراف
دو سو چار گز لمبا اور ایکسو ساٹہہ گز چوڑا صحن ہی اور اوسکے چارون طرف
قرینہ اور موقع سی مکانات بنی ہوئی تہین اور شمال کی طرف دیوان خاص مین
جانیکا دروازہ ہے

خاص محل یا چہوٹا رنگ محل

یہہ محل بیگمات خاص کی رہنی کا سہ درہ تہ کہا دالان ہی تین تیس گز کا لمبا اور اوسکے
پیچہی ایک اور درجہ ہی سولہ گز کا لمبا اور اٹہہ گز کا چوڑا یہہ عمارت چار دیکت
بالکل سنگ مرمر کی ہی اور اوس سی اوپر بہت پختہ سفیدی کرکر بہت اچہی صفائی
کی ہی اس محل مین ایک نہر ہی نری سنگ مرمر کی تین گز چوڑی اور سنگ مرمر ہی کا

ایک

ایک حوض ہی کہ اس حوض سی نہر ہو کر جادر کیطرح صحن مین گرتی ہی اور صحن مین سرستہ گز مربع کا باغچہ تہا اور اوسکے بیچمین پچیس گز کی قطر کا ہشت پہل حوض تہا، اور اوسمین پچیس فوارے کسی زمانہ مین چہوٹتی تہی

امتیاز محل یا بڑا رنگ محل

یہہ محل دیوان عام کی پشت پر واقع ہی اور اتنا بڑا اور کوئی محل نہین صحن اسکا نہایت وسیع تہا کہ اوسمین نہرین جاری تہین فوارہ چہوٹتی تہی باغ لگا ہوا تہا، اب سب برباد ہو گیا اور اس صحن دلکشا مین سڑیل سڑیل مکان بن گئی ہین اگلی زمانہ مین اس محل کی صحن مین ایک حوض تہا پچاس گز سی اڑتالیس گز مین اور پانچ فوارہ اوسمین چہوٹتی تہی اور ایک نہر تہی کہ اوسمین پچیس فوارہ لگی ہوئی تہی اور باغچہ تہا اکسو سات گز کا لنبا اور اکسو سینتیس گز کا چوڑا اور اوسکے گرد سنگ سرخ کا محجر لگا ہوا تہا اور اوسپر دو ہزار سنہری کلسیان لگی ہوئی تہین اور تین طرف اس صحن کی ستر ہ گز کی عرض سی مکان دلکشا اور اونچے اونچے دلربائی لیے ہوئے تہی، اور جانب غرب مین مشرف بدریا اور پائین باغ تہا چہرہ اسکا باہر سے یون ہی کہ کرسی دیکر ایک چبوترہ بنایا ہی اور اوسکے بیچ مین دو تہ خانہ ہین بہت خوب اور اس چبوترہ پر گویا بنیاد رکہدالان بنایا ہی ستاون گز کا لنبا اور چہبیس گز کا چوڑا بیچ کی درکی آگی صحن کیطرف ایک حوض ہی سنگ مرمر کا بہت بڑا ایک پتہر کا پایہ دار کہ اوسمین ڈیرہ گز کی اونچائی سی تین گز کی چوڑی جادر پڑتی ہی اور اوسمین سے

اوبل کر نہر کی روش مین آتی ہی اور وہانسی نہر مین بہتی ہی اور صحن کی حوضین مین
جا کر باغچہ کی ہر ہر روش اور پتڑی مین بہتی ہی اور کنارا اسکی تمام سنگ مرمر کی ہی
اور وہ تختہ تختہ مین اور مرغولین بنائی ہین اور وہ منبت کاری کی ہی کہ آدمی
کی عقل دیکھ کر حیران ہوتی ہی اور اسکی چھت کی چارون کونون پر چار
چوکھنڈیان بنائی ہین کہ اوس سی رفعت و شان اس عمارت کی دوگنی ہو گئی ہے
اس محل کی کونون پر پایکلہ سنگین بنی ہوئی تہی تاکہ گرمیون مین جسکی بیٹہان
لگا کر حسن خانہ بنایا جاوی جسطرح اسکی روکار مین پانچ در محراب دار بنائی ہین
اسیطرح اسکی اندر بہی محراب دار در ہین کہ ان محرابون کی بنائی سی بیچ مین
ایک چوکھنڈی سی واقع ہو گئی ہی وہمین ایک حوض ہی کہ اوسکی خوبی بیان نہین
ہو سکتی اوس حوض کو سنگ مرمر سی اسطرح بنایا ہی کہ ایک کہلا ہوا پہول معلوم ہوتا ہے
اور پہر اوسمین رنگ برنگ کی پتہرونسی ایسی پچیکاری کی ہی اور گل بوٹی بیل
پتی بنائی ہین کہ جسکا کچہہ بیان نہین ہوسکتا اگرچہ یہہ حوض ساڑہی سات گز مربع
ہی لیکن گہراو اوسکا بہت کم ہی یعنیہ ہاتہہ کی ہتیلی کیطرح بنایا ہی اسمین یہہ خوبی ہے
کہ جسوقت پانی بہتا ہی اور لہراتا ہی تمام بیل بوٹی اس حوض کی ہلتی ہوئی دکہائی
دیتی ہین اس حوض مین ایک کاسہ سنگ مرمر کا کمر کی بنا ہوا بہت خوبصورت یعنیہ
ایک پہول معلوم ہوتا ہی لیکن اسپر بہی اوسکی ہر ایک مروڑ اور مرغول رنگین
پتہرون سی گل بوٹی اور بیل پتی بنائی ہین کہ پہول مین پتی بیل اور بیل مین پہول

پہول

پہول نکلتی ہوئی معلوم ہوتی ہین اوس پیالہ مین ایک سوراخ ہی اور ایک نہر پوشیدہ
تہ تلی آئی ہی اور وہ اوس پیالہ مین سی اوبلتی ہی پیالہ کی لبون پرسی پانی کا گرنا اور
حجاب آب سی گل بوٹون کا لہراتا ہوا دکہائی دینا ایک عالم طلسمات معلوم
ہوتا ہی نہر بہشت جو موتی محل اور دیوان خاص مین سی ہوتی آئی ہی اس محل کے
بیچون بیچ مین سی گذری ہی اور جانب جنوب بہتی ہوئی نکل گئی ہی اور ایک اور نہر
اس محل مین اس حوض سی جانب شرق و غرب بہتی ہی اور جانب شرق اس
حوض مین جو صحن کیطرف روکار کی سامنی رکہا ہوا ہی چادر ہوکر گرتی ہی ہر ایک
نہر مین منبت کاری اور پرچین سازی اور پچکاری کا وہی حال ہی یہہ محل اجارہ تک
اور اوسکے ستون کہ پایہ نما ہین اور محرابین سب کی سب سنگ مرمر کی ہین
اور اسمین پچی کاری کی ہوئی ہی علاوہ اسکے ہر ایک در و دیوار پر سونا لیا ہوا ہے
اور سونی کی کام سی گل بوٹی بنی ہوئی ہین کہتی ہین کہ اس محل کی چہت پہلی
چاندی کی بنی ہوئی تہی فرخ سیر کیوقت مین کسی ضرورت کی سبب وہ چہت
اوکہاڑی گئی اور اوسکے بدلی تانبی کی چہت چڑہا دی محمد اکبر شاہ ثانی کیوقت مین
اس تانبی کی چہت کو بہی اوکہاڑ لیا اور اوسکے بدلی کاٹ کی چہت لگائی تہی
کہ وہ بہی اب بوسیدہ ہوگئی ہے

چہوٹی بیٹہک

یہہ عمارت جانب جنوب امتیاز محل کی واقع ہی ور حقیقت مین قرینہ ہی خوابگاہ کا

سو بڑی بہیک کر کی مشہور ہے اگرچہ عمارت بہی بہت نفیس و لطیف و نہایت خوب ہے
لیکن بیر اجہانگیر بہادر مرحوم نی اہمین تصرفات جدید کئی تہی کہ قطع قدیم شاہجہانی نہین رہی

اسد برج

یہہ جنوبی برج قلعہ کا ہی اور فرنیہ ہی برج شمالی کا جو شاہ برج کر کی مشہور ہے یہہ برج
ہر نا ہتہ پہلی کی ہنگامہ مین بسبب صدمہ گولون کی بالکل توٹ گیا تہا محمد اکبر شاہ ثانی
کی عہد مین دوبارہ بنا ہی اور جیسا تہا ویسا ہی ہو گیا ہی

خوابگاہ یا بڑی بیٹہک

یہہ خوابگاہ امتیاز محل کی جانب شمال کو واقع ہی اور یہہ عمارت بہی بہت نفیس و
لطیف سر سی پانون تک سنگ مرمر کی ہی اور اسمین طرح طرح سی منبت کاری کا کام
او رسونی کی بیل بوٹی بنی ہوئی ہین اسکی بیچ مین شہ نشین کیطرح ایک مکان ہی اور اسکی
جنوب و شمال کو دو بڑی بڑی دلدا ؤکی سنگ مرمر اور رجین جالی سی بنی ہین
کہ اوس نشین کا طول سندرہ گز اور عرض چہہ گز کا ہی اور اوسکی دو محرابون پر ایک
کتبہ کہ سعد اللہ خان نی انشا کیا ہی لکہا ہی اور گرد اجارہ کی پاس سونیکی پانی سی
اشعار لکہی ہوئی ہین کہ ہم اون سبکو اس مقام پر نقل کرتی ہین

کتبہ محراب جنوبی

سبحان اللہ این چہ منزلہا ست رنگین و نشیمن ہاست دلنشین قطعہ بہشت برین
چون گویم کہ قدسیان ہمت بلند بتماشایش آرزومند اگر ساکنان اطراف و اکناف
[illegible]

ایسان بیت العتیق بطواف آنید روست واگر نظار گیا ان نفس آفاق مثل حجر اسود
به تقبیل ستان رفیع الشانش شتابند سزا آغاز قلعه والاکه از کاخ کردون
برتر است و رشک سد سکندر و این عمارت دلکشا و باغ حیات بخش که منازل
چون روح در بدن است و شمع در انجمن و نهر اظهر که اضعاف فیض مینا آئینه ان آب
و دانا را از عالم غیب پرده کشا و انشار ها که هریک کوی سپیده صبحدم است
با لوحه اسرار از لوح و قسم فواره ها که هرکدام شنه نور است

کتبه محراب شمالی

بصفا فزاید آسمانیان مایل بالای متلالی ست با نعام مهمنیان نایل و خوض که
همه از آب زندگانی پرست بصفا رشک نور وچشمه خورشید و از دهم ذی الحجه سال
جلوس دواز دهم اقدس مطابق هزار و چهل و هشت هجری بعالمیان نوید کامرانی داد
و انجاشش کمس بصرف پنجاه لک روپیه صورت پذیرفت بست و چهارم ربیع الاول
سال بست و یکم جلوس همایون موافق سنه هزار و پنجاه و هشت بفرقد و میمنت لزوم
کتی خدیو گیهان خداوند بانی این مبانی آسمانی شهاب الدین محمد صاحبقران ثانی
شاهجهان بادشاه غازی در فیض بروی جهانیان بکشاد

ابیات جو دیوار پر سونی کی پانی سی لکھی ہوئی ہین

شهنشاه آفاق شاهجهان باقبال آن پایی صاحبقران
درایوان شاهی بصد احتشام چو خورشید بر چرخ با دامدام

اساس ست تا ناگزیر این بنا — بود قصر اقبال او عرش سا

زهی دلنشین قصر پیراسته — بهشتی بصد خوبی آراسته

شرافت یکی آیهٔ در شان او — سعادت در آغوش ایوان او

چو + + درین سرای سرور — کند + + + + از جبهه دور

بپایش سر صدق هر کس که سود — چو دریای جوش آبروش فزود

زمانه چو دیوار او برفراشت — به پیش رخ مهر آئینه داشت

زبس روی دیوارش آراستست — ز نقاشی چین رونما خواستست

چنان برسرش دست ایام کرد — که گردون بلندی ازو وام کرد

ز فواره و حوض دریا نشان — بآب زمین شسته رو آسمان

چو جای شهنشاه عادل بود — ازان بادشاه منازل بود

اس شہ نشین کی آگی ایک سہ درہ دالان ہی تمام سنگ مرمر کا جس پر کام جڑت کا نہایت نفیس و لطیف بیس گز کا لنبا اور چہہ گز کا چوڑا اور ادہر اور ادہر اوس دالان کے بھی حجرا مین ہین اور حجری ہین کہ غربی حجرہ مین سی دیوانخاص کو رستہ جانے کا ہی اور اوسکو خاصی ڈیوڑہی کہتی ہین اس دالان کی بیچمین ایک حوض ہی مستطیل نہایت تحفہ سنگ مرمر کا لغیر فوارہ کی یعنی اوسمین فوارہ نہین ہی مگر اوسکی تہ پر طرح طرحکی رنگین اور بیش قیمت پتہرون سی ہزارون طرحکی گل بوتی اور بیل بوتی بنائی ہین اور ہر ہر پہول کی پتکہڑی مین ایک ایک چہید رکہا ہی اونمین سے

پانی

پانی اوبلتا تہا اس دالان کی آگی صحن ہی وسیع دلکش سنگ مرمر کا فرش اوسمین کیا ہوا ہے اور نہر بہشت بہتی ہی اور رنگ محل مین چلی جاتی ہی

برج طلا یا مثمن برج

اسی عمارت کی متصل جانب شرق یہہ برج ہی مثمن سیڑہی سے پاون تک سنگ مرمر کا اور بدستور اور مکانات عالی کی اوسمین بہی سونیکا کام اور بیچ مین سیا زری اوسکی زر کاری کی ہوئی ہی اور اسکا برج اور کلس سنہری ہی اور اسی سبب سے اوسکو سنہری برج بہی کہتی ہین اور بسبب مثمن ہونیکے مثمن برج ہی کہلاتا ہی تین ضلع اسکی عمارت خوابگاہ کی طرف ہین اور پانچ جانب دریا مشرف ہین اون پانچون ضلعون مین سنگ مرمر کی جالیان لگی ہوئی ہین اور اوسمین ایک شہنشین بطور برآمدہ کی جانب دریا بنا ہوا ہے

شاہ محل یا دیوان خاص

خوابگاہ کی جانب شمال کو ایک بہت بڑا چوک ہی اوس چوک کی ضلع شرقی مین ڈیڑہ گز کا اونچا چبوترہ بنا یا ہی اٹہتر گز کا لنبا اور چہتیس گز کا چوڑا اوسکے بیچون بیچ مین دیوان خاص کی عمارت ہی جو ستر گز کی لنبی اور چہبیس گز کی چوڑی سیڑہی سے پاؤن تک سنگ مرمر کی اور ستر اسکی بیچ مین چار گز کی عرض سے نہر بہشت بہتی ہی اس عمارت کی بیچون بیچ مین چوکور ستون بناکر آٹہ ہاتہ گز کے طول اور دس گز کی عرض سی مکان بنایا ہی اور اوسکے بیچون بیچ مین ایک

چبوترہ ہی اوس چبوترہ پر تخت طاؤس کہا جاتا ہی جسپر بادشاہ اجلاس فرماتی ہین
اور اس مکان کے گرد پایہ نما ستون لگا کر مکان بنایا ہی در و دیوار و ستون
و مرغول و محراب اور فرش اس عمارت کا سنگ مرمر کا ہی اور اوسمین جابجا
عقیق و مرجان اور اور جواہر بیش قیمت سی پچی کاری کی ہی اور بیل بوٹی پہول
پتی بنائی ہین اور جابجا سی اوپر چہت پاٹ سونیکا کام کیا ہوا ہے اور سونیکے
پانی سی کو پالیپ دیا ہی اندر کی رخ محرابون کے اوپر یہہ شعر لکھا ہی

شعر

اگر فردوس بر روی زمین ست ہمین ست و ہمین ست و ہمین ست

یہہ عمارت جانب شرق سی مشرف بدریا ہی اور اوس طرف کی درون مین جالیان
لگا کر آئینہ بندی کی ہی اور جانب غرب اسکا صحن ہی مشتر گز سی ساٹھہ گز کا
اور اوس صحن کی گرد مکانات اور ابوابہا سنگ سرخ سی بنی ہوئی ہین
جانب غرب اس صحن کی دروازہ ہے کہ دیوان عام سی اوسمین رستہ آتا ہے
اور اس دروازہ کی آگی لال پردہ تنا رہتا ہی اور سب امرا ہر وقت دربار کے
اس لال پردہ کی پاس سے آداب تسلیمات بجا لاتی ہین اور جانب شمال سے نہر
حیات بخش کا اور جانب جنوب ڈیوڑہی محلات شاہی کی اور اس عمارت کے
بیچ کی در کی سامنی صحن کی طرف ایک کٹہرا ہی سنگ مرمر کا اوسکو لوگ
دیوان خاص کہا کرتی ہین اسکی چہت پہلی نری چاندی کی تہی مرہٹہ اوسکو
بہاٹ کر دی مین اوکہاڑ کئی

تسبیح خانہ

دیوان خاص کی جانب جنوب ایک دالان ہی اور وہ تسبیح خانہ کر کی مشہور ہے اس دالان کی دیوار پر بیچون بیچ مین سنگ مرمر مین ترازو کی صورت بہدی ہوئی ہے اور میزان عدل وسیر لکہدیا ہی اسی تسبیح خانہ مین سی خوابگاہ کا رستہ ہے کہ وہ خاصی ڈیوڑہی کہلاتی ہے

عقب حمام

دیوان خاص کی جانب شمال اسیطرح کا دالان ہی کہ وہ عقب حمام کہلاتا ہے یہہ دالان گویا جنوبی دالان کا جواب ہی اور اوسیطرحکا بنا ہوا ہے

حمام

یہہ حمام بی مثل و بی عدیل ہی یقین ہی کہ ملکون ملکون مین ایسا حمام نہو پہلا درجہ اس حمام کا کمرہ بنا یا ہی چارونطرف سنگ مرمر کا اور اوسپر منبت کاری کی ہی اور شرق کیطرف جالیان لگاکر آئینہ بندی کی ہی کہ اوسمین سے دریا اور جنگل اور سبزہ بہت کیفیت سی دکہائی دیتا ہی دوسرے درجہ مین جانب شمال ایک شہ نشین ہی سر سے پاؤن تک سنگ مرمر کی اور اوسپر بہت تحفہ منبت کاری اور پچی کاری کی ہی اوسکے آگی ایک درجہ ہی مربع نرا سنگ مرمر کا اوسکے فرش سے لی چہت تک عجیب عجیب رنگ کی پہولونکی پچی کاری کی ہی اور طرح بطرح کے بیل بوٹی پہول پتی بنائی ہین یہہ پچیکاری

ایسی خوش قطعہ ہی کہ بی تامل ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بہت تحفہ ایرانی قالین بچھا ہوا ہے
اسطرح کی پچی کاری ہوئی ہی یہی یقین ہوتا ہی کہ اس قطعہ کی تعمیر مین کوئی نہ کوئی اوستاد
اٹالین شریک تہا کیونکہ پچیکاری کا ایجاد اوسی ملک سی ہی اوس درجہ کے
بیچون بیچمین ایک حوض ہی مربع پرچین کار اوسکے چارون کونون پر چار فوارہ
لگی ہوئی ہین اوسکے گرد ایک نہر ہی کہ نہر کی عرض کی اور بہت کم گہری تہا
نہایت نفیس مشہور ہے کہ جب چاہتی تہی اس نہر اور حوض مین گرم پانی ہوتا
اور جب چاہی ٹہنڈا تیسرا درجہ اس حمام کا اجارہ تک بر سنگ مرمر کا ہی جا بجا
غرب حوض گرم پانی کی بنی ہوئی ہین اوسکے بیچون بیچمین سنگ مرمر کا چبوترہ بنے
کہ اوسپر بیٹہہ کر نہاتی تہی جانب شمال ایک شہ نشین بنی ہوئی ہی اور اوسمین
مستطیل حوض ہی جب چاہتین اوسمین گرم پانی بہرین اور جب چاہتین سرد پانی بہرتن
اس درجہ مین بہت تحفہ پچیکاری اور منبت کاری کی ہوئی ہی شاید کہ یہ حمام
شاہجہان اور عالمگیر کی بعد پھر گرم نہوا ہو مشہور ہی کہ سوا سو من لکڑی سی گرم ہوتا ہے

موتی محل

یہہ ایک محل ہی سنگ سرخ کا اور اوسکو سنگ پتہانی سی سفید کرکی رنگا میزی
اور طلا کاری کی گل بوٹی بنائی تہی اسمین ایک درجہ ہی پندرہ گز کا لنبا اور آٹہہ گز کا
چوڑا مشتمل دو شہ نشینون پر اور اوسکے بیچمین ایک حوض ہی چار گز کا لنبا اور تین
گز کا چوڑا اور ہر ایک شاہ نشین کی پیچھی ایک تنگ درجہ ہی آٹہہ گز کا لنبا اور پانچ گز کا چوڑا

اور

اور ایوان رفیع پانچ پانچ در کی کہ جانب شرق سی مشرف بدریا ہی اور جانب غرب
مشرف بہ باغ حیات بخش اور ہر ایک ایوان کا طول تیس گز کا اور عرض سات گز کا ہے
اندر کی عمارت مین چار ہاتھ تک سنگ مرمر لگا ہوا ہے اور باقی سنگ سرخ کا
اور اوسکو سنگ پٹہانی سی سفید کیا ہی اور اسمین عرض اور نہر ہی اور مین ایک
چادر دو گز کی عرض سی جانب باغ حیات بخش ایک حوض مین پڑتی ہی کہ وہ حوض
بہی عجائب روزگار سی ہی کہ ایسا بڑا پتہر اور ایسا بڑا بی جوڑ حوض دیکہنے مین ہو کا
حقیقت اسکی یہہ ہے کہ یہہ پتہر ایسا بڑا بجیرم مکرانہ کی کان مین سے نکلا جو کہ صفائی اور
شفافی مین بی نظیر تہا اسواسطی بموجب حکم بادشاہ کی اوسکا حوض بنایا گیا کہ چار
گز کا مربع اور ڈیڑہ گز کا عمیق بایہ دار بنا کہ تمام حوض معہ پایونکی ایک پتہر کا ہے
بعد تیار ہونی اس حوض کی مکرانہ سی کہ دارالخلافہ سی دوسوکوس دور ہی باحتیاط
اوراسمقام پر لاکر رکہدیا اسی ہوتی محل کی جانب جنوب اور جانب شمال مکانات ہے بہی
اور اب بہی موجود ہین مگر اونمین کچہہ نقصان ہی گیا ہی

نہر بہشت

اس محل مین ہوکر جو نہر سنگ مرمر کی دیوان خاص اور بڑی بیٹہک اور رنگ محل مین
جاتی ہی وہ نہر بہشت کہلاتی ہی اور یہہ وہان سی منشعب ہوکر ہر ایک محل و
مکان مین بہتی ہے

باغ حیات بخش

صد ہزاران گل شگفتہ درو ۔۔۔ سبزہ بیدار و آب خفتہ درو

کسی زمانہ مین یہ باغ بہت خوب اور نہایت تیار تہا مگر اب بالکل ویران اور خراب ہے حضور والا کو اسکی درستگی پر توجہ نہین چند مکان اس باغ مین بہت خوب ہین جنکا حال بیان کیا جاتا ہی ایک درخت پاکہل کا اس باغ مین نایاب ہی اور اوسکا مربہ کی مرض کو مفید ہے،

حوض اور نہر

اس باغ کی بیچوں بیچ مین ایک حوض ہی ساٹہ گز کا اور اوسکے بیچ مین پہلے زمانہ مین اونچاس فوارہ چاندی کی لگی ہوئی تہی اور ذرات چہوٹتے تہے اور اوسکے کنارون پر چارون طرف اکسو بارہ فوارہ چاندی کی تہی کہ وہ بہی نہر کے سبب ذرات چہوٹا کرتی تہی اس حوض کی چارون طرف سنگ سرخ کی نہر چہہ گز عرض سی بہتی تہی اور ہر ہر نہر مین تیس تیس فوارہ چاندی کی ہر وقت چہوٹی رہتی تہے اب اون فوارونکا نام ہی نہین رہا البتہ جس جگہہ فوارہ تہے وہان ایک چہید باقی رہ گیا ہے
شعر دل عشق کا ہمیشہ حریف نبرد تہا ۔۔۔ اب جس جگہہ کہ داغ ہی یہان پہلی درد تہا
اسی حوض مین بہادرشاہ بادشاہ حال نی ظفر محل بنایا ہے

بہادون

اس باغ مین جانب جنوب ایک مکان ہی سنگ مرمر کا نہایت نفیس و لطیف اسکو بہادون کہتی ہین چہرہ اوسکا یہہ ہے کہ ایک چبوترہ کرسی دیکر بنایا ہے اور اوسپر سولہ ستون

ستون لگا کر ایک ایوان کشادہ تعمیر پایا ہے مشتمل اور پردو ایوان کے جانب شرق و غرب
اور دو بنگلے ہین آگی اور پیچھے کہ ان ستونون کی سبب سے بیچون بیچمین ایک چوکہنڈی
بن گئی ہے اور اوسمین ایک حوض سنگ مرمر کا ہے چار گز چندرہ طسو کا مربع اور
ڈیڑہ گز کا گہرا اوس مکان مین نہر بہشت سے نہر آتی ہے اور حوض مین چادر ہوکر
پڑتی ہے اور پہر اوسمین سے نکلکر ایک اور چادر چہوٹتی ہے اور نہر مین پڑتی ہے
یہہ عمارت بہی بہت نادر ہے اور اوسمین پانی کا پہرنا اور چادر کا چہوٹنا ایسا
معلوم ہوتا تہا کہ گویا بہادونکا مینہ برستا ہے اور اسی سبب سے اسمکان کا
بہادون نام رکہا ہے اب اسمکان مین پانی انیکا اور چادرین چہوٹنی کا رستہ بالکل
بند ہوگیا ہے اس مکان کی حوض اور چادرونمین محرابی چہوٹی چہوٹی طاق
بنا دیے ہین کہ دنکو اونمین گلدانہای رنگین رکہی جاتی تہی اور رات کو شمع کافور
روشن ہوا کرتی تہین اور دونکے اوپر سے پانی کی چادر پڑتی تہی اور اندر سے
اون پہولونکی خوشنمائی اور چراغون کی روشنی عجب عالم دکہاتی تہی اسکی چہت
چارون کونون پر بہی چار برجیان چوکہنڈیکی سنہری بنی ہوئی ہین

ساون

اسی باغمین جانب شمال یہہ عمارت ہے نری سنگ مرمر کی نہایت نفیس اور
بہت تحفہ کہ اوسکی لطافت اور نفاست حد بیان سے باہر ہے اور چہرہ اسکا
بعینہ مثل چہرہ بہادون کی ہے بال برابر بہی فرق نہین گویا ایک مکانکو

پڑیا اور ایک کو نکالو ایک ذرہ فرق نہین اور سطح آئینہ سی پانی دیتی دکھائی دیتی ہے
اور حوض سی بنایا اور سطح گلدان اور چراغان کہنی کو محرابی طاق بنائی ہین
اس سبب سے کہ اس مکان مین پانی کی آمد اور چادر کا پڑنا اور زور شور سے پانی کا بہنا
ایسا معلوم ہوتا ہی کہ جیسا ساونکا مینہ برستا ہی اس عمارت کا نام ساون رکہا ہے

شاہ برج

یہہ برج بہی عجب عمارت ہی قطر اس برج کا سولہ گز کا ہی اور اسکی عمارت تین
طبقہ پر ہی پہلی طبقہ کو زمین سی بارہ گز گہری کہود کر بنایا ہی اور اسکی چہت اندر سے
گول اور اوپر سی مسطح ہی یہہ عمارت تمام سنگین ہی اور بارہ تک تو سنگ مرمر سے
بنی ہوئی ہی اور اوسمین احجار رنگین سی پچی کاری کی ہوئی ہی اور جارہ سے
چہت تک سنگ تہائی سی سفید گری کی سنہری گل بوٹی بیل تیی بنائی ہین یہہ درجہ
مثمن ہی اور اسکا قطر آٹھہ گز کا ہی اور اوسمین چار طاق اور دو نشیمن نیم مثمن ہشت پہلو
بدریا بنائی ہین اور اوسکی ... وکار سنگ مرمر کی ہی طول اور عرض طاق شمالی
اور شرقی کا چار گز کا ہی اور غربی اور جنوبی طاقونکا طول چار گز کا اور عرض تین گز کا ہے
اور مثمن درجہ کی بیچمین ایک حوض ہی تین گز کی قطر کا نہایت دلربا اور بغایت خوشنما
کہ اوسکی منبت کاری دیکہہ کر عقل حیران ہو جاتی ہی اور صنعت الٰہی یاد آتی ہے
اور غربی طاق مین ایک آبشار ہی اور چہوٹی چہوٹی طاق محراب دار بنائی ہین
کہ اونمین دن کو پہول اور رات کو چراغ رکہا کرتی اوس آبشار کی آگی ایک حوض ہے

لمد

سنگ مرمر کا سارے ہی تین گز کی طول اور ڈہائی گز کی عرض سی اور اس حوض سے شرقی طاق کی کنارہ تک ایک نہر ہے ڈیڑہ گز کی عرض سی کہ سنگ مرمر کے بہت تحفہ اور پرچین ساز اور منبت کار اور یہہ دو نو حوض بہی نہایت پرچین ساز اور منبت کار ہین اور عقیق اور مرجان اور اور پتہر بیش قیمت جڑی ہوئی ہین اس نہر مین سے ایک نہر نکلکر غربی طاق کی حوض مین گرتی ہی اور اوس سی برج کی نہر مین آن کر اور ثمن حوض مین سی ہو کر شرقی طاق کیطرف بہتی ہی کہ اوسکے نیچی دریا کیطرف ایک آبشار بنی ہوئی ہی ساری قلعہ مین اسی مقام سی نہر کئی ہی اور ہر جگہہ پانی کے جانیکے قلبہ اسی برج مین بنی ہوئی ہین اور ہر ہر قلبہ پر نام لکہا ہوا ہی کہ یہہ فلانی حوض کا قلبہ ہی اور یہہ فلانی نہر کا اور دوسری درجہ کی عمارت بہی ثمن ہی نہایت صفائی کی ساتہہ آٹہہ گز کی قطر ہی اور اوسکے آٹہوں ضلعوں پر سراسر ایوان ہے چوبیس ستونکا اور تیسری درجہ کی عمارت ایک نشیمن ہی گنبدی آٹہہ ستون پر اور اوسکا برج سنگ مرمر اور کلس سنہری ہی غرضکہ یہہ عمارت بہی بہت نفیس ہے

مہتاب باغ

یہہ باغ کسی زمانہ مین بہت اچہا ہو کا مگر اب تو مجرد اسکے کہ ایک بہت چوڑی نہر اوسمین جاری ہی اور اسکے غرب کی جانب سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ حال نی قطب صاحب کے جہرنہ کی نقل بنائی ہی اور کچہہ نہین

شہر شاہجہان اباد

یکے را زندگانی شاد باشد — که در شاہجہان آباد باشد

بنانا اس قلعہ بن چکا اور بادشاہ اسمین رہنی لگی یعنی سنہ ۱۰۵۸ ہجری مطابق سنہ ۱۶۴۸ع
تب ہی سی شہر بہی آباد ہونا شروع ہوا چنانچہ میر یحیی کاشی نی یہ تاریخ کہی

شد شاہجہان آباد از شاہجہان آباد
۱۰۵۸

مرآت آفتاب نما سنہ ۲۴ جلوسی مطابق سنہ ۱۰۶۰ ہجری موافق سنہ ۱۶۵۰ عیسوی شاہجہان کی حکم موجب مٹی اور پتھر سی چار مہینہ کی عرصہ مین ڈیڑہ لاکہہ روپیہ خرچ ہو کر شہر کی فصیل تیار ہوئی مگر دوسرے برس برسات مین اکثر جگہہ سی گر پڑی اسواسطی شاہجہان نی چونہ و پتھر سے از سر نو بنی کا حکم دیا اور سات برس کے عرصہ مین یعنی سنہ ۱۰۶۹ ہجری مطابق سنہ ۱۶۵۸ع مین چار لاکہہ روپیہ خرچ ہو کر یہ فصیل تیار ہوئی طول اسکا چہہ ہزار چہہ سو چونسٹہہ گز کا ہی اور چار گز کی چوڑی اور نو گز کی اونچی ہی اور اسمین ستائیس برج دس گز کی قطر سی ہین سنہ ۱۸۰۳ع مطابق سنہ ۱۲۱۸ ہجری کی جب سرکار انگریزی کے عملداری ہوئی تو یہ فصیل اکثر جگہہ سی ٹوٹ رہی تہی سرکار کی حکم سی اسکی مرمت ہوئی اور خندق اور دیوار بہت آراستگی سی درست کی گئی اجمیری دروازے کی باہر غازی الدین خان فیروز جنگ پدر نظام الملک آصف جاہ کا مقبرہ تہا جو مدرسہ کر کر مشہور ہے اسکو بھی شہر پناہ کی اندر لی لیا اور قریب سنہ ۱۸۱۱ع مطابق سنہ ۱۲۲۶ ہجری کی اوس مدرسے کے گرد بہی شہر پناہ سرکار کی حکم سی بنائی گئی اوس نئے شہر پناہ کی برج پر سنگ مرمر مین یہ کتبہ کہود کر رکہا ہے

برج اکبر شاہ

اس شہر کی دروازہ بہت خوشنمائی سی بنی ہوئی ہین اکثر دروازونکی ایک سے ہیے
قطع ہی ۱۸۵۳ء مطابق سنہ ۱۲۶۹ ہجری مین سرکار انگریزی کی حکم سی ایک اور نیا
دوہرا دروازہ بنایا ایک دروازہ مین سی آتی ہین اور ایک مین سی جاتی ہین
اور کلکتہ دروازہ اسکا نام رکہا ہی اور اوسپر یہہ کتبہ ہی

کلکتہ دروازہ سنہ ۱۸۵۲ء

اب اس شہر کی چودہ دروازہ اور چودہ کہڑکیان ہین اور اونکی نام یہہ ہین

نام دروازونکے

دلی دروازہ راج گہاٹ دروازہ خضری دروازہ کلکتہ دروازہ نگمبود دروازہ
کیلہ گہاٹ دروازہ لال دروازہ کشمیری دروازہ بدررو دروازہ کابلی دروازہ
پتہر گہٹی دروازہ مسدود لاہوری دروازہ اجمیری دروازہ ترکمان دروازہ

کہڑکیونکے نام

زینت المساجد کی کہڑکی نواب احمد بخش خانکی کہڑکی نواب غازی الدین خانکی کہڑکی
نصیر گنج کی کہڑکی نئی کہڑکی شاہ گنج کی کہڑکی اجمیری دروازہ کی کہڑکی مسدود
سید بہولی کی کہڑکی مسدود بلند باغ کی کہڑکی مسدود فراشخانہ کی کہڑکی
امیر خانکی کہڑکی خلیل خانکی کہڑکی بہادر علیخانکی کہڑکی نگمبود کی کہڑکی

اردو بازار اور چاندنی چوک

قلعہ کی لاہوری دروازہ کی آگی جانب کئی ہزار کر چوڑا اور ۱۰۲۰ ہزار گز لمبا بازار ہے

مرات آفتاب نما [1]

اگلی تاریخ کی کتابوں میں اس بازار کو لاہوری بازار کرکے لکھا ہے اس بازار کو سنہ ۱۰۶۰ ہجری
مطابق سنہ ۱۶۵۰ع کے جہان آرا بیگم بنت شاہجہان بادشاہ نے بنایا ہے قلعہ کے لاہوری دروازہ
سے چار سو اسی گز پر ایک چوک ہے اسی گز کا مربع اس چوک میں کوتوالی چبوترہ ہے اس
چوک سے چار سو گز آگے ایک اور چوک ہے ہشت پہل سو گز در سو گز اس چوک کو چاندنی چوک
کہتے ہیں اسکے گرد بہت خوبصورت دوکانیں بنی ہوئی ہیں اور شمال کی طرف
باغ ہے جسکو صاحب آباد یا بیگم کا باغ کہتے ہیں اسکے آگے چار سو ساٹھ گز لمبا اور
بازار ہے اور سارے اسمیں نہر بہتی ہے اس بازار کے سرے پر فتحپوری مسجد ہے

فیض بازار

قلعہ کے دلی دروازہ کے سامنے ایک بازار ہے ایک ہزار پچاس گز لمبا اور تیس گز چوڑا
اور اسکے دونو طرف پختہ دوکانیں بنی ہوئی ہیں اور بیچ میں بہت خوبصورت نہر بہتی تھی اس بازار کو
اکبرآبادی محل شاہجہانی بیوی نے سنہ ۱۰۶۰ ہجری مطابق سنہ ۱۶۵۰ع میں بنایا تھا اور اکبری مسجد بھی بازار مذکور
ہی میں ہے اس بازار کا نام تاریخ کی کتابوں میں اکبرآبادی بازار ہے یہ دونو بازار شاہجہانی شہر کے
ساتھ کے بنے ہوئے ہیں اور باقی اور بازار رفتہ رفتہ بنتے گئے ہیں

مرات آفتاب نما [2]

آراستگی بازار اور شہر

شاہجہانی وقت میں ان سب بازاروں میں بڑی بڑی روشیں بنی ہوئی تھیں جنکی سبب سے بازار صاف تھے
اور کیچڑ نہ ہونے پاتی تھی اب کہ عمارتوں کو بالکل انقلاب ہو گیا وہ روشیں کچھ تو بند ہو گئیں اور کچھ ٹوٹ گئیں
اس سبب سے بازار خراب ہو گئے تھے سنہ ۱۲۷۹ ہجری مطابق سنہ ۱۸۶۲ع میں ستر ہزار روپیہ صاحب کلکٹر اور مجسٹریٹ شاہجہان آباد نے

بازار

بازارونکی صفائی اور شہر کی راستی کی مرمت صرف کی اکثر جگہہ نہی بدرو مین ہوا مین
اور بعضی جگہہ پرانی بدرروونکو صاف کیا اور بڑے بازارومین دونوطرف دکانو
نیچی بخته بدررومین بنا کر شہر کی باہر پانی نکلوا دیا دوکانونکی آگی سنگ سرخ کی
خوبصورت چبوترے بنے اور بڑی بازارومین انکو دو طرفہ لالٹینونکی روشنی ہوتی
لگی اس سبب سے اس شہر کو اور بہی زیب و زینت اور رونق ہوگئی

فیض نہر

مرات افتاب نما

اول بانی نہر کا سلطان جلال الدین فیروز شاہ خلجی ہی اوسنی سنہ ہجری مطابق سنہ عیسوی کے
اس نہر کو سواد پرگنہ خضر آباد مین پانی کا ناتا اور بہیں کوس تک نہ سنیدون مین جہان
اوسکی شکار کاہ تہی لاکر چہوڑ دیا بہر کسی بادشاہ کو اوسکا خیال نرہا کہ وہ نہر بند ہوگئی تہی
سنہ ہجری ۹۶۹ مطابق سنہ ع کی جلال الدین اکبر بادشاہ کی عہد مین شہاب الدین احمد خان صوبہ دار
دہلی نی اس نہر کو پہر صاف کرایا اور اپنی جاگیر مین لایا اور نہر شہاب اسکا نام رکہا گیا
بعد یہہ نہر پہر بند ہوگئی تہی سنہ ہجری مطابق سنہ ع کی شہاب الدین محمد شاہجہان نی اس
نہر کی سفیدون تک صاف ہو سکا اور سفیدون سی قلعہ شاہجہان تک نئی کہدنیکا حکم دیا
چنانچہ یہہ نہر تیار ہوئی اور جب قلعہ بن چکا تو قلعہ اور شہر مین جاری ہوئی ایک مدت بعد
اس نہر کا پہر یہی حال ہوگیا تہا تخمینا سنہ ع مطابق سنہ ۱۲۳۶ ہجری کی سرکار انگریزی نی
پہر نہر کو جاری کیا اور اب تک بدستور جاری ہی اور مرمت اور شکست
درست ہوتی ہے اور مصفا رہتی ہے

فہرست تیسرے باب آثارالصنادید کی جسمین بادشاہون اور امیرونکی تصرف ہوئی بنائونکا ذکر ہے

نمبر	نام مکان	نام اصل بانی کا	نام بادشاہ جسکے عہد مین بنا	سال بنا ہجری	سال بنا عیسوی	کیفیت	نمبر صفحہ
۱	لوہے کی لاٹھ	راجہ بہبودیو عرف دہاوا	راجہ دہاوا	.	تخمیناً ۱۹۵ سال قبل حضرت مسیح	اس لاٹھ پر سنسکرت زبان مین فتحیابی کا فتحنامہ کندہ ہے اور رواج خطوط سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ حرف پانچوین صدی حضرت عیسے کی کندہ ہوئی ہین	۲
۲	لاٹھ اشوکا یا منارۂ زرین یا لاٹھ فیروز شاہ	راجہ اشوکا	راجہ اشوکا	.	۲۹۶ سال ق	پرانی خط مین بودہ کی مذہب کے احکام اور ناگری حرفون مین	۴
۳	لاٹھ اشوکا یا منارہ کوشک شکار	راجہ اشوکا	راجہ اشوکا	.	۲۹۶ سال ق	بسلدیو چوہان کا فتحنامہ کندہ ہے مگر مستتر فتحنامہ کندہ ہوا راے پتھورا کی وقت مین	۸
۴	انیک پور	انیکپال تونور	انیکپال تونور	سنہ ۵۷	سنہ ۶۷۶		۹
۵	انیکتال	انیکپال تونور	انیکپال تونور	سنہ ۵۷	سنہ ۶۷۶		۱۰
۶	سورج کنڈہ	سورج پال	انیکپال تونور	سنہ ۶۶	سنہ ۶۸۶		۱۱
۷	قلعہ راے پتھورا	پرتھی راج عرف راے پتھورا	راے پتھورا	سنہ ۵۳۸	سنہ ۱۱۴۳	۵۸۷ سنہ ہجری مطابق ۱۱۹۱ع کے قطب الدین ایبک نے بتخانہ توڑ کر مسجد بنائی اور بتخانہ پر اور لاٹھ پہلی درجہ پر فتحنامہ لگایا اور ۵۹۲ سنہ ہجری مطابق ۱۱۹۵ع کے سلطان معزالدین کی تاریخ محراب پر ہوا ۶۲۷ سنہ ہجری مطابق ۱۲۲۹ع سلطان شمس الدین التمش نے	۱۱
	مسجد قوۃ الاسلام	قطب الدین ایبک سپہ سالار	سلطان معزالدین				۱۲
	ایضا	تعمیر سلطان معزالدین	سلطان معزالدین				۱۳
	ایضا	تعمیر شمس الدین	سلطان شمس الدین				۱۴

نمبر	نام مکان	نام اصل بانی کا	نام بادشاہ جسکے عہد مین بنا	سال بنا ہجری	سال بنا عیسوی	کیفیت	نمبر صفحہ
	ایضا	تعمیر سلطان علاء الدین	سلطان علاء الدین			تین تین محرابین اور برجون مین اور لاٹھ پر پانچ درجہ اور بڑہائے	۲۰
۸	لاٹھ قطب صاحب	پرتہی راج عرف رای پتہورا	رای پتہورا			سنہ ۷۱۰ ہجری مطابق سنہ ۱۳۱۱ عیسوی کی سلطان علاء الدین	۱۵
	ایضا	قطب الدین ایبک نصب فتحی ...	سلطان معز الدین			نی اس مسجد کو بڑہانا چاہا اور دوسری لاٹھ	۱۷
	ایضا	تعمیر سلطان شمس الدین	سلطان شمس الدین			پہلی لاٹھ سی دوگنی بنانی چاہی کہ ناتمام رہگئی	۱۸
۹	دروازہ کلان متصل لاٹھ	سلطان علاء الدین	سلطان علاء الدین				۲۰
۱۰	ادہوری یعنی ناتمام لاٹھ	سلطان علاء الدین	سلطان علاء الدین				۲۲
۱۱	حوض شمسی	سلطان شمس الدین التمش	سلطان شمس الدین التمش	سنہ ۶۲۷	سنہ ۱۲۲۹	سنہ ۷۱۱ مطابق سنہ ۱۳۱۱ کی سلطان علاء الدین نی اس حوض کی بیچمین برجی بنائی	۲۳
۱۲	مقبرہ سلطان غاری	سلطان شمس الدین التمش	سلطان شمس الدین التمش	سنہ ۶۲۹	سنہ ۱۲۳۱	ناصر الدین محمود سلطان شمس الدین کی بیٹی کا مقبرہ ہے	۲۳
۱۳	مقبرہ سلطان شمس الدین	رضیہ سلطان بیگم	رضیہ سلطان بیگم	سنہ ۶۳۳	سنہ ۱۲۳۵		۲۴
۱۴	درگاہ شاہ ترکمان		معز الدین بہرام شاہ	سنہ ۶۳۸	سنہ ۱۲۴۰		۲۵
۱۵	مقبرہ رکن الدین فیروز شاہ	معز الدین بہرام شاہ	معز الدین بہرام شاہ	سنہ ۶۳۸	سنہ ۱۲۴۰		۲۵
۱۶	مقبرہ سلطان بیگم	معز الدین بہرام شاہ	معز الدین بہرام شاہ	سنہ ۶۳۸	سنہ ۱۲۴۰		۲۵
۱۷	مقبرہ معز الدین بہرام شاہ	علاء الدین مسعود شاہ	مسعود شاہ	سنہ ۶۳۹	سنہ ۱۲۴۱		۲۶
۱۸	مقبرہ سلطان غیاث الدین بلبن	غیاث الدین بلبن	غیاث الدین بلبن	سنہ ۶۸۶	سنہ ۱۲۸۴	خان شہید کی مرنیکی وقت اسکی قبر اور یہہ مقبرہ بادشاہ نی بنایا	۲۶

نمبر	نام مکان	نام اصل بانی کا	نام بادشاہ جسکے عہد مین بنا	سال بنا ہجری	سال بنا عیسوی	کیفیت	صفحہ نمبر
۱۹	حوض علائی یا حوض خاص	سلطان علاؤالدین	سلطان علاؤالدین	سنہ ۶۹۵	سنہ ۱۲۹۵	فیروز شاہ کی وقت مین حوض خاص اسکا نام ہوا	۲۷
۲۰	مقبرہ سلطان علاؤالدین	قطب الدین مبارک شاہ	قطب الدین مبارک شاہ	سنہ ۷۱۷	سنہ ۱۳۱۷		۲۷
۲۱	باولی درگاہ حضرت نظام الدین	حضرت نظام الدین	غیاث الدین تغلقشاہ	سنہ ۷۲۱	سنہ ۱۳۲۱	سنہ ۷۸۱ ہجری مطابق سنہ ۱۳۷۹ عیسوی کے محمد معروف نی اس باولی پر مکانات بنائے	۲۸
۲۲	مقبرہ غیاث الدین تغلقشاہ	محمد عادل تغلقشاہ	محمد عادل تغلقشاہ	سنہ ۷۲۵	سنہ ۱۳۲۴	محمد عادل تغلقشاہ کی بہی ہین قبر	۲۹
۲۳	درگاہ حضرت نظام الدین	.	محمد عادل تغلقشاہ	سنہ ۷۲۵	سنہ ۱۳۲۴	خلیل اللہ خان نے سنہ ۱۰۶۳ ہجری مطابق سنہ ۱۶۵۲ کے مزار پر بارہ دری بنا دی	۳۰
۲۴	ست پلہ	محمد عادل تغلقشاہ	محمد عادل تغلقشاہ	سنہ ۷۲۷	سنہ ۱۳۲۶		۳۱
۲۵	درگاہ شیخ صلاح الدین	.	فیروز شاہ	سنہ ۷۵۴	سنہ ۱۳۵۲		۳۲
۲۶	مسجد درگاہ حضرت نظام الدین	فیروز شاہ	فیروز شاہ	سنہ ۷۵۴	سنہ ۱۳۵۳		۳۳
۲۷	مسجد جامع فیروز شاہ	فیروز شاہ	فیروز شاہ	سنہ ۷۵۵	سنہ ۱۳۵۴	تیمور کا خطبہ اسی مسجد مین پڑہا گیا تہا	۳۴
۲۸	کوشک انور یا مہندیان	فیروز شاہ	فیروز شاہ	سنہ ۷۵۵	سنہ ۱۳۵۴		۳۴
۲۹	بولی بہشار کا محل	فیروز شاہ	فیروز شاہ	سنہ [illegible]	سنہ ۱۳[illegible]		۳۵
۳۰	کالی مسجد نو تعمیر نظام الدین	خان جہان	فیروز شاہ	سنہ ۷۷۲	سنہ ۱۳۷۰		۳۶
۳۱	درگاہ روشن چراغ دہلی	فیروز شاہ	فیروز شاہ	سنہ ۷۷۵	سنہ ۱۳۷۳		۳۶
۳۲	قدم شریف یا مقبرہ فتح خان	فیروز شاہ	فیروز شاہ	سنہ ۷۷۶	سنہ ۱۳۷۴		۳۷

نمبر	نام مکان	نام اصل بانی کا	نام بادشاہ جسکے عہد میں بنا	سن بنا ہجری	سن بنا عیسوی	کیفیت	نمبر صفحہ
۳۳	مسجد حوراسمہ قدم شریف	فیروز شاہ	فیروز شاہ	سنہ ۷۷۶	سنہ ۱۳۷۴		۳۸
۳۴	درگاہ حضرت سید محمود بہار	.	فیروز شاہ	سنہ ۷۷۸	سنہ ۱۳۷۶		۳۸
۳۵	کالی مسجد شہر	خان جہان	فیروز شاہ	سنہ ۷۸۹	سنہ ۱۳۸۷		۳۹
۳۶	مسجد بیگم پور	خان جہان	فیروز شاہ	سنہ ۷۸۹	سنہ ۱۳۸۷		۳۹
۳۷	مسجد کالو سرائے	خان جہان .	فیروز شاہ	سنہ ۷۸۹	سنہ ۱۳۸۷		۳۹
۳۸	مسجد کھڑکی	خان جہان	فیروز شاہ	سنہ ۷۸۹	سنہ ۱۳۸۷		۴۰
۳۹	مقبرہ فیروز شاہ	ناصر الدین محمد شاہ	محمد شاہ ناصر الدین	سنہ ۷۹۲	سنہ ۱۳۸۹		۴۰
۴۰	خضر کی گمٹی	ابو الفتح مبارک شاہ	مبارک شاہ	سنہ ۸۲۴	سنہ ۱۴۲۱	خضر خان کا یہہ مقبرہ ہے	۴۱
۴۱	مبارکپور کوٹلہ	محمد شاہ	محمد شاہ	سنہ ۸۳۷	سنہ ۱۴۳۳		۴۱
۴۲	مقبرہ محمد شاہ	علاء الدین عالمشاہ	علاء الدین عالمشاہ	سنہ ۸۴۹	سنہ ۱۴۴۵		۴۲
۴۳	مقبرہ سلطان بہلول	سلطان سکندر	سلطان سکندر	سنہ ۸۹۴	سنہ ۱۴۸۸		۴۲
۴۴	بیچ برجہ مرد لور	زہرد خان	سلطان سکندر	سنہ ۸۹۴	سنہ ۱۴۸۸		۴۳
۴۵	بستی باولی وزیر	بستی خواجہ سرا	سلطان سکندر	سنہ ۸۹۴	سنہ ۱۴۸۸		۴۳
۴۶	موٹھ کی مسجد	شہاب الدین	سلطان سکندر	سنہ ۸۹۴	سنہ ۱۴۸۸		۴۴

نمبر	نام مکان	نام اصل بانی کا	نام بادشاہ جس کے عہد میں بنا	سال بنا		کیفیت	نمبر صفحہ
				ہجری	عیسوی		
۴۷	مقبرہ لنگر خان		سلطان سکندر	سنہ ۹۰۰	سنہ ۱۴۹۴		۴۵
۴۸	تبر حسہ		سلطان سکندر	سنہ ۹۰۰	سنہ ۱۴۹۴		۴۵
۴۹	راجوں کی بائین	دولتخان	سلطان سکندر	سنہ ۹۲۲	سنہ ۱۵۰۶		۴۵
۵۰	مقبرہ سلطان سکندر	سلطان ابراہیم	سلطان ابراہیم	سنہ ۹۲۳	سنہ ۱۵۱۷		۴۶
۵۱	درگاہ یوسف قتال	شیخ علاؤالدین	بابر بادشاہ	سنہ ۹۳۳	سنہ ۱۵۲۶		۴۶
۵۲	درگاہ مولانا جمالی	جمالی	بابر بادشاہ	سنہ ۹۳۵	سنہ ۱۵۲۸		۴۷
۵۳	مسجد درگاہ جمالی	جمالی	بابر بادشاہ	سنہ ۹۳۵	سنہ ۱۵۲۸		۴۸
۵۴	نیلی چھتری	ہمایون بادشاہ	ہمایون بادشاہ	سنہ ۹۳۹	سنہ ۱۵۳۲		۴۸
۵۵	درگاہ امام ضامن	امام ضامن	ہمایون بادشاہ	سنہ ۹۴۴	سنہ ۱۵۳۷		۴۸
۵۶	درگاہ حضرت قطب صاحب	خلیل اللہ خان	شیر شاہ	سنہ ۹۴۸	سنہ ۱۵۴۱		۴۹
۵۷	مسجد قلعہ کہنہ	شیر شاہ	شیر شاہ	سنہ ۹۴۸	سنہ ۱۵۴۱		۵۰
۵۸	شیر منڈل	شیر شاہ	شیر شاہ	سنہ ۹۴۸	سنہ ۱۵۴۱		۵۱
۵۹	مسجد و مقبرہ خیر پور	خیر خان	شیر شاہ	سنہ ۹۵۰	سنہ ۱۵۴۳		۵۲
۶۰	کہاری باؤلی	عماد الملک خواجہ عبداللہ	اسلام شاہ	سنہ ۹۵۲	سنہ ۱۵۴۵		۵۲

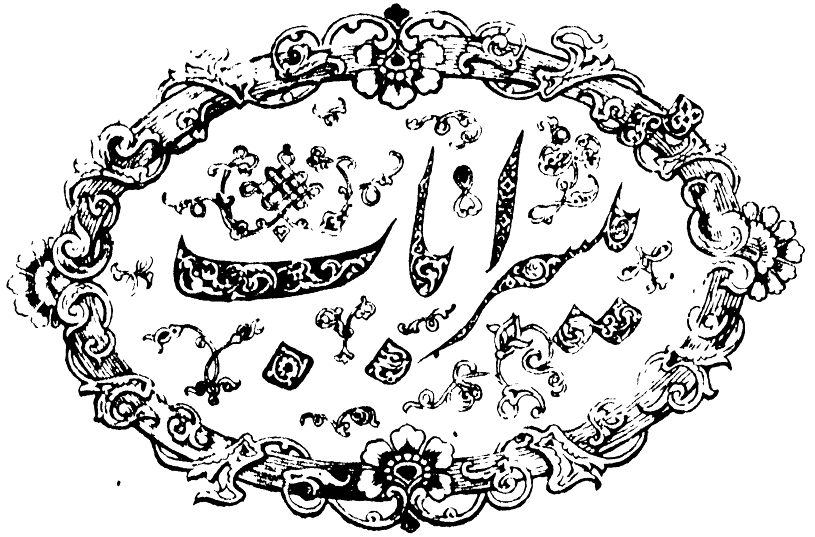
نمبر	نام مکان	نام اصل بانی کا	نام بادشاہ جسکے عہد میں بنا	سال بنا ہجری	سال بنا عیسوی	کیفیت	نمبر صفحہ
۶۱	مقبرہ عیسی خان	عیسی خان	اسلام شاہ	سنہ ۹۵۴	سنہ ۱۵۴۷		۵۳
۶۲	مسجد عیسی خان	عیسی خان	اسلام شاہ	سنہ ۹۵۴	سنہ ۱۵۴۷		۵۳
۶۳	مسجد درگاہ قطب صاحب	اسلام شاہ	اسلام شاہ	سنہ ۹۵۸	سنہ ۱۵۵۱	فرخ سیر نے اس مسجد کو بڑا کر کر بنایا	۵۳
۶۴	عرب سرا	حاجی بیگم	اکبر شاہ	سنہ ۹۶۶	سنہ ۱۵۶۰		۵۴
۶۵	خیر المنازل	ماہم بیگم	اکبر شاہ	سنہ ۹۶۹	سنہ ۱۵۶۱		۵۴
۶۶	بھول بھلیاں یا مقبرہ ادہم خان	اکبر بادشاہ	اکبر بادشاہ	سنہ ۹۶۹	سنہ ۱۵۶۱		۵۴
۶۷	مقبرہ ہمایون	حاجی بیگم	اکبر بادشاہ	سنہ ۹۷۳	سنہ ۱۵۶۵		۵۵
۶۸	نیلی چھتری مقبرہ نوبت خان	نواب نوبت خان	اکبر بادشاہ	سنہ ۹۷۳	سنہ ۱۵۶۵		۵۶
۶۹	مقبرہ اتکہ خان	کوکلتاش خان	اکبر بادشاہ	سنہ ۹۷۴	سنہ ۱۵۶۶		۵۷
۷۰	درگاہ حضرت خواجہ باقی باللہ	-	اکبر بادشاہ	سنہ ۱۰۱۲	سنہ ۱۶۰۳		۵۷
۷۱	درگاہ حضرت امیر خسرو	عماد الدین حسن	نور الدین جہانگیر	سنہ ۱۰۱۴	سنہ ۱۶۰۵		۵۸
۷۲	چلیخانہ یا سرائے فرید خان	فرید خان	جہانگیر	سنہ ۱۰۱۷	سنہ ۱۶۰۸		۵۸
۷۳	بارہ پلہ	آغا مان	جہانگیر	سنہ ۱۰۲۱	سنہ ۱۶۱۲		۵۹
۷۴	سندری	آغا مان	جہانگیر	سنہ ۱۰۲۱	سنہ ۱۶۱۲		۵۹

نمبر	نام مکان	نام اصل بانی کا	نام بادشاہ جسکے عہد میں بنا	سال بنا ہجریہ	سال بنا عیسویہ	کیفیت	صفحہ نمبر
۷۵	کوس مینار	جہانگیر	جہانگیر	سنہ ۱۰۲۸	سنہ ۱۶۱۸		۶۰
۷۶	پل سلیم گڈہ	جہانگیر	جہانگیر	سنہ ۱۰۳۱	سنہ ۱۶۲۱		۶۰
۷۷	مقبرہ شیخ فرید	شیخ فرید	جہانگیر	سنہ ۱۰۳۲	سنہ ۱۶۲۳		۶۱
۷۸	نیلہ برج یا مقبرہ فہیم	عبدالرحیم خانخانان	جہانگیر	سنہ ۱۰۳۴	سنہ ۱۶۲۴		۶۱
۷۹	چونسٹھ کھمبہ یا مقبرہ کوکلتاش خان	میرزا عزیز کوکاتاش خان	جہانگیر	سنہ ۱۰۳۴	سنہ ۱۶۲۴		۶۲
۸۰	مقبرہ خانخانان	عبدالرحیم خانخانان	جہانگیر	سنہ ۱۰۳۶	سنہ ۱۶۲۶		۶۲
۸۱	مقبرہ سید عابد	خاندوران خان	شاہجہان	سنہ ۱۰۳۶	سنہ ۱۶۲۶		۶۳
۸۲	خاص محل	خاص محل	شاہجہان	سنہ ۱۰۴۲	سنہ ۱۶۳۲		۶۳
۸۳	مقبرہ شیخ عبدالحق	شیخ الاسلام	شاہجہان	سنہ ۱۰۵۲	سنہ ۱۶۴۲		۶۳
۸۴	جامع مسجد	شاہجہان	شاہجہان	سنہ ۱۰۶۰	سنہ ۱۶۵۰		۶۴
۸۵	دار الشفا و دار البقا	شاہجہان	شاہجہان	سنہ ۱۰۶۰	سنہ ۱۶۵۰		۶۵
۸۶	باغ بیگم	جہان آرا بیگم	شاہجہان	سنہ ۱۰۶۰	سنہ ۱۶۵۰		۶۹
۸۷	مسجد فتحپوری	فتحپوری بیگم	شاہجہان	سنہ ۱۰۶۰	سنہ ۱۶۵۰		۷۰
۸۸	مسجد اکبرآبادی	اکبرآبادی بیگم	شاہجہان	سنہ ۱۰۶۰	سنہ ۱۶۵۰		۷۰

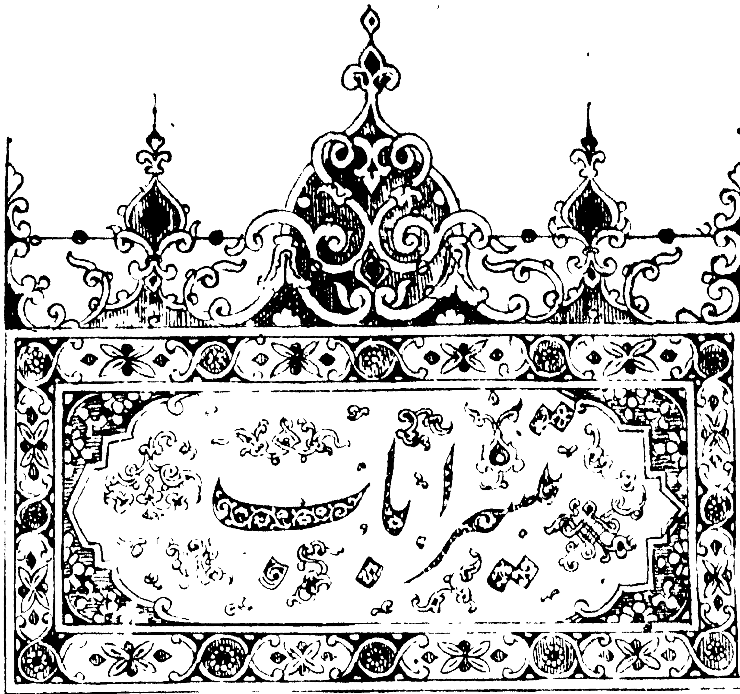
نمبر	نام مکان	نام آس بانی کا	نام بادشاہ جس کے عہد میں بنا	سال بنا		کیفیت	نمبر صفحہ
				ہجری	عیسوی		
۸۹	مسجد سرہندی	سرہندی بیگم	شاہجہان	سنہ ۱۰۶۰	سنہ ۱۶۵۰		۷۱
۹۰	باغ شالامار	شاہجہان	شاہجہان	سنہ ۱۰۶۴	سنہ ۱۶۵۳		۷۱
۹۱	باغ روشن آرا	روشن آرا بیگم	شاہجہان	سنہ ۱۰۶۴	سنہ ۱۶۵۳		۷۲
۹۲	باغ سرہندی	سرہندی بیگم	شاہجہان	سنہ ۱۰۶۴	سنہ ۱۶۵۳		۷۲
۹۳	موتی مسجد	عالمگیر	عالمگیر	سنہ ۱۰۷۰	سنہ ۱۶۵۹		۷۳
۹۴	مسجد جہان آرا	جہان آرا بیگم	عالمگیر	سنہ ۱۰۹۲	سنہ ۱۶۸۱		۷۳
۹۵	مقبرہ سر نالہ	•	عالمگیر	سنہ ۱۱۰۰	سنہ ۱۶۸۹		۷۴
۹۶	درگاہ حضرت سید حسن رسول نما	•	عالمگیر	سنہ ۱۱۰۳	سنہ ۱۶۹۱		۷۴
۹۷	مدرسہ	غازی الدینخاں	عالمگیر	سنہ ۱۱۱۲	سنہ ۱۷۰۰		۷۵
۹۸	مسجد اورنگ آبادی	اورنگ آبادی بیگم	عالمگیر	سنہ ۱۱۱۴	سنہ ۱۷۰۳		۷۷
۹۹	مقبرہ زیب النسا بیگم	عالمگیر	عالمگیر	سنہ ۱۱۱۴	سنہ ۱۷۰۳		۷۷
۱۰۰	موتی مسجد واقع قطب صاحب	بہادر شاہ	بہادر شاہ	سنہ ۱۱۲۱	سنہ ۱۷۰۹		۷۷
۱۰۲	زینت المساجد	زینت النسا بیگم	بہادر شاہ	سنہ ۱۱۲۲	سنہ ۱۷۱۰		۷۸
۱۰۲	مقبرہ غازی الدینخاں	غازی الدینخاں	بہادر شاہ شاہ عالم	سنہ ۱۱۲۲	سنہ ۱۷۱۰		۷۸

نمبر	نام مکان	نام اصل بانی کا	نام بادشاہ جسکے عہد مین بنا	سال بنا		کیفیت	نمبر صفحہ
				ہجری	عیسوی		
۱۰۳	مجمع شاہ عالم بہادر شاہ	جہاندار شاہ	جہاندار شاہ	سنہ ۱۱۲۴	سنہ ۱۷۱۲	شاہ عالم اور اکبر شاہ کی بنی ہین قبرین	۷۹
۱۰۴	برج مقبرہ یونان	.	رفیع الدرجات	سنہ ۱۱۳۱	سنہ ۱۷۱۸	.	۸۰
۱۰۵	سنہری مسجد کوتوالی	روشن الدولہ	محمد شاہ	سنہ ۱۱۳۴	سنہ ۱۷۲۱		۸۰
۱۰۶	مسجد دریبہ	شرف الدولہ	محمد شاہ	سنہ ۱۱۳۵	سنہ ۱۷۲۲		۸۱
۱۰۷	جنتر منتر	راجہ سوائی جیسنگہ	محمد شاہ	سنہ ۱۱۳۷	سنہ ۱۷۲۴	اس رصد خانہ مین انگریزی شریک ہین	۸۱
۱۰۸	شاہ مردان	نواب قدسیہ	محمد شاہ	سنہ ۱۱۳۷	سنہ ۱۷۲۴		۸۷
۱۰۹	فخر المساجد	فخر النسا خانم	محمد شاہ	سنہ ۱۱۴۱	سنہ ۱۷۲۸		۸۸
۱۱۰	باغ محلدار خان	ناظر محلدار خان	محمد شاہ	سنہ ۱۱۴۱	سنہ ۱۷۲۹		۸۹
۱۱۱	گہاٹ نگمبود	.	محمد شاہ	سنہ ۱۱[illegible]	سنہ ۱۷۳۷		۸۹
۱۱۲	مسجد روشن الدولہ	روشن الدولہ	محمد شاہ	سنہ ۱۱۵۵	سنہ ۱۷۴۲		۹۰
۱۱۳	باغ ناظر	ناظر روز افزون	محمد شاہ	سنہ ۱۱۶۱	سنہ ۱۷۴۸		۹۱
۱۱۴	مجمع محمد شاہ	محمد شاہ	محمد شاہ	سنہ ۱۱۶۱	سنہ ۱۷۴۸	.	۹۱
۱۱۵	قدسیہ باغ	نواب قدسیہ	احمد شاہ	سنہ ۱۱۶۲	سنہ ۱۷۴۸		۹۲
۱۱۶	چوبی مسجد	احمد شاہ	احمد شاہ	سنہ ۱۱۶۴	سنہ ۱۷۵۰		۹۲
۱۱۷	سنہری مسجد	جاوید خواجہ سرا	احمد شاہ	سنہ ۱۱۶۵	سنہ ۱۷۵۱		۹۲
۱۱۸	مقبرہ منصور	شجاع الدولہ	عالمگیر ثانی	سنہ ۱۱۶۷	سنہ ۱۷۵۳		۹۳

نمبر	نام مکان	نام اصل بانی کا	نام بادشاہ جسکے عہد میں بنا	سال بنا		کیفیت	نمبر صفحہ
				ہجری	عیسوی		
۱۱۹	کالکا	۔	شاہ عالم	سنہ ۱۱۷۸	سنہ ۱۷۶۴		۹۴
۱۲۰	لال بنگلہ	شاہ عالم	شاہ عالم	سنہ ۱۱۹۳	سنہ ۱۷۷۹		۹۶
۱۲۱	مقبرہ نجف خان	۔	شاہ عالم	سنہ ۱۱۹۴	سنہ ۱۷۸۰		۹۷
۱۲۲	جینیو گرجا کا مندر	سر سکندرا سے موہن لال	شاہ عالم	سنہ ۱۲۱۵	سنہ ۱۸۰۰		۹۷
۱۲۳	گرجا گھر	کرنیل اسکنر	شاہ جارج چہارم	سنہ ۱۲۴۲	سنہ ۱۸۲۶		۹۸
۱۲۴	جوک بابا	رائے بسنت لال	شاہ جارج چہارم	سنہ ۱۲۴۳	سنہ ۱۸۲۷		۹۸
۱۲۵	جینیو گھر کا مندر	پنجابتی	شاہ جارج چہارم	سنہ ۱۲۴۴	سنہ ۱۸۲۸		۹۹
۱۲۶	کوٹھی جہان نما	مسٹکف صاحب بہادر	شاہ جارج چہارم	سنہ ۱۲۴۴	سنہ ۱۸۲۸		۱۰۰
۱۲۷	مقبرہ ہیرا ساگر	ممتاز محل	ولیم چہارم	سنہ ۱۲۴۸	سنہ ۱۸۳۲		۱۰۰
۱۲۸	ظفر محل	بہادر شاہ	ملکہ وکٹوریہ	سنہ ۱۲۵۸	سنہ ۱۸۴۲		۱۰۱
۱۲۹	ہیرا محل	بہادر شاہ	ملکہ وکٹوریہ	سنہ ۱۲۵۸	سنہ ۱۸۴۲		۱۰۱
۱۳۰	کوٹھی دلکشا	مسٹکف صاحب بہادر	ملکہ وکٹوریہ	سنہ ۱۲۶۰	سنہ ۱۸۴۴		۱۰۲
۱۳۱	باولی قطب صاحب	حافظ داؤد	ملکہ وکٹوریہ	سنہ ۱۲۶۰	سنہ ۱۸۴۴		۱۰۲
۱۳۲	آہنی پل ہنڈن	گورنمنٹ انگریزی	ملکہ وکٹوریہ	سنہ ۱۲۶۳	سنہ ۱۸۴۶		۱۰۲
۱۳۳	لال ڈگی	گورنمنٹ انگریزی	ملکہ وکٹوریہ	سنہ ۱۲۶۳	سنہ ۱۸۴۶		۱۰۲
۱۳۴	پل جدید نگمبود	گورنمنٹ انگریزی	ملکہ وکٹوریہ	سنہ ۱۲۶۸	سنہ ۱۸۵۲		۱۰۳



مطبوعه مطبع احمدی واقع دہلی باہتمام شیخ ظہیر علی
سنہ ۱۲۷۰ ہجری و سنہ ۱۸۵۳ عیسوی



بادشاہون اور امیرونکی متفرق بنائی ہوئی عمارتون کے بیان مین

نمبر لوہی کی لاٹھہ

یہہ لاٹھہ راجہ دہاوا یا بیدہاوی کی قطب صاحب کی مینار کی پاس ہی اور سر سے
پاون تک لوہی کی ڈہلی ہوئی ہی اسکے سری پر لوہی کی ٹکڑونمین ڈہالی وقت
منبت کاری اور مرغولین بہت خوبصورت بنائی ہین بلندی اس لاٹھہ کی
زمین پرسی بائیس فٹ چھہ انچھہ اور محیط نشائی ڈہرکا پانچ فٹ تین انچھہ ہی ایک
کہانی مشہور ہے کہ رای پتہورا کیوقت مین پنڈتون نی اس لاٹھہ کو راجہ باسکت کے
سر پر گاڑا تہا اس غرض سی کہ رای پتہورا کی خاندانکی عملداری کبہی نہ ٹلی مگر یہہ بات
بالکل غلط ہی اس لاٹھہ پر سنسکرت زبان اور ناگری حرفونمین تین اشلوک کندہ ہین

جہان

جنکا[ا] خلاصہ مضمون یہہ ہی کہ والی سندہ نی فوج بہیج کی تہی راجہ دہاوا سے
لڑنیکو بعد لڑائی کی راجہ دہاوانی فتح پائی اور یہہ لاٹہہ بطور یادداشت اپنی
فتح کی بنائی مگر قبل ازین لاٹہہ کی مرکیا جمس پرنسپ صاحب لکہتی ہین[ب] کہ اس راجہ کا
اور کچہہ حال نہین معلوم ہوا بجز اسکے کہ ہستناپور کی راجاؤنمین کا راجہ ہے اور
اس قسم کی ناگری حرف تیسری یا چوتہی صدی بعد حضرت عیسی مین جاری رہے
تہی اس سبب سے خیال کیا ہی کہ یہہ لاٹہہ پانچوین صدی سی بہت پہلے بنگئی
آٹہوین صدی مین بعد حضرت عیسی کی بنی ہم اسباب کی بانی سی انکار کرتے[ج]
ہین اسکا سبب یہہ ہے کہ راجاؤنکی تاریخ سنہ عیسوی مسلمانون کی عملداری سے
ہونی تک بصحت تمام ملتی ہی جسمین کچہہ شک نہین اور تاریخون مین[د] اس راجہ کا ذکر
نہین علاوہ اسکے اس لاٹہہ پر سنہ کندہ نہونی سی یقین پڑتا ہی کہ بکرماجیت
سی پہلی کی ہی کیونکہ بکرماجیت کی ہی سنہ لکہنی کا اور کوئی نہ کوئی سنہ مقرر
کرنیکا بالکل رواج ہوگیا تہا اسکے سوا اوس زمانہ مین ہستناپور کے راجاؤنکا
راج بالکل جاتا رہا تہا ان دلیلون سے ہماری نزدیک یہہ لاٹہہ راجہ سمدہانی
عرف راجہ دہاوا کی بنائی ہوئی ہی جو جدہشٹر کی اولاد مین سے انیسوان
راجہ ہی اگرچہ یہہ راجہ اندرپت مین بستی تہی الاقدیم تختگاہ اونکا ہستناپور تہا
اسی سبب سے ہستناپور کے راجہ کہلاتی تہی مذہب اس راجہ کا بشنو تہا
لاٹہہ کے کتبہ سی یہی مذہب معلوم ہوتا ہے[ہ] مروج تاریخکی کتابون سی ظاہر ہے

[ا] دیکہو جلد ا
[ب] ارکیولوجیکل سوسیٹی بنگال کتاب نمبر ۳ صفحہ ۲۹۴ و کتاب نمبر صفحہ ۶۳۹
[ج] رائل ایشیاٹک سوسیٹی کتاب نمبر ۶ صفحہ ۴۶
[د] دیکہو آئین اکبری
[ہ] بہاگوت و خلاصۃ التواریخ و راجاولی و سلسلۃ الملوک

کہ راجہ سید ھادی ایکہزار نوسو پانچ برس قبل حضرت مسیح مسندنشین ہوا
انگریزی مورخون نے جو صحیح حساب راجہ جدہشٹر کی مسندنشینی کا نکالا ہے
اوس حساب سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ راجہ آٹہہ سو چہانوین سال قبل حضرت مسیح
مسندنشین ہوا تہا اور اسی سبب سے ہماری راے مین یہہ لاٹہہ نوین صدی مین قبل
حضرت مسیح کے بنی الا ناتمام پڑی رہی ایک مدت بعد کسی راجہ نے راجہ دہاوا
فتحنامہ جس مین سمد سے اوس راجہ نے اسکو بنایا تہا کہدوا کر لاٹہہ کو نصب کر دیا کچہہ
عجب نہین کہ یہہ بات تیسری یا چوتہی صدی بعد حضرت عیسی کی ہوئی ہو جبکہ
راے پتہورا نے اس لاٹہہ کے قریب قلعہ اور بتخانہ بنایا تب یہہ لاٹہہ بتخانہ کے
صحن مین آگئی اور جب وہ بتخانہ توڑ کر قطب الدین ایبک نے مسجد بنائی تب یہہ لاٹہہ
مسجد کی صحن مین آگئی چنانچہ ایک مسجد کی صحن مین موجود ہے بہرحال یہہ لاٹہہ
ایک عجب چیز ہے اب تک اسمین کچہہ نقص نہین آیا شاید گولہ کی صدمہ سے
ایک مقام پر تہوڑا سا بال آگیا ہے جوان آدمی اس لاٹہہ کو کولہین پکڑتے ہین
اور یہہ کہیل کہیلتے ہین کہ جسکی کولہین یہہ لاٹہہ آجاوے وہ حلال کا اور جسکی کولہین
نہ آوے وہ حرام کا ہے

نمبر ۲ لاٹہہ اشوکا یا منارہ زرین یا لاٹہہ فیروز شاہ

یہہ لاٹہہ پتہر کی ہے اور لوگ گورنڈ کا پتہر بتاتے ہین اور بہت صاف بنائی ہے اسکے
ساتہہ کی پانچ لاٹہین تہین ایک رادہیا مین دوسری مہیا مین تیسری الہ اباد مین

چوتہی

چوتھی میرٹھ کی نواح مین پانچوین موضع ٹوپرہ مین ان پانچون لاٹھون کو راجہ اشوک عرف

پیاسی نی بنایا تھا چنانچہ اس لاٹھہ پر دو کتبہ کھودی ہوئی ہین پہلا کتبہ اسی راجہ کے — دیکھو کتبہ نمبر ۱

نام کا ہی اس کتبہ کی زبان پالی اور سنسکرت مشترک ہے اور حروف بھی بہت پرانے

لاٹھہ خط کے ہین جو دیوناگری حرفون سی پہلی تھا اور اوس مین بدھ کی مذہب کے

تعلیم اور جاندار کو دکھہ نہ دینے اور مجرم پر سزائے قصاص اور سیاست

نہ دینی جاری نکرنی کی احکام لکھی ہین لیکن یہہ کتبہ کسی پہلی زمانہ مین پڑھا نہین گیا — ہفت اقلیم

اور فیروز شاہ نی بھی بہت پنڈت جمع کیے الا اون سی بھی پڑھا نہین گیا — تاریخ فیروز شاہی شمس سراج عفیف

مگر جمس پرنسپ صاحب نے اس کتبہ کو پڑھا وہ کہتی ہین کہ راجہ اشوک کا پوتا تھا چندر گپتہ کا — آرکیولوجیکل سوسیٹی بنگال کتاب

جو صوبہ دار اوجین کا تین سو پچیس سال قبل حضرت مسیح کی مسند نشین ہوا اوسکے — نمبر ۶ صفحہ ۶۶ لغایت ۶۰۶

جلوس مطابق دو سو اٹھانوین سال قبل حضرت مسیح یہہ لاٹھہ بنائی فارسی تاریخون سے — وصفحہ ۹۱، و رویل ایشیاٹک سوسیٹی کتاب ۶ صفحہ ۲۶۹

معلوم ہوتا ہی کہ یہہ راجہ دراصل کشمیر کا راجہ تھا اور تمام ہندوستان مین — آئین اکبری و تاریخ کشمیر

معہ قنوج اوسکا عمل تھا اوسکے وقت مین مذہب کی بابت گفتگو ہوئی بلکہ اوسی

سبب سے تمام رعایا ناراض ہو گئی اور اوسکو لاچار ریاست چھوڑنی

پڑی ان لاٹھون پر مذہب کی گفتگو کندہ ہونی سی یقین پڑتا ہی کہ یہی راجہ اشوک ہے

جسکی دار السلطنت کشمیر تھی اپنی فارسی تاریخون سی یہہ بھی معلوم ہوتا ہے

کہ راجہ اشوک کا تخمینا ایک ہزار تین سو تہتر سال قبل حضرت مسیح مسند نشین ہوا تھا

مگر ہم پہلی مدت کو صحیح جانتی ہین دوسرا کتبہ اس لاٹھہ پر بیسلدیو چوہان کی — دیکھو کتبہ نمبر ۲

نام کا ہی بیسلدیو سانبہر کا راجہ تہا جہان سی چوہانونکا نکاس ہے۔ اوسنی
فوج کشی کرکر تنورون پر جو دلی کی راجہ تہی فتح پائی رای تہورانی اپنی زمانہ یا بت
یعنی سمت ۱۲۲۰ مطابق سنہ ۱۱۶۳ع کی اس لاٹہہ پر اپنی پرکہا کا فتح نامہ لکہوادیا اس
کتبہ کی ناگری حرف اور سنسکرت زبان ہے۔ اسکے اشلوک بخوبی پڑہی جاتی
ہین اس کتبہ مین بیسلدیو کی تعریف اور اوسکی خوبیونکا بیان اور یہہ بات کہ
اوسنی فتح کرکر ہندوستان مین دہرم قایم کردیا لکہا ہوا ہے جس زمانہ مین کہ
فیروزشاہ بعد بنانی کوتلہ کی تہتہ کیطرف گیا اور پہر وہان سے پہرکر دلی مین آیا
یعنی قریب سنہ ۷۶۹ ہجری مطابق سنہ ۱۳۶۸ع کے۔ تو اوس زمانہ مین یہہ لاٹہہ موضع توبرہ
پرگنہ سالورہ ضلع خضرآباد مین نصب تہی جو دلی سی پہار کیطرف نوی کوس کے
فاصلہ پر ہے اور اوس زمانہ مین مشہور تہا کہ بہیم کی گوین چرانیکی یہہ لاٹہی ہے۔
فیروزشاہ نی ارادہ کیا کہ اسکو یہان سی اوکہار کر دلی مین لیجایا جاے
کہ مدت تک یادگار رہی کی اس خیال سی گرد نواح کی قصبات اور دیہات سے
بہت سی آدمی جمع کئی اور روئی کی بوری بہروا کر اس لاٹہہ کی گرد چن دین
اور اوسکی جڑ کو کہودنا شروع کیا جب کہ جڑ تک کہد چکی تو تہری ہوکر اون
روئی کی بورون پر تہم گئی پہر ایک ایک بورہ روئی کا سہج سہج نکالتی گئی اور
لاٹہہ کو نیچی لیتی گئی اسکی جڑ مین ایک بہت بڑا مربع تہر تہا جسمین یہہ لاٹہہ گہڑی
کی تہی اوس تہر کو بہی نکالا اور جب یہہ لاٹہہ زمین پر لیٹ گئی تو اسکے گرد

تاریخ فیروزشاہی شمس سراج عفیف

ان

بانس باندہی اور کچّی چمڑہ سی ساری لاٹھہ کو منڈہ دیا کہ کسیطرحکا صدمہ نہ پونہچی اور
اوسکے لادنیکو ایک چہکڑہ بیالیس پہیہ کا بنایا اور بہت سے آدمیون نے
ملکر رسیان باندہ کر اس لاٹھہ کو اوٹھایا اور چہکڑہ پر رکہا اور اوسکے ہر ایک پہیہ مین
بہت مضبوط رسیان باندہین اون رسیون کو دو دو سو آدمی ملکر کہینچتی تہی جب
چہکڑا چلتا تہا اسطرح بہزار مشقت لاٹھہ کو دریا کی کنارہ پر لائی جو موضع توپرہ کی
نیچی بہتا تہا اور بہت بڑی بڑی کشتیان باندہ کر اس لاٹھہ کو کشتیون پر رکہا
اور دریا دریا شہر فیروزآباد مین لائی اور کوٹلہ فیروز شاہ مین مسجد کے پاس
اس لاٹھہ کی کہڑا کرنیکو تہ منزلا مکان بنانا شروع کیا جب ایک درجہ تیار
ہوجاتا تب لاٹھہ کو اوٹھاکر اوسپر رکہتی اور پہر دوسرا درجہ بنانا شروع کرتے
جب وہ بہی تیار ہوجاتا تو اس لاٹھہ کو اوٹھاکر اوس درجہ پر رکہتی اسیطرح تین
درجے بنگئے جب لاٹھہ کو کہڑا کرنا چاہا تو بہت موٹی موٹی رسی بناکر ایک سرا
اونکا لاٹھہ مین باندہا اور زمین مین بہت مضبوط مضبوط میخ لگاکر دوسرا سرا
رسونکا انمین باندہا اور بہت آدمی ملکر اون چرخیونکو پہیرتی تہی اور بہت زور
کرتی تہی جب آدہ گز لاٹھہ اونچی اوٹھتی تہی اوسوقت اوسکے نیچی بڑی بڑے
لکڑ اور روئی کی گودڑ رکہہ دیتی تہی تاکہ کسیطرحکا صدمہ مکان کو یا لاٹھہ کو نہو
اسیطرح بہت دنونمین یہہ لاٹہہ سیدہی کہڑی ہوئی اور اوسکے نیچی
وہی مربع پتہر بدستور رکہدیا اور پہر چونہ اور پتہر سی بہرواکر مضبوط کر دیا اور

اوسکے سر پر سنگ مرمر اور سنگ موسی کی بہت خوبصورت برجی بنائی
تانبی کا کلس سنہری ملمع دار بہت خوبصورت اوسپر لگایا اور اسی سبب سے
منارہ زرین اسکا نام رکھا مگر افسوس کہ نہ اب وہ برجی رہی اور نہ وہ کلس ہے
بلکہ لاٹھہ کی سر کا کونہ بھی جھڑ گیا بعضی کہتی ہین کہ بجلی کی صدمہ سے گرا
اور بعضے کہتی ہین کہ گولہ کی صدمہ سے تو تا طول اس لاٹھہ کا ۳۲ بتیس گز کا
آٹھہ گز اوسمین سی عمارت مین گڑی ہوئی ہے اور ۲۴ چوبیس گز بلند عمارت کے
اوپر نکلی ہوئی ہے

لمبر ۲ لاٹھہ دوم اشوکا یا منارہ کوشک شکار

تاریخ فیروز شاہی شمس سراج عفیف

یہہ دوسری لاٹھہ بہی راجہ اشوکا کی جو میان دواب مین میرٹھہ کے پاس تہی اور اسی زمانہ مین
جبکہ فیروز شاہ نی منارہ زرین اپنی کوشک مین لگایا یہہ دوسری لاٹھہ کوشک
جہان نما یا کوشک شکار مین لاکر لگائی اگرچہ یہہ لاٹھہ پہلی لاٹھہ سی چھوٹی ہی تو بہی
اس لاٹھہ کی لانی مین بہی وہی دقتین اور مشکلین اوٹھانی پڑین جو پہلی لاٹھہ مین اوٹھانی پڑی تہین
جبکہ یہہ لاٹھہ اس کوشک پر کہری ہو چکی تو بادشاہ نی جشن کیا اور سارے شہر کی
خلقت کو تماشا دیکھنی کا حکم دیا اور ہر جگہہ شربت کی سبیل مخلوقات کے پینی کو
رکھوا دی تہی بہت مدت ہوئی کہ ایک میگزین اورنی کی سبب جو اسکی قریب تہا
یہہ لاٹھہ ٹوٹ گئی اور اوسکے پانچ ٹکڑی ٹوٹی ہوئی اب بہی ولیم فریزر صاحب کے
کوٹھی کی قریب پڑے ہین اگر ان پانچون ٹکڑونکو ملاوین تو پونی تینتیس فٹ لمبے

موتی سی قطر سب سی موٹی ٹکڑیکا تین فٹ دو انچہ اور سب سی پتلی ٹکڑیکا ڈہائی فٹ ہے اور وزن تمام ٹکڑونکا تین سو ہتر من اور کتبہ کی حرف بالکل ناقص ہو گئی ہین اور آگے بگڑین اور کہر جانیکی سبب دیکہنی کی قابل ہی نہین ہی

لمبر۴ انکپور

قلعہ تغلق آباد سی تین میل پر راجہ بلم گدہ کی عملداری مین یہہ گانو ہی جسکہ سمت ۳۳ بکرماجیت مطابق سنہ ع اور سنہ ہجری راجہ انیکپال تونور دلی کا راجہ ہوا اوسنے سیر و شکار کی واسطی پہاڑون کی بیچمین ایک بہت تحفہ بند بنا کر پانی کو روکا ہے اس بند کی دو طرف تو پہاڑ ہین اور بیچمین چہوٹی سی گہاٹی تہی اوس گہاٹی کو بند سی بند کر دیا ہی ایسا خوبصورت بند اور کہین نہین ہی اور اب تک باوجود گذرنی اسقدر زمانہ کی قایم ہی بیچ اس بند کا دو سو پندرہ فٹ اور دو نو بازو ہشت سو تیس فٹ لمبی ہین جسکا کل طول ایکسو نواسی فٹ ہوا اور شمالی اور جنوبی ضلع پچاس پچاس فٹ کی ہین اور اونچاو بند کا زمین کی برابر سی ڈیڑہ سو فٹ کا ہے اس بند کی دیوار مین سیڑہیان بنائی ہین چنانچہ اب بہی ستر سیڑہیان زمین سے اوپر موجود ہین اور پرانی زمیندار بیان کرتی ہین کہ ہماری ہوش مین قد آدم سے سوا اور نیچا تہا اور کئی سیڑہیان اور نکلی ہوئی تہین اب مٹی سی دب گئی ہین اور موری اس بند کی اتنی بڑی ہے کہ کہرا آدمی اوسمین سی چلا جاتا ہے اگرچہ اس بند مین اب پانی نہین ٹہرتا مگر اوسکے جڑ مین سی ناربہ بہنہ پانی رستا ہی اوسی زمانہ مین راجہ

انگپال نی اس کے پاس پہاڑ کی چوٹی پر ایک قلعہ بنانا شروع کیا تھا مشہور ہے
کہ اِس قلعہ کی چار دیواری کی سوا اور کچھہ نہین بنا پایا اب وہ چار دیواری بھی
قایم نہین رہی ہے کہین کہین سی دیوار کا ٹوٹا ہوا نشان معلوم ہوتا ہے کنور ہوپال
جو انگپال کا بارہوان بیٹا تھا یہان آباد ہوا چنانچہ ابتک اس کا نوئمین اوسکی اولاد چوتہی بہات
بستے ہیں اور یہی لوگ وہاں کی زمیندار ہین لیکن ہوپال کی بعد چوتہی پشت مین
سمی سا کرانی گوجر کی گہر مین ڈال لی تہی اور اوس سی اولاد ہوئی اسواسطے
یہہ لوگ تنورون مین سی خارج ہوکر گوجرون مین مل گئی اب یہان کی زمیندار گوجر کہلاتے
ہین متصل اس قلعہ کی ایک پہاڑ ہی اوسمین بلور کی کان ہی اور بہت تحفہ بلور
نکلتا ہی کسی سبب سے راجہ نی اس کان کو بند کر دیا ہے؛

لمبر ۵ انیک تال

اسی راجہ نی اپنی زمانہ حکومت مین یعنی یکمنا سمت ۱۰۳۳ بکرماجیت مطابق ۹۷۶ سنہ عیسوی
موافق ۳۶۵ سنہ ہجری کی قریب موضع مہرولی کی ایک تالاب بنایا تہا اگرچہ
وہ تالاب بالکل منہدم ہو گیا ہی الا قطب صاحب کی لاٹہہ کی قریب جانب
شمال اب تک ایک عمیق گڑہا موجود ہی اور انیک تال کی نام سی مشہور ہی ا
معلوم ہوتا ہے کہ ۷۱۱ سنہ ہجری مطابق ۱۳۱۱ع تک یہہ تالاب قایم تہا کیونکہ جب
سلطان علاؤالدین نی مینار کی پاس دوسرا مینار اور مسجد بنانی شروع کی
تہی تب اس تالاب مین سے اپنی مسجد مین پانی لایا تہا چنانچہ ابتک پانی آنے
رہا

۱۱

کی برہ کا نشان موجود ہے ۱

نمبر ۶ سورج کنڈہ

یہہ ایک تالاب ہے پختہ مدور اور نہایت خوبصورت اور بہت عمیق سے متصل
موضع ایکپور سرحد موضع لکڑپور عملداری سرکار انگریزی مین غالب ہی کہ ایسا
خوبصورت تالاب اور کہین نہو چارون طرف اس تالاب کی مدور سیڑہیان بنائے
ہین اور ایک طرف جانورون کی پانی پینے کا گئوگہات بنایا ہی اور ایک طرف
آدمیونکی آمد ورفت کی سیڑہیان کہین ہین اور ایک طرف پہاڑونکا پانی آنے
اینکا رستہ رکہا ہی اور جانب شمال اس تالاب کے کنارہ پر بطور محل کے
ایک عمارت بنائی تہی اور تالاب مین سی اوس محل مین جانیکی نہایت خوبصورت
سے سیڑہیان بنائی ہین اگرچہ وہ محل بالکل منہدم ہوگیا ہی مگر وہ سیڑہیان اب تک
پوتی بہاٹ باقی ہین اس تالاب کو کنور سورج پال راجہ اینکپال کی پانچوین پشت نی تخمینا مین
سنہ ۶۸۶ع مطابق سنہ ۶۷ ہجری مین بنایا ہی بہادون سدی چہتہ کو ہرسال اس تالاب
نہان ہوتا ہے اور اس تالاب کے کنارہ پر سیڑہیان ہوتے اور ایک پیپل کا درخت ہے
اوسپر پوجا کی بعد ناریل چڑہتی ہین اور وہا چڑہاوا ایکپور اور لکڑپور کے
برہمن لیتی ہین مگر بہت بڑا میلہ نہین ہوتا

نمبر ۷ بتخانہ رای پتہورا

قلعہ رای پتہورا کی پاس یہہ ایک بتخانہ تہا نہایت نامی چارون طرف اس بتخانہ کے

دو گہی اور تہ گہی اور جو گہی دالان بنی ہوئی تہی اور بیچ مین صحن تہا اور جنوبی اور شمالی اور شرقی

ضلعون مین دروازی تہی اور غربی ضلع مین بت تہی اسطرح اس بتخانہ کی باہر دالان

بنائی تہی اور اونکو پرکہا کی دالان کہتی تہی یہہ مندر بہی قلعہ کی ساتہ یعنی سمت ۱۲۰۰

بکرماجیت مطابق سنہ ۱۱۴۳ عیسوی واقع سنہ ۵۳۸ ہجری مین بنا عمارت اس مندر کی نہایت عجیب تہی غلط سنہ التاریخ

اور اوستادان سنگتراشون کا کام بنایا ہوا تہا اوس مین پتہر کا خیال مین

نہین آتا ہی سب پتہر کی ترشت کاری مین ایسی ایسی صورت گلکاری کی بنی اور

ایسی ایسی پہول بوتی کہودی ہین کہ بیان سے باہر ہی ہر ایک جگہ در و دیوار

ستون پر گہنٹی ہوئی مین فقی ہوئی ہین اور زنجیرون مین گہنٹی لٹکتی ہوئی کہدی

تہی چنانچہ اب تک اس بتخانہ کا ضلع شرقی اور شمالی بدستور موجود ہی اور آج تک

مین اوسی کی لاٹہ کو جو بشنو مذہب کی ہی بدستور قایم رکہنی اور در و دیوار

اوتار اور جہاد ہوا اور گنیش اور بشنو مان کی مورتین کہودنی سی یقین ہوتا

کہ یہہ مندر بشنو مذہب کا تہا اگرچہ مسلمانون کی وقت مین سب مورتین

ڈالی گئی ہین اور ان ٹوٹی مورتون سی غور کرنی سی معلوم ہو سکتا ہی کہ یہہ

صورت تہی ہماری رای مین اس بتخانہ مین ان دالانونکی سوا ایک برج کی بہی

عمارت تہی کہ وہ بہی توڑی گئی کیونکہ اس قسم کی پرانی پتہر صورت دار

بہی پائی جاتی ہین

مسجد ادینہ دہلی یا مسجد جامع دہلی یا مسجد قوۃ الاسلام

تاج الماثر

جبکہ ۵۸۷ ہجری مطابق ۱۱۹۱ع موافق ۱۲۴۸ سمت بکرماجیت قطب الدین ایبک معز الدین محمد
بن سام عرف سلطان شہاب الدین غوری کی سپہ سالار نے دلی کو فتح کیا
تب اس بتخانہ کو مسجد بنا دیا اور مورتیں جو مندر میں تھے نکال ڈالی اور جس جگہہ بت
دیواروں میں اور دروازوں میں اور ستونوں میں تھون کی مورتیں بنی ہوئی تھیں ان میں سے
کسیکو بالکل توڑ دیا اور کسیکا چہرہ مٹا دیا مگر بتخانہ کی عمارت بدستور قائم رکھی
اور تمام بتخانوں کا اسباب جو پانچ کروڑ اور چالیس لاکھ دلیوال کا تھا
اس مسجد میں چڑھا دیا اور شرقی دروازہ پر فتح کی تاریخ اور اپنے نام کا کتبہ
لگا دیا

دلیوال ایک سکہ ہے جو زمانہ سلطان معز الدین میں جاری تھا چنانچہ تھوڑا اور سلطان شمس الدین کے وقت تک کے دلی وال موجود ہیں اور انکا ذکر آرکیولوجیکل سروے رپورٹ بنگال کتاب نمبر ۴ نقشہ نمبر ۳ و ۳۳ و ۳۶ و ۳۰ وغیرہ میں مندرج ہے ۱۲ منہ

تعمیر سلطان معز الدین

بعد اسکے جبکہ قطب الدین ایبک دو بار اجمیر اور قلعہ رنتھور اور نہروالہ
گجرات کو فتح کرکر غزنین گیا تب سلطان معز الدین نے حکم دیا کہ اس بتخانہ میں
مسجد کی عمارت بھی بنائی جاوے غزنین سے مراجعت کرکر ۵۹۲ ہجری مطابق ۱۱۹۵ع
میں بادشاہ کے حکم بموجب اس بتخانہ کی غربی ضلع کے سامنے پانچ در لطیف مسجد کے
سنگ سرخ سے بنانے شروع کیے اور شمالی دروازہ پر تعمیر شروع ہونے کی
تاریخ کندہ کرکر لگا دی ۵۹۴ ہجری مطابق ۱۱۹۷ عیسوی کی یہہ عمارت بنکر
تیار ہوگئی چنانچہ بیچ کے در کی بائیں بازو پر یہہ تاریخ کندہ ہے ان پانچوں دروں میں سے
بیچ کے دونو در تو تخمینا اٹھائیس اٹھائیس فٹ اونچی ہیں اور بیچ کا بڑا در اونچا

دیکھو کتبہ نمبر ۳ و ۴
تاریخ فرشتہ و تاج الماثر

دیکھو کتبہ نمبر ۵

دیکھو کتبہ نمبر ۶

فٹ کی قریب اونچا اور اکیس فٹ چوڑا ہی ان دروں پر نہایت تکلف کی
منبت کاری اور طرح بہ طرح کی بیل بوٹی پہول پتی بنی ہوئی تہی کہ بیان سے
باہر ہی پانچون دروں پر کلام اللہ کی آیتین اور حدیثین کہدی ہوئی ہین جبکہ
مسجد تیار ہوئی تو اسکی در و دیوار پر نہایت تیاریسی سنہری کلس چڑہائے تاج المآثر[۱]
گئی تہی ان دروں مین ہی بتخانہ کی پتہر لگی ہوئی ہین چنانچہ بیچکے در کا ایک پتہر
کریڑنی سی اندر کا ایک پتہر دکہائی دیتا ہی جسمین توبکی مورتین کہدی ہوئی ہین
دور مین سے وہ مورت بخوبی دکہائی دیتی ہی غرض اسقدر مسجد جو سلطان
معز الدین اور قطب الدین ایبک کے وقت مین تہی پچاس گز اور طول پہتر گز کے
کرسی ہی اس مسجد کا متولی فضل ابن ابو المعالی مقرر ہوا تہا چنانچہ غربی دالان کے
ایک ستون پر اوسکا نام کندہ ہی دیکہو کتبہ نمبر ۲

تعمیر سلطان شمس الدین التمش

بعد اوسکے سلطان شمس الدین التمش نے اس مسجد کو بڑہانا چاہا اور سنہ ۶۲۷ ہجری
مطابق سنہ ۱۲۲۹ع کے اس مسجد کے دونو طرف جنوبا اور شمالا تین تین در اور بنائے
اور وے پتہر اسکے بتخانہ کی باہر کی دالان تک مسجد بڑہادی یہہ در بہی سنگ
سرخ کی بہت تحفہ بنی ہوئی ہین اور انپر نسخ اور کوفی خط مین آیات قرآنی کندہ
ہین اور بہت تحفہ بیل بوٹی پہول پتی منبت کاری کے بنی ہوئی ہین جنوبی
دروں کے بیچکے در کی بازوؤں پر تاریخ تعمیر کی کندہ ہی ان دروں کی اندر دیکہو کتبہ نمبر ۳

م

محرابین ٹوٹ گئی ہین بلکہ شمالی دروہمین کا ایک درسارہ کا سارا شکر مین اگیا ہے
جبکہ ۱۲۳۱ ہجری مطابق ۱۲۳۳ عیسوی مین سلطان شمس الدین نے مالوہ اور اوجین کو فتح کیا تاریخ فرشتہ
اسوقت بتخانہ مہاکال کو توڑکر وہانکی مورتین راجہ بکرماجیت کی تصویر سمیت
دلی مین لاکراس مسجد کی دروازہ کی اکی ڈالدین تہین یہہ تین تین زینی ضلع عرض
کی جانب شمال اور جنوب کو جو شمس الدین التمش نے بنائی ہین تین سین
اور ایک ایک فٹ لنبی ہین اور بیچکا درآٹھہ گز کا چوڑا ہے اور جنوبی ضلع اسکا
بتخانہ کے قدیم دالان ہین جو پرکہا کے لیے بنائی تہی اونکا طول ایکسو اکتیس گز
تہ فٹی گز سی ہے

لمبر ۸ قطب صاحب کی لاٹھہ یا مینار زمانہ

اس عمارت کی رفعت اور شان اور بلندے اور خوشنمائی کا بیان نہین کیا جاسکتا
حقیقت مین یہہ عمارت ایسی ہی کہ روی زمین پر اپنا مثل نہین رکہتی نقل مشہور ہے
کہ اگر اوسکے نیچے کہڑی ہوکر اوپر دیکھو تو ٹوپی والی کو ٹوپی اور پگڑی والی کو
پگڑی تہام کر دیکہنا پڑتا ہے اس لاٹھہ پر سی نیچے کی آدمی ذرا ذرا سے معلوم ہوتی ہین
اور چھوٹی چھوٹی آدمی ننہی ننہی ہاتی گھوڑے دکہائی دیتی ہی عجب کیفیت
معلوم ہوتی ہی اسیطرح نیچے والون کو اوپر کے آدمی بہت چھوٹی چھوٹے
معلوم ہوتی ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا فرشتہ آسمان ہے اوتری ہین
غرضکہ یہہ لاٹھہ عجایب روزگار رہتی ہی باوجود اسقدر بلند ہے اور عظمت کے

ایسی خوبصورت اور خوش قطع بنی ہوئی ہی کہ بے اختیار دیکھنی کو جی چاہتا ہے
اس لاٹھ کی نیچی کی درجہ کی ایک پیچ مدور اور ایک کمر کی بنائی ہی اور دوسرے
درجہ کی سب پیچ مثمن ہین اور تیسرے درجہ کی سب پیچ کمر کی ہین اور اوپر کے
دونو درجہ گول ہین اور تمام پتھر سنگ سرخ کا لگا ہوا ہے مگر چوتھی درجہ مین سنگ مرمر
بھی ہی اور ہر جگہ منبت کاری اور گلکاری ایسی خوبصورتی سی کی ہی کہ اوسکے
ہر ایک بیل سلسل پر ہزارون معشوقون کی زلف دوتا قربان ہے اور اوسکے
ادنی سی ادنی پھول پنکھڑی پر سیکڑون گلرخون کے لب جان بخش نثار ہین مگر
اس لاٹھ کی بنا مین بہت گفتگو ہی [illegible]نون مین بہت مشہور ہے کہ یہ لاٹھ
سلطان شمس الدین التمش کی بنائی ہوئی ہی اور اکثر تاریخ کی کتابون مین اور — تاریخ فیروزشاہی / شمس سراج عفیف
کتبہ عہد سکندر بہلول مین اس لاٹھ کو سلطان شمس الدین التمش کی لاٹھ کرکر
لکھا ہی اور بعضی تاریخون مین اس لاٹھ کو مسجد کا ماذنہ لکھا ہی اور بعضی کتابون — تقویم البلدان / فتوحات فیروزشاہی
اس لاٹھ کو سلطان معزالدین کی لاٹھ لکھا ہی مگر اس سبب سے کہ اس لاٹھ کا
پہلا دروازہ شمالرویہ ہی اور ہندوون کی مندر کی عمارت کا دروازہ ہمیشہ
شمالرویہ ہوتا ہے برخلاف ماذنون کی کہ اونکی دروازہ ہمیشہ شرقرویہ ہوتے
ہین چنانچہ سلطان علاء الدین نی جو لاٹھ بنانی شروع کی اوسکا شرقرویہ
دروازہ رکھا اور نیز اس سبب سے کہ اکثر مسلمانون کی عادت ہے کہ ایسی
عمارت کو کرسی دیکر بناتی ہین جیسی سلطان علاء الدین نی اپنی لاٹھ کو

کرسی دیکر بنانا شروع کیا تہا برخلاف ہندوؤں کی کہ وہ بدون کرسی بناتی ہیں
جیسی کہ یہہ لاٹہہ بنی ہوئی ہی اور نیز اس سبب سے کہ اس لاٹہہ کی پہلی درجے پر جو تیچے
مقام ہی ایسی معلوم ہوتے ہیں جیسی پیچھے کر لگائی ہیں اور نیز اس وجہ سے کہ جسطرح
اصل بتخانہ میں زنجیروں میں گھنٹی لٹکتی ہوئی تہی اون پر کہودی تہیں اوسیطرح اسلیے
کہنہ پر زنجیروں میں گھنٹی لٹکتی ہوئی کہدی ہوئی ہیں اور نیز اس دلیل سے کہ جسطرح
کتبہ فتح نامہ کا نام قطب الدین ایبک سپہ سالار اور دوسرے معز الدین کے
نام کا اصل بتخانہ پر ہی اوسیطرح اس لاٹہہ پر ہی غالب ہے کہ پہلا کہنہ اس لاٹہہ کا
ہندوؤں کی وقت کا ہی کچہہ عجب نہیں کہ اس پہلی کہنہ میں جہاں جہاں کتبہ کہدا ہوا ہے
وہاں پہلی بتوں کی مورتیں ہوں اس سبب سے اونکو تہیر نکال کر یہہ کتبہ میں
نام اور قرآن کی آیتیں ہیں لکہائی ہوں جسمیں بادشاہوں کی تعریف ہے
کہ مدت سے مشہور چلی آتی ہی کہ یہہ لاٹہہ رای پتہورا نے اپنی قلعہ اور بتخانہ کے
ساتہہ یعنی سمت ۱۲۰۰ بکرماجیت مطابق ۱۱۴۳ع موافق ۵۳۸ ہجری کے بنائی
صحیح معلوم ہوتی ہی کیونکہ اوسکی بیٹی سورج مکہی مذہب کی تہی اور ہندو
جمنا کو سورج کی بیٹی اعتقاد کرتی ہیں سو اسیطے اس مذہب والے جمنا کا
درشن کرنا بڑا دہرم جانتے ہیں اس سبب سے جمنا کی درشن کو اوس
لاٹہہ کا پہلا کہنہ بنا ۵۸۷ ہجری مطابق ۱۱۹۱ عیسوی میں جب یہہ بتخانہ مسلمانوں نے
فتح کیا تو اسپر اپنی نام کے کتبہ لگائی اور فضل ابن ابو المعالی متولی

دیکہو کتبہ نمبر ۵

دیکهو کتبه نمبر ۱۰ — اور اوسکا نام پتهر پر کهود کر دروازه کی پاس لگا دیا جس زمانه مین سلطان شمس الدین
التمش نے اس مسجد کے ادهر اودهر تین در بڑهائی یعنی ۶۲۷ سنه هجری
مطابق ۱۲۲۹ سنه عیسوی کی اوسی زمانه مین اس لاٹهه کو بهی بڑهایا اور دوسرے
دیکهو کتبه نمبر ۱۱ — کهنڈ کی دروازه پر اسکا حال کهدوایا اور جسکے سبب سے اسکا نام ماذنه رکها اور سر در
دیکهو کتبه نمبر ۱۲ — اسی نام کا کتبه اور جمعه کی نماز کی آیت کو کهدوا اور معمار کا نام لکها اگرچه اب
اس لاٹهه کی پانچ کهنڈ هین لیکن اسمین بهی کچهه شک نهین که جسطرح مشهور هے پهلے
اس لاٹهه کی سات کهنڈ تهی اور منارهٔ هفت منظری کی نام سے بهی یه لاٹهه مشهور تهے
اور جهان اب کٹهرا لگا هوا هے وهان ابهی کنگوره بنی هوئی تهی جیسی فصیلون کے
هوتی هین اور پانچوین درجه پر ایک درجه تها که اوسکے چارون طرف دروازه تهے
اور اوسکے اوپر بطور گنبدی برجی کی شکل راس مخروط لداو تها که ساتوان ایسے
فتوحات فیروز شاهی ۲ — درجه شمار مین آتا تها یه ساتوان درجه ۷۷۰ سنه هجری مطابق ۱۳۶۸ سنه عیسوی مین فیروز شاه نے
بنایا تها کیونکه وه لکهتا هے که مرمت کی وقت مینے اس لاٹهه کو جتنی پهلی تهی
اوس سے اونچا کر دیا اور اس لاٹهه کی مرمت کا حال پانچوین کهنڈ کی دروازه پر
دیکهو کتبه نمبر ۱۳ — کهدوا دیا بعد اوسکے پهر لاٹهه مرمت طلب هوگئی تهی ۹۰۹ سنه هجری مطابق ۱۵۰۳ سنه عیسوی
مین فتحخان نے سلطان سکندر بهلول کیوقت مین مرمت کی اور اسکا حال
دیکهو کتبه نمبر ۱۴ — کهدوا کر پهلے دروازه کی پیشانی پر لکهوا دیا مشهور هے که تخمینا ۱۱۹۷ سنه هجری
مطابق ۱۷۸۲ سنه عیسوی کی کالی اندهی اور بهونچال کی صدمه سے اوپر کی کهنڈ

گر پڑا

گر پڑی تہی اور تیز سبب پرانے ہونیکے پہلی کہنڈ کی تہہ بہت گر پڑی تہی اور
اکثر جگہہ سی شکستہ ہوگئی تہی ١٨٢٩ سنہ عیسوی مطابق ١٢٤٥ سنہ ہجری کی سرکار دولتمدار
انگریزیکے حکم سی مسٹر سمتھ صاحب کپتان نی اس لاٹہہ کی اول سے
آخر تک مرمت کی اور جس جگہہ کہ کنگورہ تہی وہان سنگین کٹہرہ بہت مستحکم
لگا دیا اور پانچوین درجہ پر برجی کٹہرہ بہت خوبصورت بنا دیا اور چہتی کہنڈ کے
جگہہ سنگین آٹہہ دری برجی نہایت خوبصورت اور ساتوین کہنڈ کی جگہہ
کاٹھ کی برجی لگائی تہی اور اوسپر پہریرا لگایا تہا مگر افسوس ہے کہ وہ دونو
باین ہمہ سنگین اس سبب سے سنگین برجی کو لاٹہہ پرسی اوتار کر نیچی کہڑا کر دیا
اور کاٹھ کی برجی ضایع ہوگئی مگر نہایت افسوس ہے کہ مرمت کے وقت اُن
لاٹہہ کی کتبون کی حرف جو گر پڑی تہی بالکل غلط بنائی ہین اکثر جگہہ صورت لفظوں کے
بنا دی ہی جب غور کرکر دیکہو تو وہ لفظ نہین ہی صرف نقش ہین اور بعضے
غلط لفظ بنا دی ہین اور بعضی جگہہ اپنی طرف سے ایسی عبارت کہو دی ہے
کہ اصلی کتبہ کے مضمون سے بالکل علاقہ نہین رکہتی آجتک اس لاٹہہ کی کتبہ نہین پڑہی
گئی تہی ہمنی ساری کتبہ دوربین کی استعانت سے پڑہے پہلا کہنڈ اس لاٹہہ کا
٣٢ بتیس گز کی انچہ اور دوسرا کہنڈ ستره انچہ اور تیسرا کہنڈ ١٣ تیره گز اور چوتہا
کہنڈ سوا آٹہہ گز اور پانچوان کہنڈ بہی مع اوس تہوڑی سی اونچائی کے جو
کٹہرہ کے اندر ہی سوا آٹہہ گز اونچا ہی اس حساب سے کل اونچائی اس لاٹہہ کی

پانچون کھنڈ وہی جواب موجود ہین قریب اسی گز کی موٹی ہی اور سنگین برجی سے اونچائی جو سرکار انگریزی نی چڑہائی تہی وہ اب اوتار کر نیچی رکہدی ہی چہہ گز ہی کہ جو برجی اوپر پرہ کی اونچائی ملکر یہہ لاٹہہ سو گز اونچی ہی اور مشہور یہی ہی کہ جب اس لاٹہہ کی ساتون کھنڈ قایم تہی تو یہہ لاٹہہ سو گز اونچی تہی اس لاٹہہ کے جڑ کا پچاس گز کا محیط ہے اور سرے پر کا دس گز کا ہی یہہ لاٹہہ اندر سے بالکل خالی ہی اور اوسمین چکردار سیڑہیان بنی ہوئی ہین پہلے درجہ مین ایکسو چہپن[۱۵۶] اور دوسرے درجہ مین اٹہتر[۷۸] اور تیسرے درجہ مین باسٹہ[۶۲] اور چوتہی مین اکتالیس[۴۱] اور پانچوین مین اکتالیس[۴۱] ہین کہ کل سیڑہیان اس لاٹہہ کی تین سو اٹہتر[۳۷۸] ہوئین اور یہہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلی بہی اسیقدر سیڑہیان ہونگی کیونکہ اوپر کی دونو درجون مین چڑہنی کا رستہ نہ تہا

نمبر ۹ تعمیر سلطان علاؤالدین
لاٹہہ کی پاس کا بڑا دروازہ

جبکہ سلطان علاؤالدین محمد شاہ خلجی بادشاہ ہوا اور اوسکے دلمین عمارت کا شوق آیا اوسنے ۷۱۰ ہجری مطابق ۱۳۱۰ عیسوی اسی مسجد کی لیے بہت بڑا دروازہ لاٹہہ کے پاس بنوایا[۱] یہہ دروازہ بالکل سنگ سرخ کا ہی اور کہین کہین سنگ مرمر بہی لگا ہوا ہے اسکے چارون طرف چار دروازہ بنائی ہین اور چہت کا بطور گنبد کے بہت اونچا لداؤ لادا ہے ہر ایک جگہہ بہت تحفہ منبت کاری اور گلکاری سے اور حدیثین اور قرآن کی آیتین کہدوادی ہین اور غربی[۲] اور جنوبی[۳] اور شرقی[۴]

[۱] خزاین الفتوح یعنی تاریخ علائی

[۲] دیکہو کتبہ نمبر ۱۵ [۳] دیکہو کتبہ نمبر ۱۶ [۴] دیکہو کتبہ نمبر ۱۷

دروازہ

دروازہ پر اپنی نام کا کتبہ لگایا ہی مگر اس کتبہ کی ہت تہر گر پڑی ہین اور بعضے
حرفون کو شوریدہ کہنہ کیا ہی اس دروازے کے بن چکنے کی بعد بادشاہ نی حکم دیا کہ
اس مسجد مین چوتہا درجہ اور بنایا جاوے پہلا درجہ تو سلطان معزالدین کا بنایا ہوا تہا
اور ادہر اودہر کے دو دو درجہ سلطان شمس الدین التمش کے بنائی ہوئی تہے
شمال کیطرف چوتہا درجہ سلطان علاؤالدین کی حکم سی بنانا شروع ہوا یہہ درجہ
ایکسو چالیس ۱۴۰ گز کا تہ فتہ گز سی بنایا تہا اور نو درونکی بنیاد رکہی تہی اور پہلا در سولہ
گز کا چوڑا کہا تہا ۷۱۱ سنہ ہجری مطابق ۱۳۱۱ سنہ عیسوی مین یہہ عمارت بن رہی تہی افسوس کہ
بادشاہ کی عمر نے وفا نکی کہ ۷۱۵ سنہ ہجری مطابق ۱۳۱۵ سنہ عیسوی کی مر گیا اور یہہ مسجد
ناتمام رہ گئی اگر یہہ عمارت پوری ہوجاتی تو ساری مسجد ملکر ضلع شرقی غربی
اسکا دو سو اکتالیس ۲۴۱ گز کا لنبا اور ضلع جنوبی شمالی ایکسو تیس گز کا لنبا ہوتا
اس جانب کو بادشاہ نی ایک دروازہ بنانا شروع کیا تہا مگر وہ بہی ناتمام
رہ گیا ان ناتمام عمارتون مین بہی نہایت منبت کاری کی تہر لگائی تہی اور کتبہ
اور حد نشین کہدوائین تہین معلوم نہین کہ یہہ تہر کون اوکہیڑ لیگیا کیونکہ صاف سہدر
اوکہڑی ہوئی معلوم ہوتی ہین اور اب بجز چونہ اور تہر کی چنائی کے اور کچہہ
نہین رہا اس مسجد کی تعریف قران السعدین مین امیر خسرو نی لکہی ہی اور
یہہ ایک شعر اوسمین کا ہے شعر مسجد او جامع فیض اله
زمزمہ خطبہ اش تا بماہ

خزاین الفتوح یعنی تاریخ علائی

لمنار ادہ بنی لاٹہہ

اس بادشاہ کو اپنی نام اوریکا بہت شوق تہا اس سبب سے جب اوسنے
مسجد بڑہانیکا حکم دیا یعنی ۷۱۱ہ ہجری مطابق ۱۳۱۱ع مین تو اوسکے ساتہہ یہہ
حکم دیا کہ اس مسجد کی صحن مین ایک مینار بہی بناوین کہ پہلے مینار سے دوگنا ہو
چنانچہ سو گز کی محیط سے مینار بننا شروع ہوا اور اس مینار کی بنیاد مسلمانون کے
طریق پر رکہی یعنی کرسی بہی دی اور پہلا دروازہ غرب کی جانب بہی رکہا اور
یہہ ارادہ کیا کہ دو سو گز اونچا بنایا جاوے ہرچند اس مینار کی بہت بنیاد رکہی
مگر عمر کی کچہہ مضبوطی نہو سکی کہ ہنوز ایک درجہ بہی پورا ہونی پایا تہا کہ
بادشاہ کی عمر پوری ہوگئی اور یہہ عجیب عمارت ادہوری رہ گئی اس لاٹہہ کا بہی
پتہر سب اوکہڑ گیا ہی نرا چونی اور پتہر کا ڈہیر کہڑا ہی امیر خسرو قران السعدین
مین اس منارہ کی بہی تعریف لکہتی ہین اور سہ پارہ مین کی دو شعر ہمین شعر

شکل منارہ جو ستونی زرنگ   از پی سقف فلک شیشہ رنگ
سقف سما کر کہ نکلے شد نگون   در تہ او دستہ سنگین ستون

خزاین الفتوح یعنی تاریخ علائی

تاریخ کی کتابو مین اس مسجد کو مسجد آدینہ دہلی اور مسجد جامع دہلی کرکر لکہا ہے
مگر مسجد قوۃ الاسلام اسکا نام کہین نہین ملا معلوم نہین کہ یہہ نام کب رکہا گیا ظاہر
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب یہہ بتخانہ فتح ہوا اور مسجد بنائی گئی اسوقت اسکا نام
قوۃ الاسلام رکہا ہوا لاکن ایسی مسجدین اصلی نام سی مشہور نہین ہوتین بلکہ

جامع

جامع مسجد کرکر مشهور هوجاتی هین جیسی شاهجهان اباد کی مسجد که اصلی نام اسکا
مسجد جهان نما هی مگر جامع مسجد کرکر مشهور هے

نمبر ۱۱ حوض شمسی یا قطب صاحب کا تالاب

قطب صاحب کی نواح مین سلطان شمس الدین التمش نی قریب ۶۲۷ھ ہجری [تاریخ فرشته]
مطابق ۱۲۲۹ع کی یه حوض بنایا تها مشهور هے که یه حوض سنگ سرخ کا بنا هوا تها
مگراب سب ٹوٹ گیا هی اور اب نرا تالاب رهگیا هی یه تالاب وسو جهتر پکهه
کا هی جب یه حوض بنا هوا تیار هوگا تو خیال کرنا چاهیی که کتنا بڑا هوگا سلطان [خزائن الفتوح مشهوره / تاریخ علائی]
علاء الدین نی قریب ۷۱۱ھ ہجری مطابق ۱۳۱۱ عیسوی کے اس حوض کو که مٹی سے
اٹ گیا تها صاف کرایا اور اوسکے بیچون بیچ مین ایک لداو کا چبوتره
سی نالی بناکر اوسپر برجی نهایت خوبصورت بنائی چنانچه ابتک وه برج
موجود هے فیروز شاه نی بهی اپنی زمانه بادشاهت مین اس حوض کی مرمت کی [فتوحات فیروز شاہی]
اور پانی کی رسته صاف کرائی مگراب یه تالاب بهت اٹ گیا هے
اور تین چار مهینی سی سوا اسمین پانی نهین ٹهرتا

نمبر ۱۲ مقبره سلطان غازی

قطب صاحب سے دو کوس پرے جانب غرب یه مقبره هی سلطان ناصر الدین محمود
پسر کلان سلطان شمس الدین التمش کا جو لکهنوتی کا حاکم تها اور ۶۲۶ھ ہجری مطابق [تاریخ فرشته]
۱۲۲۸ عیسوی کے اپنی باپ کے جیتی جی مرگیا اوسکی لاش کو دلی مین لاکر یهان

دفن کیا اور ۶۲۶ سنہ ہجری مطابق ۱۲۲۸ عیسوی کے سلطان شمس الدین التمش نے یہ مقبرہ
بنایا ہے یہ مقبرہ بہت نفیس ہے اسکے اندر چارون طرف مکان ہین اور جابجا عبارت
نری سنگ مرمر کی ایک چھوٹی سی مسجد ہے اور بیچون بیچ مین ایک غار ہے
کہ سیڑہیان اوتر کر اوسمین جاتی ہین اور اوسمین یہ قبر ہے اور اوس غار مین
ستون کہڑے کرکر چہت پات دی ہے اور چہت پر بیچمین چبوترہ چار فٹ ساڑہے
سات انچہ کا اونچا بنایا ہے دروازہ بہی اس مقبرہ کا سنگ مرمر کا ہے اور
اوسپر آیات قرآنی بخط نسخ و کوفی اور کتبہ کہدا ہوا ہے اور چار دیواری — دیکہو کتبہ نمبر ۱۸
سنگ خارا سے بہت مستحکم بنائی ہے چارون کونون پر چار برج ہین دروازہ
اتنا کرسی دیکر بنایا ہے کہ پانچ سیڑہیان چڑہ کر اوسمین جاتی ہین

نمبر ۱۳ مقبرہ سلطان شمس الدین التمش

قطب صاحب کی لاٹہ کے پاس یہ مشہور مقبرہ ہے جسکہ سلطان شمس الدین التمش — مرآت آفتاب نما
سنہ ۶۳۳ ہجری مطابق ۱۲۳۵ع مرا تو یہان دفن کیا غالب ہے کہ یہ مقبرہ رضیہ
سلطان بیگم اوسکی بیٹی نے بنایا اس مقبرہ کی عمارت باہر سے نری سنگ خارا کی
ہے اور اندر سے سنگ سرخ کی ہے اور کہین کہین سنگ مرمر بہی لگا ہے تمام
دیوارون پر آیات قرآنی کندہ ہین اور بہت اچھی صنعت کاری کی ہوئی ہے
معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اس مقبرہ پر ستوندار گنبد بہی تہا مگر اب گر پڑا ہے
فیروزشاہ لکہتا ہے کہ مینے اس مقبرہ کی بہی مرمت کی اور صندل کا چہپر کہٹ چڑہایا — فتوحات فیروزشاہی

اور

دروازے کے گنبد مین پتہر کی سنگتراشی کر لگائی ہی مگر اب ان پتہرونکا پتہ نہین ہی

نمبر ۱۴ درگاہ شاہ ترکمان

یہہ درگاہ شہر شاہجہان آباد کی اندر ترکمان دروازہ کے پاس واقع ہی شاہ ترکمان صاحب بڑی بزرگون مین سی ہین شمس العارفین انکا لقب ہی چوبیسوین رجب ۶۳۸ ہجری مطابق ۱۲۴۰ عیسوی معزالدین بہرام شاہ کی وقت مین آپ کا انتقال ہوا اور تب ہی سی یہہ مزار بنا مگر کچہہ عمدہ مکان یہان بنا ہوا نہین ہی قبر کی گرد سنگ مرمر کا کٹہرا ہی اور تہوڑی دور تک سنگ مرمر کا فرش ہی سو وہ ہی حال کا بنا ہوا معلوم ہوتا ہی ہر برس چوبیسوین رجب کو یہان عرس ہوتا ہی اور بہار کے موسم مین ہر برس بڑی دہوم دہام سی بسنت ہوتی ہی شہر کا ترکمان دروازہ آپ ہی کی مزار کی سبب اس نام سی مشہور ہی مرات آفتاب نما واخبار الاخیار

نمبر ۱۵ مقبرہ رکن الدین فیروز شاہ

زیر دیوار مقبرہ سلطان غاری سوادہ موضع ملکپور یہہ مقبرہ ہی صرف آٹہہ ستون کہڑی کرکر اوپر برج بنا دیا ہی جبکہ ۶۳۵ ہجری مطابق ۱۲۳۷ عیسوی یہہ بادشاہ رضیہ سلطان بیگم سی لڑکر پکڑا گیا اور قید مین مرا اس مقام پر دفن ہوا فیروز شاہ نے اپنی سلطنت مین اس برج کی از سر نو مرمت کی فتوحات فیروز شاہی

نمبر ۱۶ مقبرہ رضیہ سلطان بیگم

شہر شاہجہان آباد مین بلبلی خانہ کی محلہ مین ترکمان دروازہ کی پاس ایک *

تاریخ فیروز شاہی سے — شمس سراج عفیف سے
ٹوٹی سی چار دیواری اور ہوٹی سی قبر رضیہ سلطان بیگم بنت سلطان شمس الدین
التمش کی ہی جو خود ہی چند مدت تخت پر بیٹھی سنہ ۶۳۹ ہجری مطابق سنہ ۱۲۴۱ عیسوی
معز الدین بہرام شاہ کیوقت مین قتل ہوئی جب یہہ مقبرہ بنا مکراب بجز ٹوٹی سی چار دیواری کے
اور کچھہ نہین

نمبر ۱۷ مقبرہ معز الدین بہرام شاہ

فتوحات فیروز شاہی سے
مقبرہ سلطان غاری کی زیر دیوار سواد موضع ملکپور مین یہہ مقبرہ ہی صرف آٹھہ
ستون کھڑی کرکر اوسپر برج بنایا ہی جبکہ سنہ ۶۳۹ ہجری مطابق سنہ ۱۲۴۱ع کے
امرائی اس بادشاہ کو مارڈالا اور علاو الدین کو تخت پر بٹھایا تب اس مظلوم
بادشاہ کی قبر پر یہہ گنبد بنا فیروز شاہ کی وقت مین اس مقبرہ کی مرمت
ہوئی تہی

نمبر ۱۸ مقبرہ سلطان غیاث الدین بلبن

جہان قطب صاحب کی قدیم ابادی کی ٹوٹی کہنڈرہین وہان یہہ مقبرہ ہی جبکہ
سنہ ۶۸۶ ہجری مطابق سنہ ۱۲۸۶ عیسوی کے یہہ بادشاہ مرا تو یہان دفن کیا یہہ مقبرہ بالکل
ٹوٹ گیا ہی اور پتہر سب اوکہڑ گئی ہین چونہ کا ڈہیر رہ گیا ہی اسی مقبرہ کی تعلیم
ایک اور قبر ہی مشہور ہی کہ وہ قبر خان شہید بیٹی کی ہی جو سنہ ۶۸۳ ہجری مطابق
سنہ ۱۲۸۴ عیسوی کے لاہور کی طرف لڑائی مین مارا گیا اس سے معلوم ہوتا کہ یہہ مقبرہ
اس بادشاہ نی اپنی سامنی بنایا تہا جب کہ خود مرا تو وہ بہی یہان دفن ہوا

نمبر ۱۹ حوض علائی یا حوض خاص

یہہ حوض درحقیقت سلطان علاؤ الدین کا بنایا ہوا ہے جسنے قریب اپنی تخت نشینی کے — فتوحات فیروزشاہی و اخبار الاخیار
یعنی قریب ۶۹۵ سنہ ہجری مطابق ۱۲۹۵ عیسوی کے بنایا تھا یہہ حوض بھی انگلیسو کی پختہ
مین ہی چارون طرف اسکی پختہ دیوارین بنی ہوئی ہین فیروزشاہ کے وقت مین
یہہ حوض مٹی سی بہر گیا تھا اور پانی نہین آتا تھا اور ۷۵۵ سنہ ہجری کے — فتوحات فیروزشاہی
مطابق ۱۳۵۴ عیسوی کے اس حوض کو نئے سر سے خالی کیا اور جہان جہان
ٹوٹ گیا تہا اوسکی مرمت کی اور اوسکے اوپر ایک مدرسہ بنایا اور — اخبار الاخیار
طالب علم مقرر کئے اور مدرس نوکر رکھے سبب سے اسکا نام حوض خاص مشہور ہوگیا
بڑے مدرس اس مدرسہ کے سید یوسف بن جمال حسینی تہے جنکا انتقال ۷۹۰ سنہ ہجری
مطابق ۱۳۸۸ عیسوی مین ہوا اور اسی مدرسے کے صحن مین دفن ہوئی اور مقبرہ
فیروزشاہ کا بھی اسی مقام پر ہے

نمبر ۲۰ مقبرہ سلطان علاؤ الدین خلجی

قطب صاحب کی لاٹھ کی پاس مسجد قوۃ الاسلام کی بہی بنایت ٹوٹا ہوتا — مرآت آفتاب نما ۲
ایک کہنڈر رکہا ہی یہہ مقبرہ ہی سلطان علاؤ الدین خلجی کا اگرچہ یہہ بادشاہ ۷۱۶
ہجری مطابق ۱۳۱۶ عیسوی کے مرا لیکن غالب ہے کہ یہہ مقبرہ ۷۱۷ سنہ ہجری مطابق
۱۳۱۷ سنہ عیسوی کے قطب الدین مبارک شاہ کی عہد مین بنا اسکے پاس ایک مسجد
اور ایک مدرسہ وہ بھی بالکل شکستہ ہوگیا ہی کچھ کچھ نشان پائی جاتی ہین

فیروزشاہ نی اپنی عہد مین اس مقبرہ اور مدرسہ اور مسجد کی بہی مرمت کی تہی اور صندل کا چہپر کہٹ چڑہایا مگر اب یہہ مقبرہ بالکل جو بیکا ڈہم ہی سب تہر او کہر گئی ہین اور قبر تک بہی ٹوٹ گئی ہی

نمبر ۲۱ باولی حضرت نظام الدین

مشہور ہی کہ یہہ باولی حضرت نظام الدین نی اپنی جیتی جی قریب ۷۲۱ ہجری مطابق ۱۳۲۱ عیسوی کے بنائی ہی اس باولی کا پانی بہی متبرک گنا جاتا ہے اور جن لوگون نے اوسمین نہایا اور بہوت بہاگنی اور پریت رہنی کی منت سی اسمین نہایا جاتا ہی یہہ باولی بہت خوب اور نہایت روشن ہی پانی کی اندر تہ تلک اسمین گول سیڑہیان بہت خوشنمائی سی بنی ہوئی ہین ۸۱ سنہ ہجری مطابق ۱۳۷۹ عیسوی کے محمد معروف ابن جید الدین نے اس باولی کی جنوبی ضلع پر فیروزشاہ کی عہد مین کچہہ مکانات بنائی اور جانب جنوب ایک تہر پر چند اشعار لگائی وہ تہر اور اشعار ناموزون و خط زشت اب تک قائم ہے اس باولی کی اوپر اور بہی مکانات اور قبرستان بن گئی ہین اور میلے کے دن ہزارون آدمی اس باولی پر جمع ہوتی ہین اور بہت اونچی اونچی جگہہ سی تیرنی والی اس مین کودتی ہین بڑا تماشا یہہ ہوتا ہے کہ تماشائی اوپرسی پیسہ پہینکتی ہین اور کودنی والے اوسکے ساتہہ کودتی ہین اور رستہ مین پیسہ لپک لیتی ہین اس درگاہ کی چاردیواری نواب احمد بخش خان بہادر والی فیروزپور نی بنوادی ہی اور دروازہ پر یہہ مصرع لکہوا دیا ہی مصرع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را

نمبر ٢٢ مقبرہ تغلق شاہ

قلعہ تغلق آباد کی پاس یہہ مقبرہ ہی غیاث الدین تغلق شاہ کا جبکہ وہ بادشاہ سنہ ٧٢٥ ہجری مطابق سنہ ١٣٢٤ عیسوی کے مرا تو اوسکے بیٹے محمد شاہ تغلق نی جسکو محمد عادل تغلقشاہ بہی کہتی ہین یہہ مقبرہ بنایا قطع اس مقبرہ کی بہت خوبصورت ہی برج کی چار دیواری بالکل سنگ سرخ کی ہی اور گنبد سنگ مرمر کا سنگ سرخ مین جا بجا سنگ مرمر کی دہاریان لگی ہوئی ہین اور بہت خوبصورت منبت کاری کی ہوئی ہی اسکے برج کا لداو بہت بلندی پتہر ایسی خوب وصل کئی ہین کہ ایک ذرا نقصان نہین آیا گرد اس مقبرہ کی جونہ اور پتہر کی نکو یہہ فصیل اوسکی دیوار مین اندر کی رخ حجرہ بنی ہوئی ہین جسمین سیدار ہستی ہین فصیل کا دروازہ سنگ سرخکا بنا ہوا ہی اوسمین تیئس سیڑہیان ہین اس دروازہ سی قلعہ تغلق آباد تک ایک پل بنا ہا ہی تا کہ قلعہ مین سی مقبرہ مین انیکا رستہ ہو کیونکہ اسکے چارون طرف جنگل کا پانی بہرا رہتا تہا اس مقبرہ مین ایک تو اسی بادشاہ کی قبر ہی دوسری مخدومہ جہان اسکی بیوی کی تیسری سلطان محمد عادل تغلقشاہ اسکے بیٹے کی جو سنہ ٧٥٢ ہجری مطابق سنہ ١٣٥١ عیسوی کے رود سندہ کی کنارہ پر مرا تہا دروازہ کے پاس جو فصیل کا برج ہی اوسپر ہی ایک چہوٹا سا گنبد ہی معلوم نہین کہ اوسمین کسکی قبر ہی فیروزشاہ کے وقت مین یہہ مقبرہ دار الامان کہلاتا تہا اور فیروزشاہ نے ان قبرون پر صندل کا چہپر کہٹ اور خانہ کعبہ کی پردہ چڑہائی تہی اور جن

فتوحات فیروزشاہی

لوگون کو کہ سلطان محمد عادل تغلقشاہ نی مار ڈالا تہا یا اونکی ہاتہہ پاون ناک
کان کاٹ ڈالی تہی یا اندہا کردیا تہا اونکو اور اونکی وارثونکو روپیہ دیکر راضی کیا
اور عفو جرایم کی سندین لیکر اور ایک صندوق مین بند کرکر قبر کی سرہانے
رکہوا دیا تہا

نمبر ۲۳ درگاہ حضرت نظام الدین اولیا

یہہ درگاہ پرانی قسم کی ایک مسیل اکی ہبت نامی ہی جبکہ حضرت نظام الدین کا
۷۲۵ سنہ ہجری مطابق ۱۳۲۴ سنہ عیسوی کے انتقال ہوا تو آپکی مزار پر ایک چہوٹا سا گنبد اور
جالیان تہین فیروزشاہ نی اپنی وقت مین اوسپر صندل کا چہپر کہٹ چڑہایا فتوحات فیروز شاہی
اور برج کی چارون کونون مین سونی کی کٹوری سونی کی زنجیرون مین لٹکائے
۹۷۰ سنہ ہجری مطابق ۱۵۶۲ سنہ عیسوی سید فرید خان نی بڑی اکبر کی عہد مین گنبد کے
گرد سنگ مرمر کی جالیان لگائین اور گنبد کے اندر ایک لوح پر چند اشعار
تاریخ کی لگائی کہ مادہ تاریخ اوسکا قبلہ کہ خاص و عام ہی ۹۷۰ بعد اسکے نورالدین
جہانگیر بادشاہ کی عہد مین فرید خان المخاطب بمرتضی خان نی ۱۰۱۷ سنہ ہجری
مطابق ۱۶۰۸ سنہ عیسوی اپکی مزار پر سیپ کی پچیکاری کا بہت تحفہ چہپر کہٹ چڑہایا
حقیقت مین اسکی پچی کاری بہت تحفہ ہی اور اوس پچیکاری مین چند اشعار تاریخ
کندہ ہین کہ مادہ تاریخ اوسکا قبہ شیخ ہی ۱۰۱۷ بعد اسکے ۱۰۶۳ سنہ ہجری مطابق ۱۶۵۲ سنہ
عیسوی کے شاہجہان کی عہد مین خلیل اللہ خان نی اس گنبد کے گرد سنگین بارہ دری

سہد

سنگ سرخ کی ستونونکی بنائی اور اوسکے دوسرے اور چوتہی در پر کتبہ کہدوایا دیکہو کتبہ نمبر ۱۹
سنہ ۱۱۶۹ ہجری مطابق سنہ ۱۷۵۵ عیسوی عزیز الدین عالمگیر ثانی نی چند اشعار اردو ایک پتہر پر
کہدوا کر گنبد کے اندر لگا دئی بعد اسکے سنہ ۱۲۲۳ ہجری مطابق سنہ ۱۸۰۸ عیسوی نواب
احمد بخش خان بہادر رئیس فیروزپور نی غلام گردش کی سنگ سرخ کے
ستون نکلوا ڈالی اور سنگ مرمر کی ستون بہت تحفہ اور خوبصورت لگا دیے
سنہ ۱۲۳۶ ہجری مطابق سنہ ۱۸۲۰ عیسوی فیض اللہ خان بنگش نی غلام گردش مین تانبے
کی بہت چیزہا دیے اور سونی اور لاجورد سے بہت تحفہ مینا کاری کروا دی بعد اسکے
سنہ ۱۲۳۹ ہجری مطابق سنہ ۱۸۲۳ عیسوی اکبر شاہ ثانی نی اوس برج کو سنگ مرمر کا بنوا دیا
اور اوسپر بہت خوشنما سنہری کلس لگوا دیا اب یہہ درگاہ بہت عمدہ عمارت مین
ہی ستروین ربیع الثانی کو ہر برس بڑی دہوم سی یہان عرس ہوتا ہے
اور موسم بہار مین بسنت بہی بہت دہوم سی ہوتی ہی مسجد اس درگاہ کی فیروز شاہ
کی بنائی ہوئی ہی

نمبر ۲۲ ست پلہ

موضع کہڑکی کی سرحد مین متصل درگاہ حضرت روشن چراغ دہلی یہہ پل ہی سنہ ۷۲۷
ہجری مطابق سنہ ۱۳۲۶ عیسوی سلطان محمد عادل تغلقشاہ نی یہہ پل بنایا ہی درحقیقت اخبار الاخیار
یہہ بند ہی اور دور دور کا پانی اسمین کہڑا ہی نالہ کی نکلنی کو بیچ مین سات در
بطور پل کی بنائی ہین اور اسی سبب سے ست پلہ مشہور ہے اسکی اوپر بہی مکان

بنی ہوئی ہین اورد . و دروازہ بہت خوشنمائی سی بنائی ہین ایک جگہہ سے
ہیہ پل توٹ گیا تہا وہان کچا بند بنا دیا ہی اس پل کی درون کی تہ
ایک کنوان تہا اگرچہ وہ کنوان اب نہین ہا مگر نالی مین ایک لہر اگر پانی جمع
کرتی ہین اور اوسکو تبرک سمجہتی ہین بیمارونکو نہلاتی ہین اور بچون کی لیئی تہیلیون مین
پانی بہرکر اور سر کی تلی رکہہ کر دور دور لیجاتی ہین کاتک کی مہینہ مین
دیوالی کی قریب ہفتہ اور اتوار اور منگل کی دن بڑا ہجوم ہوتا ہی صدہا زن و مرد
اوریہی نہانی کو آتی ہین ناکہ آسیب جن اور بہوت اور جادو سی محفوظ رہین
کہتی ہین کہ یہان حضرت روشن چراغ دہلی نی وضو کیا تہا اوسکے
سبب یہان کی پانی کو برکت جانتی ہین دیوالی کی دنونمین یہان پتنگ کے
ہیچ ہوتی ہی شہلیا جہبکی کو کہتی ہی

نمبر ۲۵ درگاہ شیخ صلاح الدین

حضرت شیخ صلاح الدین سلطان محمد عادل تغلقشاہ کیوقت مین تہی اور آپ اخبار الاخیار
مرید ہین شیخ صدر الدین کے محمد تغلقشاہ کو ہمیشہ سخت جواب دیتی تہی
جب ایکا انتقال ہوا تو موضع کہرکی کی متصل دفن کیا یقین ہے کہ سنہ
ہجری مطابق ۱۳۵۳ عیسوی کے فیروز شاہ کی وقت مین ہے درگاہ نی ایکی مزار پر ایک
گنبد ہے اور اوسکے چارون طرف جالیان ہین اوسکے پاس بہت
بڑی مسجد تہی اب اکثر جگہہ سی گر پڑی ہی اوسکے پاس مجلس خانہ کا

والان

دالان ہی اور ایک چہوٹی سی گنبد مین اور قبرین ہین اٹہائیسوین صفر کو ہر برس یہان
عرس ہوتا تہا اب چند سی موقوف ہو گیا ہے

نمبر ۲۶ مسجد درگاہ حضرت نظام الدین

فتوحات فیروز شاہی

یہہ مسجد کتابون مین جماعت خانہ کرکر لکہا ہی حضرت نظام الدین کی درگاہ مین ہے
اس مسجد کو فیروز شاہ بادشاہ نی قریب سنہ ۷۵۲ ہجری مطابق سنہ ۱۳۵۱ عیسوی کے بنایا ہے
خود فیروز شاہ لکہتا ہی یہہ جماعت خانہ نئے سرسے مینی بنایا پہلے یہان نہ تہا اس سے
ثابت ہوتا ہی کہ خاد موئمن جو اس مسجد کا پہلے سے ہونا مشہور ہے یہہ غلط ہے
مسجد بہت نادر ہی اس مسجد کے بیچکا درجہ پر ایک سنگ سرخ کا ہی اور دو دو لڑ
قطار کا گنبد ہے اور اسکے بیچمین سونے کا کٹورہ لٹکتا ہی باتون نی سمین کو لیا ہے
مگر ٹوٹا نہین دو درجہ اس بڑے درجہ کے ادہر ادہر ہین اور انکی چہت پر
دو دو برج ہین کہ ساری مسجد کی پانچ برج ہوئے مسجد کی درون کی پیشانی پر
بعضے جگہ نسخ خط اور بعضے جگہہ کوفی خط مین آیات قرانی کندہ ہین مگر تاریخ نہین
باہر کی دیوار پر صحن کی رخ تہوڑی سی ٹوٹی ہوئی ہے کہ کسی شخص نے حضرت
نظام الدین کی انتقال کی تاریخ کہود دی ہی مگر پہلے کی کہودی ہوئی نہین ہے

تاریخ

نظام دو گیتی شہ ما و طین ۔ سراج دو عالم شدہ بالیقین
چو تاریخ فوتش بجستم ز غیب ۔ ندا داد ہاتف شہنشاہ دین ۷۲۵

نمبر ۲۷ مسجد جامع فیروزی

فیروز شاہ نے اپنی کوتلہ مین قریب ۷۵۵ سنہ ہجری مطابق ۱۳۵۴ عیسوی یہہ مسجد بنائی تہی چنانچہ اتبک یہہ مسجد توتی ہوئی لاتہہ کی پاس موجود ہی اس مسجد کا گنبد ہشپہلو تہا اور اوسکے اتہون طرف بادشاہ نے تاریخ فتوحات فیروز شاہی کا خلاصہ جو اس بادشاہ نے خود اپنی حالات مین تصنیف کی ہی پتہر مین کہود کر لگا دیا تہا اور اسمین خلاصہ اون احکامات کا تہا جو اس بادشاہ نے دربارِ اوقاف اور دربار تکرنے سیاست بدنی اور لینی خراج اور آسایش رعایا مین جاری کئی تہی لیکن اس گنبد کا اب نشان ہی نہین رہا توتی ہوئی پتہر بہی کہین نہین ملتی مگر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہہ گنبد جہانگیر بادشاہ کی زمانہ تک تہا پہر معلوم نہین کہ کس زمانہ مین توتا ۸۰۱ سنہ ہجری مطابق ۱۳۹۸ عیسوی مین جب تیمور نے دلی کو فتح کیا تو اسی مسجد مین تیمور کی نام کا خطبہ پڑہا گیا

تاریخ فرشتہ[1]

تزک تیموری[2]

نمبر ۲۸ کوشک انور یا مہندیان

یہہ ایک کہنہ عمارت ہی کوتلہ فیروز شاہ کی سامنی جیلخانہ کی پاس اگرچہ اسکا حال کچہہ معلوم نہین مگر کتابون مین اسکا نام کوشک انور لکہا ہی اسکی نام سی یقین پڑتا ہی کہ کسی بادشاہ کی بنائی ہوئی ہی کیونکہ اسطرح کی نام اوس زمانہ مین بادشاہی عمارتونکی ہوتی تہی اور اس موقع پر یہہ عمارت محاذی کوتلہ کی واقع ہی اس قرینہ سی متصور ہوتا ہی کہ فیروز شاہ کی بنائی ہوئی ہی پر کچہہ عجب

اخبار الاخیار[3]

۶

عجب نہین کہ قریب ۵۰۰ سنہ ہجری مطابق ۱۱۰۵ سنہ عیسوی کے ہو ہندوستان مین
رواج ہو گیا ہی کہ برسوین دن بڑی بڑی بے سر کے نیاز مین کا غذ کی برجی جسکو
مہندی کہتی ہین بنا کر اوسکے چارون طرف روشنی کرتی ہین یا تو
اس سبب سے ہے کہ اس عمارت کی صورت اوسی طرح کی ہی اور یا اس سبب سے
کہ خاص اوسی دن کی روشنی کو بنی ہی مہندیان اسکا نام مشہور ہو گیا ہے
بہرحال اسکے دونو نامون سی ثابت ہی کہ یہہ عمارت روشنی کرنی کے
لیے بنی ہی یہہ مکان نئی قطعہ کا ہی اسکے نیچی درہ لاد کر کرسی دی ہی اور پہر اوسکے
اوپر پانچ برج بنائی ہین چار چارون کونون پر اور ایک بیچ مین جون
قطعہ ہی بہت خوبصورت ہی مگر اب یہہ مکان بہت شکستہ ہو گیا ہے اور
چونکہ نری چونہ اور پتہر سی بنا ہوا تہا اوسکی بالکل گر پڑا ہی دو ایک برج چار پانچ
رہ گئی ہین

نمبر ۲۹ بولی بہٹیاری کا محل

یہہ ایک بند ہی شہر شاہجہان اباد کی باہر تہوڑی فاصلہ پر درگاہ سید حسین
رسول نما کی پاس غالب ہی کہ یہہ بند فیروز شاہ کا اوس زمانہ کا بنا یا ہوا ہو
جس زمانہ مین کہ اوسنے کوشک شکار بنایا یعنی قریب ۷۷۰ سنہ ہجری مطابق ۱۳۵۴ سنہ ع
کا اور اس بند پر ایک مکان چہوٹا سا بہت بد قطع بنا ہوا ہے اوس مکان کا نام
ہی مشہور ہے کہ کسی زمانہ مین نو علیخان بہٹیاری اسمکان مین رہتی تہی جسی بو لی بہٹیاری کا

محل مشہور ہو گیا ہی یہہ بند بہت خوب بنا ہوا ہی اور اب تک بجز تہوڑی سے
نقصان کی اور کچھہ نہین بگڑا اسی بند پر ہر سال اساڑہ کی مہینہ مین پورنماشی کو
پون پرچہیا کا میلہ ہوتا ہے اور برہمن جا کر اس بند مین ایک جہنڈے کہڑی کر کر ہوا کو
دیکہتی ہین اور اوس سی موسم کی بہلائی برائی کا حال بتاتی ہین اور اوس روز
یہان بڑا میلہ اکہٹا ہوتا ہے

نمبر ۳۰ کالی مسجد کوٹلہ نظام الدین

متصل درگاہ حضرت نظام الدین کی یہہ مسجد خانجہان فیروز شاہی کی بنائے
ہوئی ہی اوسنے ۷۷۲ سنہ ہجری مطابق ۱۳۷۰ سنہ عیسوی کے بنائی قطع اس مسجد کی ایسی ہی جیسے
کالی مسجد اور بیگم پور وغیرہ مسجدون کی ہی جو نہ اور تہری یہہ مسجد بنی ہی اور
دروازہ پر کتبہ سال بنا کندہ ہی دیکھو کتبہ نمبر ۲

نمبر ۳۱ درگاہ حضرت روشن چراغ دہلی

یہہ درگاہ حضرت نصیر الدین روشن چراغ دہلی کی بہت نامی ہی انتقال آپکا اٹہارہوین
رمضان ۷۵۷ سنہ ہجری مطابق ۱۳۵۶ سنہ عیسوی جمعہ کی دن ہوا ہے مگر یہہ عمارت فیروز شاہ ۲
بادشاہ نے ۷۷۵ سنہ ہجری مطابق ۱۳۷۳ سنہ عیسوی مین بنائی ہی درگاہ کی گنبد کے بارہ در ہین
اور سنگ خارا کی ستون لگی ہوئی ہین سب دروازون مین سنگ سرخ کے
جالیان ہین جنوب کے ایک در مین دروازہ ہے گنبد چونہ تہری بنا ہی اور اوسپر
سنہرے کلس ہے اور گنبد کے اندر سنہرے کٹورہ لٹکتا ہی سنگین حجرہ گنبد مین

نواب محمد خان نے سال میں بنوا دیا ہے اور میرزا غلام حیدر نے گنبد کے گرد بارہ دری
بنوائی تھی کہ وہ گر پڑی درگاہ کی صحن میں دو گنبد ہیں ایک میں حضرت شیخ
فرید شکر گنج کی پوتی کی قبر ہے اور دوسرے میں مخدوم زین الدین کی قبر ہے
جو آپکی بھانجی اور خلیفہ تھی اونکے پاس مخدوم کمال الدین کی قبر ہے جو مولوی
فخر الدین صاحب کے پیرون میں ہین اور اسی مقام پر نواب فیض طلب خان بنگش
کی قبر ہے درگاہ کی پاس ایک مسجد ہے فرخ سیر کے عہد کی اس درگاہ کا دروازہ
دیکھو کتبہ نمبر ۲۱ — ہی گنبد نما ہے اور اوسپر فیروز شاہ کی نام کا کتبہ لگا ہوا ہے سنہ ۷۷۲ ہجری مطابق
سنہ ۱۳۷۰ عیسوی کے محمد شاہ بادشاہ نے اس درگاہ کی گرد پونے چار لاکھ روپیہ
خرچ کرکر شہر پناہ بنوادی ہے اور اوس میں چار دروازہ اور ایک کھڑکی ہے

نمبر ۴۲ قدم شریف یا مقبرہ فتح خان

یہہ درگاہ بہت نامی ہے اور درحقیقت یہہ مقبرہ ہے شاہزادہ فتح خان بن فیروز شاہ کا
تاریخ فرشتہ — جبکہ سنہ ۷۷۶ ہجری مطابق سنہ ۱۳۷۴ عیسوی کے شاہزادہ فتح خان نے انتقال کیا تو اوسکے
لاش یہاں دفن ہوئی اور فیروز شاہ نے اوسکے گرد مکانات اور مدرسہ اور مسجد
بنائی اور چار دیواری کے پاس ایک بہت بڑا حوض بنوایا کہ اب تک موجود ہے
جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک معجزہ ہوا تھا کہ اوسکے سبب
قصیدہ ہمزیہ — پتھر پر نقش قدم پڑ گیا تھی چنانچہ اکثر کتابوں میں یہہ مذکور ہے مشہور ہے کہ انہیں
نقش قدم کی پتھروں میں کا ایک پتھر فیروز شاہ کی عہد میں لایا اور اوسنے وہ پتھر

بطور تبرک اپنی بیٹی کی قبر پر لگا دیا اور اسی سبب سے یہہ مقبرہ قدم شریف کے نام سی مشہور ہوا اس قبر پر حوض بنا دیا ہی اور اوسکے گرد سنگ مرمر کا کٹہرا لگایا ہی اوسمین پانی بہرتی ہین اور نقش قدم کو دہو کر پانیکا تبرک لیجاتی ہین اور زبان حال سی یہہ شعر پڑہتی ہین شعر ای خضر دل اسی کے پی سی نجات ہی پانی قدم شریف کا آب حیات ہے بارہوین ربیع الاول کو ہر سال یہان بہت بڑا میلہ ہوتا ہے تمام خلقت جمع ہوتی ہی زیارت کو اور ملنگ آتی ہین اور دروازہ کے آگی دہمال کرتی ہین

نمبر ۳۳ مسجد چوراہیہ قدم شریف

یہہ مسجد بہی فیروز شاہ کی وقت کی بنی ہوئی ہی اور وضع اسکی ایسی ہی ہے جیسے خانجہان کی بنائی ہوئی مسجدین ہین مگر خیال مین یہہ آتا ہی کہ جب فیروز شاہ نی یہہ مقبرہ بنایا یعنی قریب ۷۷۶ ہجری مطابق ۱۳۷۴ عیسوی کے تب اونہون نے آپ یہہ مسجد بہی بنائی یہہ مسجد چونہ اور پتہری بر جیون دار نہایت مستحکم بنی ہوئی ہے اور چوراہیہ قدم شریف کی مسجد کی نام سی مشہور ہے

نمبر ۳۴ درگاہ حضرت سید محمود بحار

یہہ درگاہ سرحد موضع کیلوکہری مین واقع ہی اور اگرچہ یہان کوئی عمدہ عمارت نہین مگر یہہ درگاہ بہت متبرک مانی جاتی ہی حضرت سید محمود بحار بڑے عالم اور بہت بڑی ولی تہی حضرت سید ناصرالدین سعی نی تپی کی اولاد مین سنہ ۶۸

شنہ ہجری مطابق ۱۳۰ سنہ عیسویکو اُنکا انتقال ہوا مشہور ہے کہ آپکی دعا سی ایک مردہ جی اوٹھا تھا اس سبب سے محی العظام اور راجہ ہاڑ کوڑا انکا لقب ہو گیا تھی ستائیسوین صفرکو ہر برس یہان عرس ہوتا ہے

نمبر ۲۵ کالی مسجد یا کلان مسجد

فیروز شاہ کی وقت مین جب شہر فیروز آباد آباد ہوا تہا اوسکے ایک محلہ مین خانجہان نی ۷۸۹ سنہ ہجری مطابق ۱۳۸۷ سنہ عیسوی کے یہہ مسجد بنائی تہی جب وہ شہر ویران ہوا اور شاہجہان نی یہہ شہر بسایا تو یہہ مسجد شہر مین آگئی اس مسجد کو بہت کرسی دیکر بنایا ہی کہ تیس سیڑہیان چڑہ کر مسجد مین جاتی ہین اندر سے مسجد کو نہ کہا بنایا ہی اور ہر کہہ مین پانچ پانچ درہین اور اوسکی چہت پر لداو کے چہوٹی چہوٹی گنبد بنائی ہین اور اوسکے دروازہ پر کتبہ ہے دیکہو کتبہ نمبر ۲۲

نمبر ۲۶ مسجد بیگم پور

یہہ مسجد بہی منجملہ اونہی مسجدونکی ہی جنکو خانجہان فیروز شاہی نی ۷۷۲ سنہ ہجری مطابق ۱۳۷۰ سنہ عیسوی کے بنایا تہا یہہ مسجد نری چونہ اور پتہر کی ہی قطع اسکی مرہٹوں کی ہی بالکل پٹہانون کی وقت کی ہی مگر البتہ مستحکم خوب ہے اسکی قطع اور کہڑکی کی مسجد کی قطع بہت قریب قریب معلوم ہوتی ہے

نمبر ۲۷ مسجد کالو سرائے

متصل مسجد بیگم پور کے ایک اور مسجد ہی خانجہان فیروز شاہی کی بنائی ہوئی

یہہ مسجد ہی جونہ اور پتہر سی بر جسون دار بنی ہوئی ہی اور جسکہ یہہ سب مسجدین
خانجہان نی قریب قریب زمانہ مین بنائی ہین اسواسطی اسکی سال بنا بہی قریب
۷۹۰ سنہ ہجری مطابق ۱۳۸۷ سنہ ع تصور کی جاتی ہی اس مسجد کی ضلع شمالی و جنوبی
منہدم ہوگئی ہین اور اب میدار اسمین بستی ہین

نمبر ۳۸ مسجد کہڑکی

موضع کہڑکی مین ست پلہ کی پاس یہہ مسجد ہے قریب ۷۸۰ سنہ ہجری مطابق ۱۳۸۰ سنہ ع
فیروزشاہ کی وقت مین خانجہان نی یہہ مسجد بنائی ہی اب اس مسجد مین
زمیدار رہتے ہین یہہ مسجد چوکہونٹی ہی اور چارون طرف مربع کی ضلعو ں سے
بیچمین ایک ایک مربع بطور تاج کی نکالا ہی تین طرف تو دروازہ ہین اور
قبلہ کے طرف سے بند ہی تمام مسجد مین بہت سے ستون لگائی ہین ایک ایک برج
چارون تاج کی مربعون پر ہے اور مسجد کی چہت پر نو جگہہ ملی ہوئی نو نو برج
ہین ہر ہر برج کی تلی چار چار ستون ہین مسجد کی صحن مین چار چوک چہوٹے
ہین پس قطع کی مسجد اس نواح مین کہین نہین ہی بلاد روم کی مسجدوں کے
قطع معلوم ہوتی ہے

نمبر ۳۹ مقبرہ فیروزشاہ

یہہ مقبرہ حوض خاص کی کنارہ واقع ہی جبکہ ۷۹۰ سنہ ہجری مطابق ۱۳۸۸ سنہ عیسوی کے
فیروزشاہ کا انتقال ہوا تو اسمقام پر دفن کیا میری رای مین یہہ مقبرہ
ناصر

ناسرالدین محمد شاہ کی وقت مین ۷۹۱ سنہ ہجری مطابق ۱۳۸۹ سنہ عیسوی کے بنا ہی یہہ مقبرہ
بالکل چونہ اور پتہری بنا ہوا ہی اُسکی پیشانی پر چونہ کی حرفون سی کتبہ بھی ہے — دیکھو کتبہ نمبر ۲۳
مگر اکثر حرف جھڑ گئی ہین اسی جگہہ اور بہی چہوٹی چہوٹی برج بنی ہوئی ہین
اور ناصرالدین محمد شاہ اور علاؤالدین سکندر شاہ کی ہین قبری ہین اور ایک
چہوٹا سا برج شہاب الدین تاج خان اور سلطان ابو سعید کا ہی اور اوسپر
کتبہ لگا ہوا ہے — دیکھو کتبہ نمبر ۲۴

نمبر ۴۰ خضر کی گمٹی

دریا کی کنارہ موضع اوکہلہ کی سرحد مین خضر خان کا یہہ مقبرہ ہی ۸۲۴ سنہ ہجری
مطابق ۱۴۲۱ سنہ عیسوی مین ابو الفتح مبارک شاہ اوسکے بیٹی نی یہہ مقبرہ بنایا
یہہ مقبرہ کچہہ اچہا نہین ہی صرف ایک گنبد تہا کہ وہ گر پڑا ہی فصیل مین
کا ایک برج باقی رہ گیا ہی البتہ دریا کی بہنی اور کشتیون کی چلنے
نی ایک کیفیت ہے

نمبر ۴۱ مبارکپور کوٹلہ

یہہ مقبرہ موضع مبارکپور مین شاہجہان آباد سی تین چار کوس جنوب کیطرف
واقع ہی جبکہ معز الدین ابو الفتح مبارک شاہ ۸۳۷ سنہ ہجری مطابق ۱۴۳۳ سنہ
عیسوی مین مرا تب یہہ مقبرہ بنا یہہ مقبرہ بہی بہت خوش قطعہ ہی سنگ
خارا سی بنا ہوا ہے اور سنگ خارا ایسی خوبصورتی سی لگایا ہے

کہ دیکھنی سی علاقہ رکھتا ہی بعضی لوگ یون خیال کرتی ہین کہ اس بادشاہ نے
شہر مبارک آباد دہی اسمقام پر آباد کرنا چاہا تھا مگر یہہ بات صحیح نہین
بلکہ اس بادشاہ نی موضع مبارکپور ریتی مین شہر مبارک آباد آباد کرنا چاہا

نمبر ۴۲ مقبرہ محمد شاہ

منصور کے مقبرہ کی سامنی سواد موضع خیرپور مین یہہ مقبرہ ہی سلطان
محمد شاہ بن فرید خان بن خضر خان کا جو سلطان معز الدین ابو الفتح مبارک
بن خضر خان کی بعد تخت پر بیٹھا جبکہ ۸۴۹ سنہ ہجری مطابق ۱۴۴۵ سنہ عیسوی کے
اس بادشاہ کا انتقال ہوا تو یہان دفن کیا اور یہہ مقبرہ اوسکے بیٹے
علاؤ الدین عالم شاہ نی بنایا یہہ مقبرہ نرا چونہ اور پتہر کا بنا ہوا ہے لیکن قطع
اسکے بہت نفیس ہی اندر کا مکان اور باہر کی غلام گردش اور اوسکے اوپر
برجیان بہت خوبصورتی سی بنائی ہین

نمبر ۴۳ مقبرہ سلطان بہلول لودہی

جبکہ سلطان بہلول لودہی موضع بہداولی نواح سکیٹ مین ۸۹۴ سنہ ہجری
مطابق ۱۴۸۸ سنہ عیسوی کے مرا اوسکی نعش کو اسمقام پر حضرت روشن چراغ دہلی علیہ الرحمہ
کی درگاہ کی پاس لاکر دفن کیا اور سلطان سکندر اوسکے بیٹے نے
یہہ مقبرہ بنایا یہہ مقبرہ عجب قطع کا بنا ہوا ہی نیچی تو بارہ در ہین اور اوپر
پانچ برج ہیئت مجموعی مقبرہ کی بہت خوبصورت ہی اسمقام پر اور بہی

قبرستان بن گیا ہی اور سنگ سرخ کے مجحر مین قبرین بنی ہوئی ہین یہان سے روشن چراغ دہلی کی درگاہ کی فصیل جو محمد شاہ نی بنائی ہی اور ایک دروازہ فصیل کا بہت خوشنمائی سی دکہائی دیتا ہے

نمبر ۴۴ پنج برجہ زمردپور

زمردپور ایک گانو ہی شاہجہان آباد دہلی سی جانب جنوب پہلی اس گانوکا نام کنچن سرائے تہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سلطان سکندر بہلول کی وقت مین زمرد خان کی جاگیر مین ملا جب سے زمردپور نام پڑا اس گانو مین مرد خان کا قبرستان ہی اور قبرون پر چہوٹی چہوٹی اور بڑی بڑی برج ستون دار بنی ہوئی ہین عمارت دیکہنی سی کچہہ شک نہین رہتا کہ یہہ عمارت سلطان کی وقت کی ہی اسی سبب سے اس قبرستان کی بنا ہی تخمیناً پندرہوین صدی کی قریب ۸۹۴ ہجری مطابق ۱۴۸۸ عیسوی کے خیال کی گئی ہے

نمبر ۴۵ بستی باوڑی

یہہ مقبرہ ہی قریب درگاہ حضرت نظام الدین کی سلطان سکندر بہلول کے وقت مین بستی خواجہ سرا تہا اوسنے اپنا مقبرہ قریب ۸۹۴ سنہ ہجری مطابق ۱۴۸۸ سنہ عیسوی کے بنایا اسمقام پر ایک باولی بہت نفیس ہے اوسمین نیچی اوپر دالان بنی ہوئی ہین جانب جنوب باولی کی ایک مسجد ہے اور اوسپر جو نہایت سنگ کاری مین آیات قرانی کندہ ہین مسجد کی نیچی مین بائین طرف دروازہ ہے

اور اوسپر برج بنا ہوا ہی اوس دروازہ کی سامنی قبر کا کٹہرا ہی بہت
بہت اونچا سوترہ بنا کر اوسمین کمری کی طور پر گہر بنالی ہین اور اوسپر قبہ
بنائی ہی اور قبہ پر برج ہی برج معہ لداو اور ستون کی سنگ سرخ کا بہت
نقشین بنا ہوا ہی بہت خوبصورت ہی اوسکے چارون کونون پر برجی
خوشنمائی کی لئی چار برجیان بنائی تہین اونمین کی تین برجیان قایم ہین اور
ایک ٹوٹ گئی ہی

نمبر ۴۶ موٹہہ کی مسجد

مبارکپور کوٹلہ سی تہوڑی دور آگی یہہ مسجد اور اوسکے ساتہہ کا ایک کنوان ہی
مگر یہہ مسجد بہت نامی اور نہایت خوشنما چونا اور پتہر کی ہی دروازہ
مسجد سی بہی اچہا بنا ہوا تہا سنگ مرمر مین آیات قرآنی کندہ تہین مگر اب
بالکل شکستہ اور خراب ہو گیا ہی مشہور ہی کہ کسی شخص نی راہ مین
پڑی موٹہہ کا دانہ اوٹہا لیا تہا اوس دانہ کو بوایا جو اوسمین خوشہ لگی وہ دوسری
برس پہر سبکو بوایا یہان تک کہ چند سال مین بہت روپئی موٹہہ کی ہو گئی
اوسکی یہہ مسجد بنی اور اسی سبب سی یہہ موٹہہ کی مسجد مشہور ہی کنوین کی اندر
ایک کتبہ سنگ سرخ کی پتہر پر ہی اوسکی اکثر حرف شور لگنی سی جہڑ گئی — کتبہ نمبر ۲۵
ہین جسقدر کہ باقی ہین اونسی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ مسجد اور کنوان سلطان سکندر
بن سلطان بہلول کی وقت مین یعنی تخمیناً ۸۹۴ ہجری مطابق ۱۴۸۸ عیسوی بنی

نمبر ۴۷ مقبرہ لنگر خان

موضع زمرودپور کی پاس راہ پر ایک گانوں ہی اوسکے سرحد مین یہہ مقبرہ ہے لنگر خان سلطان بہلول لودہی کی وقت کے امیرون مین سی تہی اونکا یہہ مقبرہ ہی اور اسی واسطے اسکے بنا کو تخمینا سنہ ۹۰۰ ہجری مطابق سنہ ۱۴۹۴ عیسوی کے خیال کی گئی ہی یہہ مقبرہ نہایت بہدا جونہ پتہر کا بنا ہوا ہے مگر اسکے اندر کی قبر اتنی اونچی بنائی ہی کہ اگر آدمی اسکے پاس کہڑا ہوکر ہاتہہ اونچا کری تو بہی اونگلیان قبر کی سرے تک نہین پہنچتین اس مقبرہ کی پاس ایک چوکنڈی کی برجی اور ہی اور او مین بہی کئی ایک قبر ہی شاید کہ انہی کی خاندان مین سی کسیکے ہونگی

نمبر ۴۸ ترسبہ

موتہہ کی مسجد کی پاس یہہ تین برج برابر برابر بنی ہین معلوم ہوتی کہ یہہ کسیکے مقبرہ ہین مگر اسمین کچہہ شک نہین کہ سلطان سکندر کی عہد کی یعنی تخمینا سنہ ۹۰۰ ہجری مطابق سنہ ۱۴۹۴ عیسوی کے بنی ہوئی ہین یہہ تینون مقبرہ جونہ اور پتہر سے بنی ہوئی ہین پہلا مقبرہ اور مقبرون سی اچہا بنا ہوا ہے اور کہین کہین اسمین سنگ سرخ بہی لگا ہوا ہے

نمبر ۴۹ راجون کی باین

نواح قطب صاحب مین کوٹہی دلکشا سی تہوڑی دور پر یہہ باولی ہے

اسکو

۹۱۴ سنہ ہجری مطابق ۱۵۰۶ سنہ عیسوی کے سکندر شاہ کی وقت مین دولت خان نی
بنایا ساخت اس باولی کی بہت اچھی ہی سیڑہی پانی تک جونہ پتھر کی ہی
اور ابتک سب جگہہ سی ثابوت ہی ایک پاس ایک مسجد ہے اور اوسکے
صحن مین گنبد ہے پتھر کی ستون کہڑی کرکر اوسپر برجی بنائی ہی اسی
زمانہ مین اس باولی کی مکانات مین راج آلسی تہی جب سی راجون کی
باین مشہور ہے اس باولی کی برج کی پیشانی پر یہہ کتبہ لگا ہوا ہے — دیکہو کتبہ نمبر ۲۶

نمبر ۵۰ مقبرہ سلطان سکندر بہلول

موضع خیرپور کی پاس یہہ مقبرہ ہی سلطان سکندر بن سلطان بہلول لودہی کا یہہ مقبرہ
۹۲۳ سنہ ہجری مطابق ۱۵۱۷ سنہ عیسوی کے سلطان ابراہیم اوسکے بیٹی نی بنایا
اگرچہ یہہ مقبرہ نری جونہ اور پتھر کا ہی الا اندر کا درجہ اور باہر کی غلام گردش
اور اوپر کی برجیان بہت خوشنمائی سی دکہائی دیتی ہین

نمبر ۵۱ درگاہ شیخ یوسف قتال

اخبار الاخیار — کہڑکی کی مسجد کے پاس یہہ درگاہ ہی شیخ یوسف قتال کی جو مرید ہین قاضی
جلال الدین لاہوری کی ۹۳۳ سنہ ہجری مطابق ۱۵۲۶ سنہ عیسوی کے انکا انتقال ہوا اور
دیکہو کتبہ نمبر ۲۷ — شیخ علاء الدین حضرت شیخ فرید شکر گنج کی نواسی نی یہہ مکانات
یہہ درگاہ سنگ سرخ کی بنی ہوئی ہی چارون طرف کی جالیان ہین
سنگین ہین برج جونہ کا ہی اور اوسکے حاشیہ پر مینی کا کام بنا ہوا

اور اس

اوسکے پاس ایک مسجد ہے جو نہ پتھر سی بنی ہوئی ہی لیکن اب بہت ٹوٹ پھوٹ گئی ہے

نمبر ۲۵ درگاہ مولانا جمالی

نواح قطب صاحب مین یہ بہت مشہور درگاہ ہی شیخ فضل اللہ معروف جلال خان نی ۹۴۰ سنہ ہجری مطابق ۱۵۳۳ سنہ عیسوی کے اپنی حینِ حیات یہ کوٹھری بنائی تہی اور آرام دونون طرح اسمین رہتی تہی جب ۹۴۲ سنہ ہجری مطابق ۱۵۳۵ سنہ ع کی انکا انتقال ہوا تو اسی حجرہ مین مدفون ہوئی بابر اور ہمایون اور سلطان سکندر کے عہد کی بڑی نامی شاعرون مین سی ہین اور جمالی اپنا تخلص کرتے تہی اسی سبب سی یہ درگاہ مولانا جمالی مشہور ہے یہ حجرہ بہت اچہا چونہ کا بنا ہوا ہی اور تہوری تہوری جنبش ری ہی کی ہوئی ہی حجرہ کی اندر چونہ کے منبت کاری مین دو غزلین انہی کی کہی ہوئی لکہی ہوئی ہین

اخبار الاخیار

نمبر ۲۶ مسجد درگاہ مولانا جمالی

مولانا جمالی کی درگاہ کی پاس یہہ مسجد ہی بہت بڑی اور نہایت شاندار چونہ اور پتھر سی بنی ہوئی اس مسجد کو بھی مولانا جمالی نی اپنی حینِ حیات قریب ۹۴۰ سنہ ہجری مطابق ۱۵۳۵ سنہ عیسوی کے بنایا تہا جس جگہہ یہہ مسجد واقع ہے پہلی آبادی قطب صاحب کی اسیقام پر تہی چنانچہ اب بہی اس جگہہ پرانی بستی کی کہنڈر پڑی ہوئی ہین بلکہ حسن کے زمانہ مین پتہورا نی یہان قلعہ بنایا اوس زمانہ مین بہی آبادی اسی مقام پر تہی

اخبار الاخیار

نمبر ۵۲ نیلی چھتری

سلیم گڈہ کے نیچے دریا کے کنارے جمنا کے گھاٹ پر ایک چہوٹی سی بارہ دری ہے
بنگلہ نما اور اوسپر چینی کاری کا نیلہ رنگ مین کام کیا ہوا ہے اس سبب سے
اسکو نیلی چھتری کہتے ہین سنہ ۹۳۹ ہجری مطابق سنہ ۱۵۳۲ عیسوی کے ہمایون بادشاہ نے [illegible]
دریا کی سیر دیکہنے کو یہ چھتری بنائی اگرچہ ہندو اس چھتری کو پانڈوؤنکی وقت کی
بتاتے ہین اور گو یہ بات صحیح نہو مگر اتنی بات مسلم ہے کہ اس چھتری پر جو چینی کاری
کی اینٹین لگی ہوئی ہین وہ اور کسی ہندوؤنکی جگہہ سے اوکہاڑ کر اسمین لگائی ہین کیونکہ
اون اینٹون مین مورتین شکستہ اور درہم خوردہ موجود ہین اور مورتونکی ناک [illegible]
جاتی ہے کہ کسیکا سر رہ گیا ہے کسیکا دھڑ باقی ہے اور بیل بوٹون کے
انتظام کی اولٹ پلٹ ہونے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ یہ اینٹین اور جگہہ سے
اوکہاڑ کر یہان لگائی ہین ہندوؤنکی تاریخ موجب راجہ جدہشٹر نے اس گھاٹ پر — اندرپرستہ مقام
جگ کیا تہا کچھ عجب نہین کہ ہندوؤنکی عہد مین اس گھاٹ پر کسی مقام کو
جگ کی جگہہ تصور کر کر چھتری بنا دی ہو اور ہمایون کی عہد مین ہی چھتری
ٹوٹ کر یہ چھتری نئی ہو سنہ ۱۰۲۸ ہجری مطابق سنہ ۱۶۱۸ عیسوی کے جب جہانگیر بادشاہ
بارادہ جانے کشمیر کے دلی مین پہونچا تو اوسنے ایک کتبہ اسمین لگا دیا — دیکھو کتبہ نمبر ۲۸
اور جب سنہ ۱۰۳۰ ہجری مطابق سنہ ۱۶۲۰ عیسوی کے وہان سے پہرا تو دوسرا کتبہ لگا دیا — دیکھو نمبر ۲۹

نمبر ۵۳ درگاہ امام ضامن یعنی مقبرہ سید حسین بانی منار

لاٹھ

اس احاطہ کی بیچ بڑی دروازہ کی پاس ہے ایک مقبرہ ہی امام محمد کی شہید کا
جنکو حسین ناپا منار بھی کہتی ہین یہہ بزرگ مشہد مقدس طوس سی سلطان مرآت آفتاب
سکندر کی وقت مین دلی مین آئی اور اسی مقام پر سکونت اختیار کی
اور یہہ مقبرہ اپنی سامنی آپ بنایا جب سنہ ۹۴۴ ہجری مطابق سنہ ۱۵۳۷ عیسوی مین
انکا انتقال ہوا تو بموجب وصیت کی اسی مقبرہ مین دفن ہوی قطع اس
مقبرہ کی بہت اچھی ہی برج بھی خوشنما ہی اندر سنگ مرمر کا فرش ہے
اور دروازہ پر کتبہ لگا ہوا ہے ر پ م ر ۳۰

نمبر ۶۵ درگاہ حضرت قطب صاحب رحمۃ اللہ علیہ

یہہ درگاہ حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ
علیہ کی ہی انکا انتقال شب دوشنبہ چودھوین ربیع الاول سنہ ۶۳۳ ہجری مطابق ۲
سنہ ۱۲۳۶ عیسوی کو ہوا اور اسی مقام پر مدفون ہوی مگر یہان کچھہ عمارت نہین سنہ ۹۴۸
ہجری مطابق سنہ ۱۵۴۱ عیسوی شیرشاہ کی وقت مین خلیل اللہ خان نی
ایک چار دیواری بنوائی تھی کہ وہ چار دیواری اب تک موجود ہی سنہ ۹۵۸
ہجری مطابق سنہ ۱۵۵۱ عیسوی اسلام شاہ کی وقت مین یوسف خان نی
بھی ایک دروازہ اس درگاہ مین بنایا کہ اوسکی تاریخ بنا درگاہ ہی
بعد اسکی سنہ ۱۱۹۰ ہجری مطابق سنہ ۱۷۷۷ عیسوی شاکرخان نی شاہ عالم کی
وقت مین ایک دروازہ جانب غرب بنایا کہ اب تک موجود ہے

اور ۱۱۳۰ہجری مطابق ۱۷۱۸ عیسوی کے فرخ سیر نے آپکی مزار کی گرد سنگ مرمر کے بہت نفیس جالیان بنوا دین اور سنگ مرمر کی دروازہ بہت لطیف بنوائے

دیکھو نمبر ۳۱ و ۲۲ اور اون دروازون پر کتبے لگائی

نمبر ۵ مسجد قلعہ کہنہ

تاریخ مرزا ہدایت اللہ خان جبکہ شیر شاہ بادشاہ ہوا تو اوسنے ۹۴۸ہجری مطابق ۱۵۴۱عیسوی کے اس مسجد کو پرانی قلعہ کی اندر شمالی دیوار کی متصل بنایا اوس زمانہ کی عمارتون میں یہہ مسجد بہت خوبصورت عمارت ہے اندر سے اور سارے وکار سنگ سرخ کے بنی ہوئے اور کہین کہین نہایت خوشنمائی سی سنگ مرمر بھی لگایا ہی ہر جگہہ قرآن کے آتین نسخ اور کوفی خط مین کندہ ہین ہر ہر محراب اور کوشہ اور کونہ پر بہت تحفہ منبت کاری اور بہت خوب پچکاری کی ہوئی ہی اسکی ساخت قابل دیکہنی کی ہی لہذا واس مسجد کا نہایت عمدہ ہے سنگ سرخ کے پتہرون کو چہوٹا چہوٹا تراش کر بہت خوبصورتی اور دانائی اور استادی سی الیا خوبصورت اور مضبوط لدا ولا داہی کہ دیکہنی سی تعلق رکہتا ہی اوس لدا مین و ہر جگہہ بہت تحفہ منبت کاری بنائی ہی اسکے صحن مین ایک بہت خوبصورت سولہ پہلو کا حوض ہی مگر اب بی مرمتی کی سبب بالکل خراب ہوگیا ہے اس مسجد کی دیوار و نکے آثار بہت چوڑی ہین اور آثار و مین چہت پر چڑہنی کا زینہ اور طرح طرح کی نشیمن نکالی ہین اس مسجد کی چہت پر ایک

کسبند اب تک موجود ہے اور اودہر اودہر گنبد کے دو چہتریان تہین کہ توٹ
گئی ہین اس مسجد کو اکبرنامہ مین جامع مسجد کرکر لکہا ہی شاید ہمایون کیوقت مین یہے
جامع مسجد ٹہر گئی ہو اس مسجد پر کہین تاریخ کا کتبہ نہین ہی الا مسجد کی پیش طاق
کی داہنی بائین طاقو مین چند شعر کندہ ہین

دیکھو کتبہ نمبر ۳۲

نمبر ۵۸

شیر منڈل

اسی پرانی قلعہ مین شیرشاہ نی ۹۴۹ سنہ ہجری مطابق ۱۵۴۱ سنہ عیسوی کے مسجد کے
پاس بہت بلند تہ منزلی ایک عمارت بنائی اور شیر منڈل اوسکا نام رکہا
کہ اب تک اسی نام سی مشہور ہے یہہ عمارت تمام سنگ سرخ کی بنی ہوئی ہے
پہلے اور دوسرے درجہ کی بیچون بیچ مین ایک کمرہ بنایا ہی اور چارون طرف بہت
پتلی غلام گردش ہے اور دیوار مین سی اوپر کو زینہ چڑہایا ہی اور تیسرے
درجہ پر ایک برجی بنائی ہی بجز سیرگاہ کے اور کچہہ اس عمارت سے فایدہ معلوم
نہین ہوتا جبکہ ہمایون بادشاہ دوبارہ دلی مین بادشاہ ہوئی تو اسمکان مین
کتب خانہ رکہا تہا ۹۶۳ سنہ ہجری مطابق ۱۵۵۶ سنہ عیسوی شام کیوقت ہمایون
بادشاہ اس کتب خانہ مین آئی اور اوسی ذات احتمال تہا کہ زہرہ طلوع
کری اوسکو دیکہنا چاہا جب وہان سے اوترنی لگی تو زینہ پر سے کہ
نہایت پیچدار ہے پاؤن پہسل گیا اور بادشاہ نیچی گر پڑے کنپٹی مین
بہت چوٹ آئی اور چند روز بعد مر گئے میرزا ہدایت اللہ خان نی

اکبرنامہ

اپنی تاریخ مین اس عمارت کو ہمایون بادشاہ کی بنائی ہوئی خیال کیا ہے
یہہ صحیح نہین ہے

نمبر ۵۹ مسجد و مقبرہ خیرپور

اسمین تو کچھہ شک نہین کہ یہہ مقبرہ اور مسجد پٹھانون کی وقت کی ہی اور تخمینا ۹۵۰ سنہ ہجری مطابق ۱۵۴۳ سنہ عیسوی یعنی قریب قریب زمانہ شیر شاہ کی بنی ہوئی ہی اگرچہ اسکے بنانی والی کا نام تحقیق نہین ہوا لیکن اسمین کچھہ شک نہین رہا کہ پٹھانون کی وقت کی کسی امیر کا جسکے نام پر یہہ گانو آبادہی یہہ مقبرہ ہے اور اوسکے یہہ مسجد بنائی ہوئی ہی اگرچہ یہہ مسجد چونہ اور پتھری بنی ہوئی ہی مگر اسکے خوش قطع ہونی مین کلام نہین اس مسجد مین چونہ کاری کی بہت تحفہ منبت کاری کی ہوئی ہی اور پیشانی مین چونہ کاری سی آیات قرانی کہدی ہوئی ہین ایسی خوش قطعہ مسجد پٹھانون کی وقت کی بہت کم دیکھنی مین آئی ہے

نمبر ۶۰ کہاری باولی

پہلے اسمقام پر عماد الملک عرف خواجہ عبد اللہ نے سلام شاہ کیوقت مین ۹۵۲ سنہ ہجری مطابق ۱۵۴۵ سنہ عیسوی ایک کنوان بنایا تہا چہہ برس بعد یعنی ۹۵۸ سنہ ہجری مطابق ۱۵۵۱ سنہ عیسوی اوس کنوی کی باولی بنادی جب شاہجہان نے شہر بسایا تو یہہ باولی بہی شہر مین آگئی اب یہان بہت لوگون نے

مکان بنا لیے ہین اور یہہ بہی ایک محلہ ہوگیا ہی اور یہہ کتبہ[۱] اس باؤلی کی ہین — دیکھو کتبہ نمبر ۳۴

نمبر ۶۱ مقبرہ عیسی خان

عرب سرا کی پاس ایک چار دیواری ہی اوسکو عیسی خان کا کوٹلہ کہتی ہین اوس کوٹلہ مین یہہ مقبرہ ہی اس مقبرہ کو عیسی خان نی جو اسلام شاہ کی عہد کے ترے نامی امرو مین سی ہین سنہ ۹۵۴ ہجری مطابق سنہ ۱۵۴۷ عیسوی کے اپنی جیتی جی بنایا مقبرہ کے اندر کتبہ[۲] لکا ہوا ہے (دیکھو کتبہ نمبر ۳۵) پٹہانون کی وقت کی عمارتون مین یہہ مقبرہ نہایت خوبصورت ہے بیچمین برج ہے اور چارون طرف غلام گردش سنک خارا اور چونہ سی بہت خوبصورت بنائی ہی اس مقبرہ مین کنوار بستی ہین اوس نفیس عمارت کو خراب کرتی جاتی ہین

نمبر ۶۲ مسجد عیسی خان

یہہ مسجد عیسی خان کی مقبرہ کی پاس ہے اور اس مسجد کو بہی عیسی خان نی سنہ ۹۵۴ ہجری مطابق سنہ ۱۵۴۷ عیسوی کے اسلام شاہ کی وقت مین مقبرہ کے ساتھہ بنایا ہے یہہ مسجد نری چونہ اور پتہر سی بنی ہوئی ہی اور محرابون مین کہین کہین سنک سرخ بہی لکا ہوا ہے

نمبر ۶۳ مسجد درگاہ حضرت قطب صاحب

قطب صاحب کے مزار کے پاس جالیون کے قریب یہہ مسجد ہے اس مسجد کے تین درجہ ہین پہلا درجہ دو محراب کا کچہ ہی صرف مٹی کا اس درجہ کو

حضرت قطب صاحب نے آپ بنایا تہا ۹۵۰ سنہ ہجری مطابق ۱۵۴۳ سنہ عیسوی کے سلیم شاہ کیوقت مین اوس کچہ درجہ گیے اکی ایک اور درجہ بنا بعد اوسکے ۱۱۳۱ سنہ ہجری مطابق ۱۷۱۸ سنہ عیسوی کے فرخ سیر نے اوسکے اکی ایک اور تیسرا درجہ بنایا اور اوسکے پیشانی پر تاریخ لگائی جسکا مادہ تاریخ بیت ربی مستجاب ہے

نمبر ۶۴ عرب سرا

ہمایون کی مقبرہ کی پاس یہہ سرا ہے اور اس سرا کو نواب حاجی بیگم ہمایون بادشاہ کی بیوی نی ۳ سنہ جلوس اکبری مطابق ۹۶۸ سنہ ہجری موافق ۱۵۶۰ سنہ عیسوی کے بنایا ہی اس سرا مین تین سو عرب آباد ہوئی تہی اس سبب سے عرب سرا کے نام سی مشہور ہے اگرچہ عمارت اس سرا کی بہت بدل گئی ہے الا قدیم دروازہ جو بہت خوبصورت اور نہایت تحفہ بنا ہوا ہے اب ہی موجود ہے

نمبر ۶۵ خیر المنازل

یہہ مدرسہ ہے ماہم بیگم کا جنہون نی بڑی اکبر کو دود پلایا تہا ۹۶۹ سنہ ہجری مطابق ۱۵۶۱ سنہ عیسوی کے یہہ مسجد اور مدرسہ پرانے قلعہ کی پاس بنایا یہہ عمارت بالکل چونہ اور پتہر کی ہی اور اب بالکل شکستہ ہو گئی ہی مسجد کی پیشانی پر دیکہو کتبہ نمبر ۳۶ یہہ کتبہ لگا ہوا ہے

نمبر ۶۶ بہول بہلیان

قطب صاحب کے نواح مین لاٹہ کے قریب ادہم خان ماہم انگہ کی بیٹی اور اکبر بادشاہ کے کوکہ

کوکہ کا یہہ مقبرہ ہی سنہ جلوس اکبری ہو افق ۹۶۹ سنہ ہجری مطابق ۱۵۶۱ سنہ عیسوی ادہم خان نی شمس الدین محمد خان اتکہ کو مار ڈالا اوسکے عوض بادشاہ نی ادہم خان کو قلعہ پر سے گرا کر مار ڈالا ماہم انکہ بہی اوسی زمانہ مین مرگئی اور دونو لاشین اکبر اباد سی یہان لا کر دفن کین اور اکبر بادشاہ کی حکم بموجب یہہ مقبرہ بنا مآثر الامرا

یہہ مقبرہ نرا چونہ اور پتہر کا ہی اسکی ایک دیوار مین سیڑہہ بنا یا ہی اور پہر جسکی دیوار اسطرح پر بنائی ہی کہ اوسکی گرد پہر سکتی ہین اور اوسمین ایک مقام پر ایسا دہوکا رکہا ہی کہ آدمی یہہ خیال کرتا ہی کہ جس رستہ کو مین جاتا ہون اسی رستہ سے نیچی اترونگا حالانکہ برخلاف اپنی قیاس کی اوپر چڑہ جاتا ہے اور پہر جب اوترنیکا ارادہ کرتا ہی تو بسبب اسکی کہ نیچی اوترنیکا رستہ ایک کونہ مین نظر سی پوشیدہ ہے اوسی رستہ پر آن پڑتا ہی اور پہر اوپر چڑہ جاتا ہے اور اسی سبب سے بہول بہلیان یعنی مقام گم گشتگی اسکا نام مشہور ہوگیا ہے

لمبر ۷۶

مقبرہ ہمایون

ہر کہ میخواہد کہ بیند شکل فردوس برین ٭ گو بیا این قصر و این باغ ہمایون را ببین

یہہ مقبرہ شہر شاہجہان آباد سی قریب ہائی کوس جنوب کیطرف معز الدین کیقباد کی کیلوکہری مین واقع ہی اور اسمین ہمایون بادشاہ کی قبر ہی اس مقبرہ کی عمارت ایسی خوب ہی کہ اپنا نظیر نہین رکہتی سنگ مرمر اور سنگ سرخ سے ملا کر اسکو بنایا ہی سنگ مرمر تو وہ لطیف کہ ہوتی شاہوار اوسکی آگی

دریای خجالت مین ڈوب جاتا ہے اور سنگ سرخ وہ نادر کہ گلاب کی پنکھڑیون
شرف لیجاتا ہی برج اسکا ز سنگ مرمر کا گو یا خدا کی قدرت کے دریا کا ایک
موتی ہی قطع اسکے ایسی خوبصورت ہے کہ اسمان بہی اسکے اگی پانی کا ایک بلبلہ
ہی حوران جہلان اونچائی مقبرہ کی نہایت مناسب ہے باوصف اسقدر بڑائی
کی بہت نازک دکہائی دیتا ہی صحن اوسکا بہت دلکشا اور مکانات اسکے
نہایت دلربا وضع اسکی نہایت خوب قطع اسکی بغایت مرغوب کسی
زمانہ مین یہہ باغ بہی بہت اراستہ تہا چارون طرف نہرین جاری تہین جابجا
حوض بنی ہوئی تہی پانی لہراتا تہا فوارہ چہوٹتی تہی پہول کہلتی تہی بلبلین چہچہاتی
تہین مگر اب سب ویران ہوگیا وہ سرو جو قد یار پر طعنہ مارتی تہی اور وہ
پہول جو لب دلبرون پر ہنستی تہی نام کو بہی نرہی نہرین ٹوٹ گئین حوض بند
ہوگئی فوارہ چپ ہو رہے کوئین اندہی ہوگئی آبشارونکا نام نرہا نہر
کہین ٹوٹا پہوٹا ان پاتو نکا نشان پایا جاتا ہے سنہ ۹۷۳ ہجری مطابق سنہ ۱۵۶۵ عیسوی کے
مرأت افتاب نما نواب حاجی بیگم ہمایون بادشاہ کی بیوی نی سنہ ۱۴ جلوس اکبری مین اس مقبرہ کو
بنوانا شروع کیا سولہ برس کے عرصہ مین پندرہ لاکہ روپیہ خرچ ہوکر تیار
ہوا خاندان تیموریہ کا یہہ مقبرہ قبرستان ہے

نمبر ۶۸ نیلی چہتری یا مقبرہ نوبتخان

سنہ ۹۷۳ پرانی قلعہ کے پاس یہہ مقبرہ ہی نواب نوبت خان اکبری کا اونہون نے

۹۷۳ سنہ ہجری مطابق ۱۵۶۵ سنہ عیسوی کے یہہ مقبرہ انہی سنین بنایا اس مقبرہ کا برج چینی کا رنگا
نیلہ تہا اس سبب سے نیلی چہتری کرکر مشہور ہے اب یہہ مقبرہ بالکل ٹوٹ گیا ہے
برج بہی گر پڑا ہی مقبرہ کی نمایش بہی خراب ہوگئی ہے

نمبر ۶۹ مقبرہ اتکہ خان

یہہ مقبرہ ہی شمس الدین محمد خان غزنوی کا جنکا اعظم خان خطاب تہا یہ اکبر کے
انا کی خاوند تہی ۹۶۹ سنہ ہجری مطابق ۱۵۶۱ سنہ عیسوی ادہم خان نے انکو مارڈالا تہا بادشاہ نے ماثر الامرا
اوسکے بدلہ ادہم خان کو دو دفعہ قلعہ پر سے گروا کر مارڈالا دو خون شد
بر یا دلی ایک ہی اسکے تاریخ ہی اور یہہ مصرع ہی تاریخ کا ہی رفت ازظلم
سر اعظم خان اور یہہ قطعہ بہی تاریخ کا ہی قطعہ خان اعظم سپاہ اعظم خان
کہ چو اوکس درین زمانہ ندید بشہادت رسید ماہ صیام شربت نوش
روزہ دار چشید کاش سال دگر شہید شدی کہ شدہ سال فوت خان شہید
غرض کہ انکی ماری جانی کی بعد انکی لاش دلی مین لائی اور حضرت نظام الدین
کی درگاہ کی پاس دفن کیا ۹۷۴ سنہ ہجری مطابق ۱۵۶۶ سنہ عیسوی کو کلتاش خان
انکی بیٹی نی یہہ مقبرہ بنایا یہہ مقبرہ ہی بہت خوب ہے سنگ سرخ اور سنگ مرمر کا
بنا ہوا ہی ایات قرانی اور گل بوٹی بہت خوبصورتی سی کندہ ہین دروازہ کے
پیشانی پر تاریخ بنا کا کتبہ لگا ہوا ہے دیکہو کتبہ نمبر ۳۰

نمبر ۷۰ درگاہ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

یہہ درگاہ شہر شاہجہان اباد سی تہوڑی دور فراشخانہ کی کہڑکی باہر واقع ہے
حضرت خواجہ باقی باللہ صاحب نقشبندے کی یہہ درگاہ ہی سنہ ۱۰۱۲ ہجری مطابق
سنہ ۱۶۰۳ عیسوی کے آپکا انتقال ہوا اور جب ہی اپکا مزار بنا پہر رفتہ رفتہ ایک مسجد بہی
بن گئی اور بہت قبرین ہو گئی اپ کے مزار کی سرہانی ایک دیوار ہے کہ
اوسمین طاق طاق بنی ہوئی ہین اوسمین چراغان روشن ہوتی ہین

نمبر ۱۷ درگاہ حضرت امیر خسرو

حضرت نظام الدین کی درگاہ کی پاس یہہ درگاہ ابو الحسن عرف امیر خسرو کی ہے
اخبار الاخیار — اوتیسوین ذیقعدہ سنہ ۷۲۵ ہجری مطابق سنہ ۱۳۲۴ عیسوی کے اپکا انتقال ہوا اور یہہ مقام پر جو
یارانی چبوترہ کہلاتا تہا دفن ہوئی اپکی مزار کی سرہانی لوح پر تاریخ انتقال
کندہ ہی جسکا پہلا مادہ عدیم المثل اور دوسرا طوطی شکر مقال ہی سنہ ۹۹۷ ہجری
مطابق سنہ ۱۵۸۸ عیسوی کے سید مہدی نی صرف مجر بناکر یہہ عمارت جواب موجود ہے
سنہ ۱۰۱۴ ہجری مطابق سنہ ۱۶۰۵ عیسوی کے عماد الدین حسن نی یہہ عمارت سنگ مرمر کی
دیکہو کتبہ نمبر ۳۸ — تعمیر کی برج کی اندر چند اشعار اور کتبہ تاریخ بنا کندہ ہی اس درگاہ مین ہر برس
سترہوین شوال کو بہت دہوم سی میلہ ہوتا ہی اور موسم بہار مین بسنت بہی
بہت خوب ہوتی ہے

نمبر ۱۸ جیلخانہ یا سرای فریدخان

درحقیقت یہہ سرای ہی نواب فریدخان جہانگیری المخاطب مرتضی خان کی بنائی ہوئی

تہی

تخمیناً سنہ ۱۰۱۰ ہجری مطابق سنہ ۱۶۰۱ عیسوی کے انہون نی یہہ سرا بنائی تہی جب پرانی دلی
ویران ہو گئی یہہ سرا بہی ویران پڑی تہی سرکار انگریزی نی اسکی مرمت
کی اور اوسکو جیلخانہ تجویز کیا اس سرا کا دروازہ بہت عالیشان بنا ہوا ہے
اور اوسکے اوپر بہی مکانات ہین کہ داروغہ جیلخانہ اوسمین بفراغت
رہ سکتا ہی اب اسکے قریب اور بہت سی مکانات جیلخانہ اور کانجی ہوس
اور پاگل خانہ کی بن گئی ہین

نمبر ۳ بارہ پلہ

یہہ پل شاہجہان آباد سی چار میل جنوب کیطرف واقع ہی ایسا نفیس پل اطرف
مین ہی اس پل کو جہانگیر بادشاہ کی عہد مین سنہ ۱۰۲۱ ہجری مطابق سنہ ۱۶۱۲ عیسوی کے
مہربان آغا عرف آغا مان المخاطب بہ آغای آغا یان خواجہ سرا نے
بنایا ہے یہہ آغا اکبری اور جہانگیری عہد کی بڑے نامی خواجہ سراؤن مین سے تہے تزک جہانگیری
ہین اور یہہ پل بہی بہت خوبصورت پتہر اور چونہ سی بنا ہوا ہے اوسکے
سر پر ایک پتہر پر چند شعر پل بنی کی تاریخ اور جہانگیر بادشاہ کی تعریف دیکہو کتبہ نمبر ۳۹
مین کندہ ہین

نمبر ۴ منڈی

یہہ منڈی مہربان آغا خواجہ سرا کی بنائی ہوئی ہی اور جس زمانہ مین کہ اوسنے سرا
بارہ پلہ بنایا یعنی سنہ ۱۰۲۱ ہجری مطابق سنہ ۱۶۱۲ عیسوی کے اوسی زمانہ مین یہہ منڈی

بنائی اس منڈی کا دروازہ بہت خوبصورت ہے اور اوسیر پانی کا نام کہندیو ہے
منڈی کی اندر ایک مسجد تہی وہ ٹوٹ گئی مگر ایک کنوان سیڑہیون دار ایک
موجود ہی اور بائین کی نام سی مشہور ہی اس قسم کی کنوی مالوہ کیطرف بہت ہین
مگر اسطرف ایسا کنوان عجایبات سی ہے

نمبر ۷۵ کوس منارہ

جہانگیر بادشاہ نی اپنی عہد مین بنگالہ سی آگرہ ہوتی ہوئی دریای اٹک تک سڑک
بنوا کر دو طرفہ درخت لگائی تہی سنہ ۱۴ جلوسی مطابق سنہ ۱۰۲۸ ہجری موافق سنہ ۱۶۱۹ عیسوی
یہہ بہی حکم دیا کہ آگرہ سی لاہور تک ہر کوس کی سری پر ایک منارہ بنوایا توزک جہانگیری
جاوی اور تین کوس پر ایک کنوان چنانچہ یہہ منار چونہ اور پتہر کی بہت مستحکم
اور بلند اسوقت تک موجود ہین اکثر منارون مین معلوم ہوتا ہی کہ تعداد کوس کی
لیی پتہر لگانیکو خانہ چہوڑا ہی مگر کسی مین پتہر لگا ہوا نہین ہے

نمبر ۷۶ پل سلیم گڈہ

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سلیم شاہ نی جب سلیم گڈہ بنایا تہا تو اوسوقت دریا اسکی
نیچی بہتا تہا اور جنوب کیطرف پانی نہ تہا اور اوسیطرف کی دروازہ سے تہا
اس قلعہ مین جاتی تہی اور ایک دروازہ شمال کی جانب دریا کی کنارہ
شاید ایک مدت کی بعد پانی کی ٹکر سی جنوب کیطرف کا کنارہ دریا کاٹ گیا
اور اس قلعہ کی چارونطرف پانی ہوگیا اور قلعہ مین جانیکا رستہ نہ رہا تب

نوز

نورالدین جہانگیر بادشاہ نی ۹ سنہ جلوس مطابق ۱۰۳۱ سنہ ہجری موافق ۱۶۲۱ سنہ عیسوی کے
اس قلعہ کی جنوبی دروازے کے آگی بہت بڑا اور نہایت مضبوط تختہ چونہ
اور پتھر کا پل بنوایا ہے کہ وہ پل اب تک موجود ہے اور اوسپر دو کتبہ بھی لگی دیکہو کتبہ نمبر ۲۰۲۱۴
ہوئی ہین جب شاہجہان نی قلعہ بنایا تو یہہ پل قلعہ مین ایسا مل گیا کہ گویا
اس قلعہ ہی کی لئی بنایا تہا

نمبر ۲۷ مقبرہ شیخ فرید

بیگم پور کی مسجد کی پاس ہی مقبرہ ہی شیخ فرید ابن شیخ احمد بخاری کا جنکو جہانگیر کے
عہد مین مرتضی خان کا خطاب ملا تہا اس مقبرہ کی مکانات بالکل ٹوٹ گئے
ہین صرف دالان باقی رہ گیا ہی ۹ سنہ جلوس جہانگیری مطابق ۱۰۲۳ سنہ ہجری
موافق ۱۶۱۳ سنہ عیسوی کے انکا انتقال ہوا کہ سال وفات اونکی قبر پر کندہ ہی اور
اسی زمانہ کی قریب یہہ مقبرہ بنا

نمبر ۲۸ نیلہ برج یا مقبرہ فہیم

یہہ مقبرہ ہی ہمایون کی مقبرہ کی پاس کوئی تو اسکو حجام کا مقبرہ بتاتا ہی اور
کوئی فہیم کا پہلی بات تو یقینی غلط ہی اور دوسری بات اگر صحیح ہو تو یہہ مقبرہ
عبدالرحیم خان خانخانان کا بنایا ہوا ہے ۱۰۳۳ سنہ ہجری مطابق ۱۶۲۳ سنہ عیسوی کے جبکہ
مہابت خان نی خانخانان کو براہ دغا نظربند کیا تو پہلی فہیم پاس جو
خانخانان کی بڑی عزیز چیلون مین سی تہا پیغام سازش کا بہیجا اوسنے

نانا اور اپنی بیٹی اور اپنی چالیس رفیقوں کی ساتھہ لڑکر مارا گیا غالب ہے کہ جب خانخانان نے سنہ ۲ جلوس جہانگیری مطابق سنہ ۱۰۳۴ ہجری ہوا اور سنہ ۱۶۲۴ عیسوی کے چھوٹا جب اونے یہہ مقبرہ بنایا ہہ مقبرہ بالکل چینی کاری کا ہی اور ایسی خوشرنگ اور خوبصورت چینی کاری اور رنگ آمیزی کی ہوئی ہی کہ دیکھنی سی علاقہ رکہتی ہی برج اس مقبرہ کا بالکل نیلہ رنگ کا ہی اور اسی سبب سے نیلہ برج کی نام سے مشہور ہی

مآثر الامرا و توزک جہانگیری

نمبر ۷۹ چونسٹھہ کہنبہ

متصل درگاہ حضرت نظام الدین کی یہہ مقبرہ میرزا عزیز کوکلتاش خان بیٹے خان اعظم اتکہ خان کا ہی جبکہ سنہ ۱۰۳۴ ہجری مطابق سنہ ۱۶۲۴ عیسوی کے احمد آباد گجرات مین جہانگیر کی عہد مین انکا انتقال ہوا تب اونکی لاش کو یہان لا کر دفن کیا اور یہہ مقبرہ اونکی قبر پر بنا یہہ مقبرہ درحقیقت نئی طرح کا ہی کہ اپنا نظیر نہین رکہتا سر سے پاؤن تک سنگ مرمر کا ہی اس عمارت مین چونسٹھہ ستون سنگ مرمر کے لگی ہوئی ہین اس سبب سے اسکو چونسٹھہ کہنبہ کہتی ہین اسکی محرابون کا انداز اور ستونون کی قطع اور سنگ مرمر کی نمایش بہت ہی اچھی معلوم ہوتی ہے

نمبر ۸۰ مقبرہ خانخانان

یہہ مقبرہ بارہ پلہ اور ہمایون کی مقبرہ کی پاس عبد الرحیم خان خانخانان بن بیرم خان خانخانان کا ہی سنہ ۱۰۳۶ ہجری مطابق سنہ ۱۶۲۶ عیسوی کے بہتر برس کے عمر مین انکا انتقال ہوا اور اسی مقبرہ مین دفن ہوئی خان سپہ سالار کو انکی مرنکی تاریخ ہی یہہ مقبرہ فرو کی

مآثر الامرا

کسی زمانہ مین بہت خوب بنا ہوا تہا سارا برج سنگ مرمر کا اور مقبرہ سنگ سرخ کا
سنگ مرمر کی پچی کاری کا تہا آصف الدولہ کی عہد مین اس مقبرہ کا تمام پتھر اکہڑ گیا
افسوس ہے کہ یہہ ایسی عمدہ عمارت یون خراب ہو گئی اب یہہ مقبرہ زرا جونہ کا کہنڈر
اور بالکل لنڈ منڈرہ گیا ہے خانخانان اکبر اور جہانگیر عہد کی بڑی نامی امیرون مین
سی ہین انکو سنسکرت مین بڑا دخل تہا اور شعر بہی خوب کہتی تہی

نمبر ٨١ مقبرہ سید عابد

سید عابد نواب خاندوران خان کی رفیقون مین تہی کسی لڑائی مین مارے گئے
جب یہہ مقبرہ تخمیناً ١٠٣٦ سنہ ہجری مطابق ١٦٢٦ سنہ عیسوی کے بنا لال بنگلہ جو مکان مشہور ہے
اوسکے پاس یہہ مقبرہ بہی ساخت سے بالکل جونہ اور اینٹ کی ہی اور کہین کہین
چینی کاری کا بہی کام ہے یہہ مکان بہی اچہا بنا ہوا ہی اسکے صحن مین حوض تہا چارون طرف
نہرین تہین مگر اب خراب ہو گئی ہین دروازہ بہی اسکا خوش قطعہ بنا ہوا ہے
اور اوسپر ایک سہ درے معقول ہی

نمبر ٨٢ خاص محل

پرانی قلعہ کے پاس ایک محل تہا شاہجہان کی وفات کا ١٠٤٢ سنہ ہجری مطابق
١٦٣٢ سنہ عیسوی کے رنجخان کی بیٹی نی جسکا خاص محل خطاب تہا یہہ محل بنایا تہا اب یہہ
محل بالکل ٹوٹ گیا بہی دروازہ باقی ہے

نمبر ٨٣ مقبرہ شیخ عبد الحق محدث

حوض شمسی کی لب کنارہ شیخ عبدالحق محدث کا یہہ مقبرہ ہی جو اکبر اور جہانگیر کے
عہد کی بڑی نامی عالمون مین سی ہین ۱۰۵۲ سنہ ہجری مطابق ۱۶۴۲ سنہ عیسوی انکا انتقال ہوا
اور اوسی زمانہ مین یہہ مقبرہ بنا مقبرہ کی اندر قبر کی سرہانی ایک دیوار پر
انکا سارا حال لکھہ رکھا ہی یہہ مقبرہ نری جو یہہ شہر کا ہی مگر تالاب کے کنارہ پر
واقع ہونی سی البتہ ایک سیر کی جگہہ ہی

لمبر ۸۴ مسجد جہان نما یا مسجد جامع

شاہجہان نامہ و مرات العالم بہار و العمل نما

یہہ مسجد قصبی در یہہ معبد اعلی ازک شاہجہان آباد سی ہزار گز کی فاصلہ پر غرب
کیطرف ایک چھوٹی سی پہاڑی پر واقع ہی کہ وہ پہاڑی اوسمین بالکل چھپ
گئی ہی اور شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ نی اس مسجد کو بنایا ہی کہ
لطافت اور نزاکت اور خوبی اور خوشنمائی اسکے بیان سی باہر ہی
آدمی کی طاقت نہین کہ اوسکا بیان کرسکے ایسی خوش قطع اور خوشنما
مسجد روی زمین پر نہین ہی سر سی پاؤن تک ایک رنگ کی سنگ سرخ کی
ہی اور اندر سی اجارہ تک سنگ مرمر کی اور جا بجا سنگ سرخ مین
سنگ مرمر کی دھاریان اور سنگ موسی کی پچی کاری کی ہوئی ہی
برج اسکے تمام سنگ مرمر کی ہین اور اوسمین سنگ موسی کی دھاریان
بنی ہوئی ہین ایسی مہندسون نی بدل کی یہہ مسجد بنائی ہی کہ کوئی در و دیوار
طاق و محراب مرغولہ و کنگورہ تناسب سی خالی نہین دسوین شوال سنہ ہجری
موافق

موافق سنہ ۱۶۵۰ عیسوی مطابق سال بست چہارم جلوس مین اس مسجد کی بنیاد باہتمام
سعد اللہ خان دیوان اعلی اور فاضل خان خانسامان کی پڑنی شروع ہوئی
اور ہر روز پانچہزار راج مزدور بیلدار سنگتراش کام کرتی تہی باوجود اس
اہتمام کی چہہ برس مین دس لاکہہ روپیہ خرچ ہوکر یہہ مسجد تمام ہوئی
اس مسجد کی تین گنبد ہین نہایت خوشنما نوے گز کی طول اور تیس گز کی
عرض مین اندر کو سات محرابین ہین اور باہر صحن کیطرف گیارہ در ایک در
تو بہت بلند ہی اور پانچ پانچ در ادہر اودہر ہین بڑے در تو باہر کی بطور
دیکہو کتبہ نمبر ۲۴ طغرا اور باقی درون پر کتبہ تمام نامی شاہجہان اور تاریخ تعمیر اور مصارف
سنگ موسی کی پچی کاری سی کہدا ہوا ہی ان درون کی دونو طرف
مینار ہین نہایت بلند اور بغایت خوشنما اور اوسمین زینہ بنی ہوئی
ہین کہ اوس رستہ سی مینار کی اوپر چلی جاتی ہین میناروں کی اوپر
بارہ دری کی برجیان سنگ مرمر کی نہایت دلکشا دلربا بنی ہوئی
ہین ان میناروں پر چڑہنی سی شہر کی عجب کیفیت معلوم ہوتی اور
نہایت سیر دکہائی دیتی ہی تمام شہر مثل کٹورے کی معلوم ہوتا ہی اور
درختوں کی رونق اور مکانوں کی خوشنمائی سی ایک عالم دکہائی دیتا ہی
شمالی منارہ بسبب بجلی کی گر پڑا تہا اور اوس عمارت اور صحن کا فرش بہی
کہ تمام سنگ سرخ کا ہی جا بجا سی بگڑ گیا تہا سرکار انگریزی نی سنہ ۱۲۳۳ھ

مطابق سنہ ۱۸۱۷ عیسوی کے معین الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ کی عہد مین اس مینار کو بنوا دیا
اور فرش بھی درست کروا دیا کثرت نمازیون کی ماشاء اللہ اس مسجد مین
مور و ملخ سی زیادہ ہوتی ہی اور امام کی آواز تکبیر سب نمازیون کو نہین پہونچ
سکتی اسواسطی شاہزادہ میرزا سلیم ابن معین الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ نی
سنہ ۱۲۴۵ ہجری مطابق سنہ ۱۸۲۹ عیسوی کے بڑی در کی بیچمین ایک مکبر سنگ کا
بہت خوشنما بنوا دیا ہے کہ مکبر اوس مکبر پر کہڑی ہوکر آواز اللہ اکبر اور ربنا
لک الحمد سبکے کانا اوپرہ کرتا ہی اس مسجد مین تمام فرش سنگ مرمر کا ہے
اور اوسمین سنگ موسیٰ کی پچکاری ہی مصلے بنا دی ہین منبر اس مسجد کا سنگ مرمر کا
اور ایسا خوش قطع بنا ہوا ہے کہ جسکا بیان ممکن نہین جانب شمال کی دالان مین
کچھ تبرکات جناب خاتم الانبیا علیہ الصلوۃ والسلام کی رکھی ہین اور وہ مقام
درگاہ آثار شریف کہلاتا ہی صحن مسجد کا نہایت دلکشا اور بغایت فرحت
بخش ہی ایک سو چھتیس ۱۳۶ گز کی عرض و طول سی اور اوسکے بیچون بیچمین حوض ہے
فرحت بخش روح افزا دلکش اور دلربا پندرہ گز سی بارہ گز کا نرا
سنگ مرمر کا اور اوسکے بیچمین فوارہ لگا ہوا ہے اور جمعہ اور عیدین اور
الوداع کو چہوٹا کرتا ہی اوس حوض کی غربی گوشہ پر محمد تحسین خان
محلی بادشاہی نی سنہ ۱۱۸۰ ہجری مطابق سنہ ۱۷۶۶ عیسوی مین یہ بات بیان کرکر کہ ہے
مینی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین اس جگہ بیٹہے دیکہا

ایک

ایک چہوٹاسا کٹہرہ پتہر کا لگا ہوا ہے اس مسجد کی صحن کی چارونطرف ایوانہای خوشنما اور دالانہای فرحت افزا اور حجرہ ہای دلکش اور مکانات فرحت بخش بنی ہوئی ہین اورچارون کونون پرچاربرج ہین بارہ دری کی بہت دلچسپ کہ اوس سی ایک عجب رونق اور بہار حاصل ہوگئی ہی خوبی اور شرقی دالان کی سامنی دائیرہ ہی ہر وقت نماز جمعہ جان پیکونا ہوا ہی اس مسجد کی تین دروازی بہت عالی ہین تینون دروازون پر بجی کواڑ پیتل کی ہین

دروازہ جنوبی مسجد جامع

جنوبی دروازہ اس مسجد کا چتلی قبر کی بازار کیطرف بہت خوشنما بنا ہوا ہے دروازہ پر رہنے کی لائق حجری بنی ہوئی ہین اس دروازہ کی تین سیڑہیان ہین ان سیڑہیون پر تیسرے پہر کو مجمع عام ہوتا ہے اور ساطی اپنی اپنی دوکانین لگاتی ہین اور طرح بطرح کی چیزین بیچتی ہین اور فالودہ والہ اپنی دوکان لگاتا ہی اور شربت قند اور فالودہ رنگین بیچتا ہی کبابی سو طرح کی کباب بناتی ہین کہ اوسکی بو ہر عاشق برشتہ جان کو کھینچ لیجاتی ہین عجب عجب طرح کی جانور اور اصیل صندیل مرغ بکتی ہین اور جوانان فرشتہ صورت ایام نوروز مین انڈے لڑاتی ہین کہ ان سمان ہی اونکی جفا کاری اور نیرنگی پر رشک کہاتا ہی یاران ہم عمر اور جوانان ہم صحبت ہاتہ مین ہاتہ دیئی ہوئی سیر و تماشا کرتی پہرتی ہین

دروازہ شمالی مسجد جامع

دروازہ شمالی اس مسجد کا پایہ والون کے بازار کی طرف واقع ہی یہہ دروازہ ہے
بہت خوبصورت ہی اور اوسپر بھی حجرہ رہنی کی لائق بنی ہوئی ہین اور سطرف
اونتالیس سیڑھیان ہین اگرچہ سطرف بھی کبابی بیٹھتے ہین اور سودی والے
دوکانین لگاتی ہین لیکن بڑا تماشا اسطرف مداریون اور قصہ خوانوکا ہوتا ہے
سیڑھی پر ایک قصہ خوان مونڈہ بچھائی ہوئی بیٹھتا ہی اور داستان امیر حمزہ
کہتا ہی کسیطرف قصہ حاتم طائی اور کہین داستان بوستان خیال ہوتی
ہی اور صدہا آدمی اوسکے سننے کو جمع ہوتی ہین ایکطرف مداری
تماشا کرتا ہی اور بہانمتی کا کھیل ہوتا ہی اور بوڑہے کو جوان اور جوانکو
بوڑہا بناتا ہے

دروازہ شرقی مسجد جامع

شرقی دروازہ اس مسجد عالی کا خاص بازار کیطرف ہی یہہ بہت بڑا دروازہ ہے
اوسپر مکانات بھی بہت بنی ہوئی ہین اس دروازہ کی آگی پینتیس سیڑھیان
ہین ان سیڑھیون پر ہر روز گذری ہوتی ہی یہہ گذری بھی شاہجہان آباد مین
گویا ہر روز کا میلہ ہے ہزار طرح طرحکے کپڑی الگنیون پر ڈالتی ہین اور
عجب عجب خوشنمائی سی در و دیوار باغ سا کھلا معلوم ہوتا ہے جوانان عشق
سرشت طرح طرحکے جانور پنجرونمین لئی ہوئی سیر کرتی پھرتی ہین اور اونکے

اچھی

اپہی اپہی آوازین سناتی ہین ایک طرف کبوتر والہ کبوتر بیچتے ہین اور ایکطرف
گہوڑے والی گہوڑے لیے کہڑی ہین خریدار جوق جوق بڑہے پہرتے ہین
اور ایک ایک چیز نقد اسکے بدلی مول لیتی ہین

نمبر ۸۵ دارالشفا اور دارالبقا

اس مسجد کی گرد بہت چوڑا بازار چہوڑکر شرقی دونو کونون کیطرف دو حوض
بہت بڑے بڑے بنائی تہی اب وہ حوض بند ہوگئی ہین اور اون پر مکانات
بن گئی ہین اور غربی دونو کونون سی شمال کیطرف دارالشفا تہی اور بادشاہ
کیطرف سے حکیم مقرر رہتی اور بیمارون کو دوا ملتی تہی اب وہ کارخانہ نہین رہا
بادشاہزادون نی اسپر مکان بنالئی ہین اور رہتے ہین اور جنوب کیطرف
دارالبقا یعنی مدرسہ ہے یہہ مدرسہ بالکل ویران ہوگیا تہا اور اکثر مکان
گر پڑی تہی مولوی محمد صدرالدین خان بہادر صدرالصدور شاہجہان آباد نے
اس مدرسہ کو بادشاہ سی لیکر آباد کیا ہی اور اکثر مکانات شکستہ کی
مرمت کیے ہی اور بہت مستعد طالب علم بسائی ہین یہہ دونون مکان بہی شاہجہانی
ہین اور جامع مسجد کے ساتہہ تخمینا سنہ ۱۰۶۰ ہجری مطابق سنہ ۱۶۵۰ عیسوی مین شروع ہوئی

نمبر ۸۶ بیگم کا باغ یا صاحب آباد

یہہ باغ شہر شاہجہان آباد کی اندر چاندنی چوک کی پاس واقع ہے اس باغکو
جہان آرا بیگم بنت شاہجہان بادشاہ نی سنہ ۱۰۶۰ ہجری مطابق سنہ ۱۶۵۰ عیسوی کے بنایا تہا

مرات آفتاب نما

کسی زمانہ مین یہہ باغ بہت نفیس تہا اور مکانات لطیف بنی ہوئی تہی اور جا بجا
نہرین جاری تہین مگراب بہت خراب ہو گیا ہی طول اس باغ کا نو سو ستر
گز کا ہی اور عرض دو سو چالیس گز کا

نمبر ۸۰ مسجد فتحپوری

شہر شاہجہان آباد مین اردو بازار اور چاندنی چوک سی آگی بڑہ کر یہہ مسجد ہی
نواب فتحپوری بیگم زوجہ شاہجہان کی بنائی ہوئی ہی یہہ مسجد بہی سنہ ۱۰۶۰ ہجری مرات آفتاب نما
مطابق سنہ ۱۶۵۰ عیسوی کے بنی ہی طول اس مسجد کا پینتالیس گز کا ہی اور عرض
بائیس گز کا اور سر سے پانوں تک سنگ سرخ کی ہی گنبد کی دونوں
طرف تین تین در کی ایوان در اون مین فرش سنگ مرمر کا ہی دونوں کونوں پر
دو منارہین ہین پینتیس پینتیس گز اونچی مگر اونکی برجیان ٹوٹ گئی
ہین سے آگی ایک چبوترہ ہی سنگ سرخ کا پینتالیس گز کا لنبا
اور بین بتیس گز کا چوڑا اوس چبوترہ کی آگی سنگ سرخ کا حوض ہی
سولہ گز سی چودہ گز کا اور اوسکی آگی صحن ہی سو گز سی سو گز کا صحن کی
گرداگرد حجرہ طالب علمون کی رہنی کی لئی بنی ہوئی ہین

نمبر ۸۱ مسجد اکبرآبادی

شہر شاہجہان آباد کی فیض بازار مین یہہ مسجد واقع ہی نواب عزالنسا بیگم
عرف اکبرآبادی بیگم زوجہ شاہجہان بادشاہ نی سنہ ۱۰۶۰ ہجری مطابق سنہ ۱۶۵۰ عیسوی کے

یہہ مسجد بنائی اس مسجد کی تین برج اور سات در ہین مسجد کی عمارت ترسٹھہ گز   مرات آفتاب نما
لنبی اور سترہ گز چوڑی تری سنگ سرخ کی ہی اوس مین طاق سنگ
مرمر کا نہایت پرچین کاری اور اوسکے آگی ایک چبوترہ ہی سنگ سرخ کا
کٹہرہ دار ترسٹھہ گز کا لنبا اور ستاون گز کا چوڑا اور ساڑہی تین گز اونچا
اور اوسکے آگی سنگ سرخ کا ایک حوض ہی مسجد کا صحن ایکسو چون گز لنبا
اور ایکسو چار گز چوڑا ہی اور اوسکے گرد طالب علمون کی رہنی کی لیے
حجرہ بنی ہوئی ہین مسجد کی دروازہ پر کتبہ سنگ موسی کی پچی کاری کیا ہوا ہے   دیکھو کتبہ نمبر ۴۳

نمبر ۸۹   مسجد سرہندی

یہہ مسجد لاہوری دروازہ کی باہر اب تک موجود ہے اگرچہ صحن مسجد کا اکثر حصہ
دمدمہ مین آگیا ہی لیکن مسجد کا دالان بدستور موجود ہے اس مسجد کو سرہندی
بیگم نی جو شاہجہان کی بیوی تہین سنہ ۱۰۶۰ ہجری مطابق سنہ ۱۶۵۰ عیسوی کے بنایا تہا
یہہ مسجد سرے پاؤن تک سنگ سرخ کی ہی مگر اکثر جگہہ سی بسبب کہنہ
ہونی کی شکستہ ہو گئی ہے

نمبر ۹۰   باغ شالہ مار

یہہ باغ بھی لاہوری دروازہ کی باہر شہر پناہ سی چہہ میل شاہجہان بادشاہ کا   مرات آفتاب نما
بنایا ہوا جسکہ بادشاہ شہر پناہ کی بنانی سی فارغ ہوا تہا تخمیناً سنہ ۱۰۶۳
مطابق سنہ ۱۶۵۳ عیسوی کے یہہ باغ بنانا شروع کیا اس باغ مین بہت خوبصورتی

سی نہرین اور حوض اور مکانات بنی ہوئی ہین اور عجب طرح کی درخت اس
باغ مین تہی اب ہی تین چار درخت انہ یکے ایسی باقی ہین کہ اوس ضابقہ کا انبہ
اور کہین نہین ہی یہہ نام اس باغ کا خود شاہجہان کا رکہا ہوا ہے یعنی خانہ عیش و
تورک جہانگیری عشرت کیونکہ ہندی زبان مین شالہ کی معنی گہر کی ہین اور مار کی معنی عیش اور
خوشی کے

نمبر ۹۱ باغ روشن آرا

یہہ باغ سبزی منڈی مین واقع ہی اور شاہجہانی باغات مین سے ہی روشن آرا بیگم
مرآت آفتاب نما شاہجہان کی بیٹی نی یہہ باغ بنایا ہی اور تیرہوین سال جلوس عالمگیر مین انکا انتقال ہوا
اور اسی باغ مین دفن ہوئین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ باغ تخمیناً سنہ ۱۰۶۰ ہجری
مطابق سنہ ۱۶۵۰ عیسوی یعنی اوس زمانہ مین جبکہ شاہجہان نی شہر آباد کرکر سب
بیگمات اور امرا کو باغات اور مکانات بنانیکا حکم دیا بنا ہی یہہ باغ بھی
بہت خوب ہے اسکے بیچ مین مقبرہ ہے اور نہرین ہین اور نہر کی پانی سے
بہری جاتی ہین اب ہی یہہ باغ آباد و سر سبز ہے

نمبر ۹۲ باغ سرہندی

سبزی منڈی کی پاس یہہ باغ ہی کہ اسکو سرہندی بیگم زوجہ شاہجہان بادشاہ نی
سنہ ۱۰۶۴ ہجری مطابق سنہ ۱۶۵۳ عیسوی بنایا تہا یہہ باغ ہی کبھی زمانہ مین بہت آراستہ
ہوگا مگر اب بالکل خراب ہے کچھہ کچھہ مکانات اسکے بنی ہوئی باقی رہ گئے ہین

اور

اور سرہندی بیگم کی قبر اسی باغ مین بنی ہی

نمبر ۹۳ موتی مسجد

اس مسجد کو اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ نی سنہ ۲ جلوسی مطابق سنہ ۱۰۷۰ ہجری مآثر عالمگیری
سوا اور سنہ ۱۶۵۹ عیسوی کی قلعہ شاہجہان مین متصل باغ حیات بخش بنایا ہی یہہ مسجد
اسیر سے پاؤن تک سنگ مرمر کی ہی فرش اسکا اور در و دیوار محراب
و مرغول اور چھت اور منبر زینہ سب سنگ مرمر کی ہین اور بہر اوسپر
وہ منبت کاری کی ہوئی ہی اور ایسی گل بوٹی بیل پتی بنائی ہین کہ دیکھنے
سی تعلق رکھتی ہین حقیقت مین ایسی منبت کاری تمام قلعہ مین کہین بکار نہین
ہین اس مسجد کی تین در ہین بہت خوشنما اور چھوٹی چھوٹی دو مینار ہین
اور تین گنبد ہین سنہری اور اسی سبب سے بعضی لوگ اسکو سنہری
مسجد بھی کہتی ہین اس مسجد کی صحن مین ایک حوض ہی بہت چھوٹا بہا دو نہر
سی اس حوض مین پانی آتا ہی اور اوبل کر ہر وقت بہتا ہی اس مسجد کی
جانب شمال کو ایک حجرہ بنا ہوا ہی واسطے عبادت اور وظیفہ وظائف
کی اوسمین بھی ایک مختصر کم عمق بہت نفیس حوض ہی اور اوسکی گرد
آئینہ بندی کی ہوئی ہی اس مسجد کی تیاری مین ایک لاکھ ساٹھ ہزار مرآت آفتاب نما
روپیہ خرچ ہوئی ہین

نمبر ۹۴ مسجد جہان آرا بیگم

حضرت نظام الدین کی درگاہ کی صحن مین یہہ مجری زر اسنگ مرمر کا حاطہ نظف
سنگ مرمر کی جالیان ہین اس محجر کو جہان آرا بیگم بنت شاہجہان
بادشاہ کی سنہ ۱۰۹۲ ہجری مطابق سنہ ۱۶۸۱ عیسوی اپنی جیتی جی بنا یا تہا اور اسی
سال وہ مری اور یہان دفن ہوئی مشہور ہے کہ اونہنے وصیت کی
تہی کہ میری مرنیکی بعد میرا تین کروڑ روپیہ کا اسباب جو ہی وہ
یہان کی خادمون کو دیدینا مگر اوسکے مرنیکی بعد عالمگیر نی ایک کروڑ
روپیہ کا اسباب دیا اور کہا کہ تہائی سی زیادہ مین وصیت نہین ہوتی
اس محجر مین جہان آرا بیگم نی خود اپنا کہا ہوا شعر اور تہوڑی سی عبارت
ایک پتہر پر کہدوا کر لگا دی ہے — دیکہو کتبہ نمبر ۲۸۴

نمبر ۹۵ مقبرہ سرنالہ

درگاہ روشن چراغ دہلی کی پاس نالہ کی سرے پر یہہ ایک مقبرہ ہی اس
مقبرہ کی ستون اور فرش سب سنگ سرخکے ہین اور اوپر کہیں کہیں چکیہ
سنگ سرخ لگا ہوا ہے کچہہ نہین معلوم ہوا کہ یہہ مقبرہ کسکا ہی اور کب بنا
لیکن طرز عمارت سے معلوم ہوتا ہے کہ سترہوین صدی کی ہی بنا ہوا ہی یعنے
تخمیناً سنہ ۱۱۰۰ ہجری مطابق سنہ ۱۶۸۸ عیسوی کی ہی قریب کا بنا ہوا ہے

نمبر ۹۶ درگاہ حضرت سید حسن رسول نما

مرات آفتاب نما — حضرت سید حسن رسول نما سید عثمان نارنولی کی اولاد مین ہین جہان آباد
پہلام

آپکا مزار بھی وہیں پہلے گلابی باغ مشہور تھا یہان آپ رہتی تہی ۱۱۰۳ سنہ ہجری مطابق ۱۶۹۱ سنہ عیسوی کے آپکا انتقال ہوا اور اسی مقام پر دفن ہوئے چنانچہ تاریخ آپکی وفات کی باہر کی دالان پر کندہ ہے

تاریخ

حسن رسول نما با رسول باقی شد

۱۲۶۲ سنہ ہجری مطابق ۱۸۴۶ سنہ عیسوی کے حاجی محمد طاہر نے اِس درگاہ کی پاس ایک مسجد بنائی اور محمد سعید خان کا بنایا ہوا ایک حوض یہان موجود ہے ۱۲۳۴ سنہ ہجری مطابق ۱۸۱۸ سنہ عیسوی کے میر محمد شفیع نے جو آپکے اولاد مین سے ہین نواب امیر خان والی تونک سے روپیہ لیکر اس مقام پر ایک چار دیواری بطور فصیل کی بنائی ہے اور اوسکے دو دروازے بہت معقول بنائی ہین

۱۷۹

جہرنہ

قطب صاحب کے نواح مین حوض شمسی کی پاس یہہ مکان ہے اس مقام پر ایک دیوار بند کی بہت قدیم ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حوض شمسی جب بنا تو اوسکے پانی کا زور روکنی کو یہہ دیوار بنی اس دیوار مین پانی نکلنی کا رستہ رہتا تھا کہ جب پانی کا زور ہوتا تہا تو اوس مین سی نکل کر اور نولکھی نالہ مین ہو کر تغلق آباد اور عادل آباد کی نیچے بہ جاتا تہا قریب ۱۱۱۲ سنہ ہجری مطابق ۱۷۰۰ سنہ عیسوی کے نواب غازی الدین خان فیروز جنگ نے اوس دیوار کے

ایک دالان بنایا اور اوسکے ایک تخمینا فٹ مربع کا حوض ہی اس دالان مین
شمسی حوض کی پانی سی چادر چھوٹتی تہی اور چھت مین سی بہی فوارہ چھوٹتی
تہی اور حوض مین پانی بہر کر ایک نہر مین ہو کر بہتا تہا اب وہ چادر اور فوارہ
بند ہو گئی ہین لا حوض مین پانی کا رستہ باقی ہی اکبرشاہ ثانی کی اسکی
جنوب اور شمال کو کچھ مکانات سنگین بنائی تہی اور اب بہادر شاہ نی ایک
سنگین بارہ دری بنائی ہی ساون بہادون کی مہینہ مین ہر سال بڑے
دہوم سی میلہ ہوتا ہے آٹھ آٹھ روز لوگ جمع رہتی ہین اور بدہ سے جمعہ تک
تین دن تو بہت ہجوم ہوتا ہے اور عین میلہ کا دن جمعرات ہوتی ہے
لاکھ ڈیڑ لاکھ آدمی سی کم اس میلہ مین جمع نہین ہوتا ہے کل خرچ میلہ کا
ڈہائی تین لاکھ روپیہ سے کم نہین ہوتا پہول والی اور ہر حرفہ والی اس مقام مین
پنکہا بناتی ہین اور حضرت قطب صاحب کے درگاہ مین لیجا کر چڑہاتی ہین اسی سبب سے
اس میلہ کا نام پہول والونکا میلہ ہے میلہ کی دنونمین اس مقام پر بڑا تماشا
ہوتا ہی سیکڑون آدمی اس حوض مین نہاتی ہین اور دالانونکی چھت اور
دیوارونکی منڈیر اور درختون کے ٹہنون پر سے حوض مین کودتی ہین
اور پہلنی پتھر پر سی جو اٹھارہ فٹ لنبا اور ساڑہی سات فٹ چوڑا ہے
پہسلتی ہین اور آمون کی درختونمین جو امریان کہلاتی ہین رسی ڈالکر
جہولتی ہین افسوس ہے کہ اس میلہ کی بابت ضلع دہلی کی عدالتونمین تعطیل نہین ہوتی

مسجد

نمبر ۹۸ مسجد اورنگ آبادی

شہر شاہجہان آباد مین پنجابی کٹرہ کی اندر یہہ مسجد ہے اس مسجد کو نواب اورنگ آبادی بیگم اورنگ زیب عالمگیر کی بیوی نی تخمیناً سنہ ۱۱۱۴ ہجری مطابق سنہ ۱۷۰۳ عیسوی کے بنایا ہی یہہ مسجد بہی سر سے پاؤن تک سنگ سرخ کی بنی ہوئی ہی اور اسکے صحن مین ایک حوض ہی جسمین نہر کا پانی آتا ہی صحن اس مسجد کا بہت وسیع تہا لیکن اکثر لوگون نی اپنی گہرونمین ملا لیا ہی اب مقام پر پنجابی سوداگر رہتی ہین اور اسی سبب سے پنجابی کٹرہ مشہور ہو گیا ہی

نمبر ۹۹ مقبرہ زیب النسا بیگم

شہر شاہجہان آباد کی کابلی دروازہ سے باہر یہہ مقبرہ ہے نواب زیب النسا بیگم بنت عالمگیر کا ان بیگم کا انتقال جو بڑی بیٹی عالمگیر کی تہین سنہ ۱۱۱۴ ہجری کے مطابق سنہ ۱۷۰۲ عیسوی کے ہوا اور عالمگیر کے عہد مین یہہ مقبرہ اور مسجد بنی انکی قبر کے سرہانی کتبہ لگا ہوا ہے

دیکہو کتبہ نمبر ۲۵

نمبر ۱۰۰ موتی مسجد

قطب صاحب کے درگاہ کی پاس ایک دیوار بیچ یہہ مسجد ہے نری سنگ مرمر کے فرش بہی سنگ مرمر کا ہی اور اوسمین سنگ موسی کی دہاریان لگی ہین اس مسجد کی تین در اور تین گنبد ہین اور مسجد کی صحن کی کونون پر دو مینار سنگ مرمر کی ہین قریب سنہ ۱۱۲۱ ہجری مطابق سنہ ۱۷۰۹ع کے شاہ عالم بہادر نی بنایا

یہہ مسجد بنائی تہی شاہ عالم کی وقت مین اس مسجد کا بیچ کا گنبد بہونچال سے گر پڑا تہا اور اوسی زمانہ شاہ عالم مین اسکے مرمت ہوگئی تہی

نمبر ۱۰۱ زینت المساجد

شہر شاہجہان آباد مین دریا کی کنارہ یہہ مسجد ہے زینت النسا بیگم بنت عالمگیر بادشاہ کی اوسنے قریب ۱۱۲۲ ہجری مطابق ۱۷۱۰ عیسوی کے یہہ مسجد اور اپنے دفن ہونیکو مجحر بنایا یہہ مسجد سرسے پاؤن تک سنگ سرخ کی بنی ہوئی ہے اور تینون برج سنگ مرمر کی ہین اور اوسمین سنگ موسی کی دہاریان بنائی ہین دو منارہ اس مسجد کی بہت بلند ہین اور دور دور سے دکہائی دیتی ہین اس مسجد کی سات در ہین ایک بڑا در باقی چہوٹی اور اسکے صحن مین ایک حوض ہی جسمین کنوی سے پانی آتا تہا اب وہ کنوان بند ہوگیا ہی شمال کی جانب اس مسجد کے ایک مجحری سنگ مرمر کا اور دوسرا مجحر سنگ باسی کا اندر کے مجحر مین زینت النسا بیگم کے قبر ہی اور اوسکے سرہانی پتہر پر کتبہ لگا ہوا ہے دیکہو کتبہ نمبر ۲۶

نمبر ۱۰۲ مقبرہ غازی الدینخان

اجمیری دروازہ کی باہر میر شہاب الدین المخاطب بہ غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ پدر نظام الملک آصفجاہ کا یہہ مقبرہ ہی جو عالمگیری عہد کے بڑے نامی امیرون مین سی ہین یہہ مقبرہ اونہون نی اپنی جیتی جی آپ بنوایا تہا مآثر الامرا

جبکہ سنہ ۱۲۲۱ ہجری مطابق سنہ ۱۸۰۶ عیسوی سال چہارم جلوس شاہ عالم بہادر شاہ مین مقام
احمد آباد انکا انتقال ہوا تو اونکی نعش کو یہان لاکر اونہی کی بنائی ہوئی
مقبرہ مین دفن کیا یہ مقبرہ سارا سنگ سرخ کا ہی اور اسکا دروازہ نہایت
خوبصورت ہے مقبرہ مین ایک صحن وسیع ہی اوسکے جنوب اور شمال کو
حجرہ متعدد دو کہی اور دالان بنی ہوئی ہین اور جانب شرق دروازہ ہے
ترپولیہ کے طور پر اور جانب غربی سنگ سرخ کی مسجد ہے اور مسجد کے
دونو پہلو مین کچہہ صحن چہوڑکر دالان ہین جنوبی دالان کی پاس ایک مقبرہ ہے
سنگ باسی کا اوس مقبرہ مین ایک اور مقبرہ سنگ مرمر کا جالی دار
اور بہت نفیس جالیان کہدی ہوئی ہین اوس مقبرہ مین نواب غازی الدین خان
اور اونکی اولاد کی قبرین ہین مدت تک اس مدرسہ مین سرکار انگریز کی
طرف سے مدرسہ رہا اور اسی سبب سے مدرسہ کے نام سے مشہور ہو گیا اعتماد
الدولہ نواب فضل علیخان لکہنو والہ نی اس مدرسہ کے خرچ کے واسطے
ایک لاکہہ ستر ہزار روپیہ دی تہی چنانچہ سرکار کی طرف سے یہ کتبہ
اونکی نام کا ایک دیوار پر کہودواکر لگا دیا ہے

دیکھو کتبہ نمبر ۴۹

نمبر ۱۰۳ مقبرہ شاہ عالم بہادر شاہ

قطب صاحب کے درگاہ کے پاس موتی مسجد سی ملا ہوا یہ مقبرہ ہی جبکہ سنہ ۱۲۲۱ ہجری
مطابق سنہ ۱۸۰۶ عیسوی شاہ عالم بہادر شاہ کا انتقال ہوا تو اس مقبرہ مین دفن کئے گئے

بعد اسکے جبکہ سلطان عالی گوہر شاہ عالم بادشاہ کا سنہ ۱۲۲۱ ہجری مطابق سنہ ۱۸۰۶ عیسوی مین انتقال ہوا تو وہ بہی اسی محجر مین گئی بعد اسکے جبکہ محمد اکبر بادشاہ ثانی کا سنہ ۱۲۵۳ ہجری مطابق سنہ ۱۸۳۷ عیسوی مین انتقال ہوا تو وہ بہی اسی محجر مین دفن ہوئی اگرچہ تاریخ وفات اونکی قبر کے سرہانی کندہ نہین ہی مگر راقم آثم نی اونکی مرنیکی یہہ تاریخ کہی تہی

تاریخ

چون برفت از جہان شہ اکبر — شد سیہ آسمان ز دود جگر
پای شادی شکست و احمد گفت — سال تاریخ او غم اکبر

سنہ ۱۲۵۳ ھ

نمبر ۱۴ برج اندرون احاطہ مقبرہ ہمایون

ہمایون کی مقبرہ مین یہہ ایک چہوٹا سا برج ہے سنگ سرخ کا اور اکہین اکہین اوسمین سنگ مرمر بہی لگا ہوا ہے اور اوسمین سنگ مرمر کے تعویز کی دو قبرین ہین اگرچہ نہین معلوم کہ یہہ کسکا برج ہے مگر اوسمین کچہہ شک نہین کہ ہمایون کے مقبرہ کے بہت بعد کا بلکہ حال کا بنا ہوا ہے اور ہم اسکو تخمینا سنہ ۱۲۳۱ ہجری مطابق سنہ ۱۸۱۵ عیسوی کا بنا ہوا جانتے ہین

نمبر ۱۵ سنہری مسجد کوتوالی

شہر شاہجہان آباد مین کوتوالی چبوترہ کی پاس یہہ مسجد ہے اس مسجد کو نواب روشن الدولہ ظفر خان نی محمد شاہ کی عہد مین سنہ ۱۱۳۴ ہجری مطابق

سنہ ۱۷

سنہ عیسوی کے بنایا ہے یہہ مسجد بہی بہت خوش قطع ہی اگرچہ چونہ اور اینٹ سے
بنی ہوئی ہی لیکن اسکے برج اور کلسیان سب سنہری ہین اس مسجد کے
برج شکستہ ہو گئی ہتی اسواسطے روشن الدولہ کی دوسری مسجد کے
برج اسپر چڑہا دیے ہین اس مسجد کی پیشانی پر چند اشعار کندہ ہین — دیکہو کتبہ نمبر ۲۸

نمبر ۱۰۶ مسجد و مدرسہ شرف الدولہ

شہر شاہجہان آباد مین دریبہ کے بازار مین یہہ مسجد ہے اور اوسکے پاس
مدرسہ ہے اس مسجد اور مدرسہ کو نواب شرف الدولہ بہادر نے محمد شاہ
بادشاہ کی عہد مین سنہ ۱۱۳۵ ہجری مطابق سنہ ۱۷۲۲ عیسوی کے بنایا ہی یہہ مسجد اگرچہ
چونہ اور اینٹ کی بنی ہوئی ہی مگر اوسکے تینون برج سنگ مرمر کے
ہین مگر سنگ مرمر بہی ایسا زرد ہے کہ پیتل کا شبہ جاتا ہی اس مسجد کے
پیشانی پر ایک کتبہ لگا ہوا ہے — دیکہو کتبہ نمبر ۲۹

نمبر ۱۰۷ جنتر منتر

جنتر کے معنی آلہ کے ہین اور یہان مراد آلات رصد ہے اور منتر ایک لفظ
مہمل ہی جو زبان کی محاورہ مین اصلی لفظ کی ساتہہ بولتی ہین جیسے
کہانا وانا غرضکہ یہہ رصد خانہ ہے جسکو راجہ سوائی جیسنکہ والی جی پور نے
محمد شاہ بادشاہ کی حکم بموجب سنہ جلوسی مطابق سنہ ۱۱۳۷ ہجری موافق
سنہ ۱۷۲۴ عیسوی کے بنایا اور حساب کے صحت کی لئی اسیطرحکا رصد خانہ سوائے — زیچ محمد شاہی

جی پور اور متھرا اور بنارس اور اوجین مین بھی بنایا گیا اکثر الات اس رصد خانہ مین چونہ اور پتھر کی بنائی تھی تا کہ رصد مین فرق نہ پڑے یہہ رصد خانہ اب بالکل خراب ہو گیا ہے سب آلات ٹوٹ گئی ہین اور سب تقسیمین مٹ گئی ہین کوئی آلہ اس قابل نہین رہا کہ اوس سی ایک بھی عمل ہو سکے تین آلہ منجملہ الات کے جو چونہ اور پتھر سی بنائی تھی اب بھی ٹوٹی ہوئے موجود ہین

اول جی پرکاش

یہہ آلہ بھی حساب ظل کا ایک سطحہ مستوی پر عمود بطور مقیاس کے قایم کر کر گرد اوسکے دایرہ افق ترتیب دی مین فٹ آٹھہ انچہہ کی قطر کا کھینچ کر اوسپر چار درجہ کی گول دیوار کنوئین کی کوٹھی کیطرح اوٹھائی ہین کہ ایک درجہ زمین مین دبا ہوا ہے اور تین اوپر نکلی ہوئی ہین اوسکے ساٹھہ برج تقسیم کرنیے ایک خانہ کھلا بطور طاق کی اور ایک بند رکھا ہی اندر کی برج مقنطرات کھینچی ہین اور درجات کے تقسیم کی ہی اور مقیاس اور سطح دایرہ اور افق اور مقنطرات سب کے سب منقسم ہین

دویم رام جنتر

یہہ آلہ ایک چبوترہ ہے سلامی شمال کیطرف سے بقدر عرض بلد اوٹھا ہوا اور اوسپر چار قوسین ہین اور ہر ایک قوس کے دونو طرف سیڑہیان بنا ہین دی تا کہ

تاکہ سیڑہیون پر چڑہ کر سایہ کا حال دیکہین وسی حیو ترہ کی نیچی ہے
دو قوسین اور نکالی ہین معدل النہار اور منطقۃ البروج کی لیکن بقدر
عرض بلد کی منحرف اور اوسکی ہر ایک قوس پر تقسیم تہی کہ وہ بالکل
مٹ گئی اور قوسین بہی اکثر ٹوٹ گئی ہین

سیوم سمراٹہہ جنتر

یہہ جنتر درحقیقت مقیاس ہے ایک پاکہہ ہمین بنا کر دایرہ معدل النہار جسکا
نصف قطر اشارہ کرتا ہی منحرف بقدر عرض بلد جو نہ اودہ تہہ سی بنا سی محکم
بنا یا تہا اوسپر ساری تقسیم ہے پاکہہ پر سیڑہیان بنائی ہین کہ اوسپر سے
پاکہہ کی سر پر چڑہ جاتی ہین اسیطرح دایرہ معدل النہار کی دونو طرف
سیڑہیان بنائی ہین کہ اون پر سے سایہ کو دیکہتی تہی اس جنتر کی ہی
تقسیم بالکل خراب ہو گئی ہی اگرچہ سنہ ۱۸۵۲ عیسوی مین پاکہہ کی مرمت آدہی
جی پور کی موجب تحریک آرکیولاجکل سوسیٹی مقام دہلی کی کی لا پور
مرمت نہین ہونے یہہ تینون آلہ خود سوائی جیسنگہ نی ایجاد کئی ہین اور
انہی سبب سے انکی ہندی نام رکہی ہین

کرہ مقعر

اسی جنتر کے نیچی دو کرہ مقعر آدہی آدہی بنائی ہین سطح پر کہ مدار قطب
بروج کا ہر ایک مین ناقص ہے اگر ایک کرہ کو اوتہا کر دوسری کرہ پر

دیکھیں تو سارا کرہ پورا ہو جاوے۔ ان کرون میں بارہ قوسین بنائی ہین تقسیم
بروج کی جیہ خالی اور جیہ بہری اور ہر جگہ تقسیم کی خطوط تہی اور نشان
قطب کی جانب میل تہا کہ اب وہ بہی ٹوٹ گیا ہی اور تقسیم بالکل
مٹ گئی ہر خالی قوسین زینے ہوئی ہین کہ اونپر سی چڑھ کر سایہ کا حال
دیکھتی تہی قطر ان دونو کرونکا چھبیس ۲۶ فٹ کا ہی اور چونہ اینٹ سے نہایت
مستحکم بنی ہوئی ہین

یہہ رصد خانہ وہ ہے کہ جسمین پہلی پہل انگریزی ہیئت جدید کے اکثر قواعد تسلیم
کئی گئی ہین ورنہ اس سی پہلی یونانی ہیئت والون ورزیچ بنانی والون نے
اون قاعدون مین سی ایک کو بہی تسلیم نہین کیا تہا اسی سبب سے یہہ رصد خانہ
اپنی ساتھیون مین یکہ اور بہت نامی ہی سنہ ۱۴ جلوس محمد شاہ مطابق سنہ ۱۱۴۴ ہجری
موافق سنہ ۱۷۳۲ عیسوی کے راجہ سوائی جیسنگہ نی کئی آدمی ریاضی دان پادریون کے
ساتھ فرنگستان مین بہیجی اور وہان سے آلات رصد اور دوربینین منگوائین
اور وہ لوگ خود بہی فرنگستان کا رصد خانہ دیکھ آئی اور زیج جدید جسکا
لیر نام تہا یہان لائی اور اس رصد خانے سے مطابقت کی لیر کی حساب مین
تقویم قمر مین آدہی درجہ کا اور کسوف اور خسوف کی زمانہ مین جو تہائی
دقیقہ یعنی پندرہ پل کا فرق نکلا انہی باتون سی یقین ہوتا ہے کہ اس رصد خانہ
مین انگریز بہی شریک تہی بلکہ انگریزی ہیئت جدید کے قواعد کا اس نے لوہا

رصد

رصد خانہ مین مانلینی کا بڑا سبب ہیہ معلوم ہوتا ہے اگرچہ یونانی ہیئت والون نے ان ہی باتون کی مان لینی پر بہت تکرار کی تہی اور ہیہ بات چاہتی ہی ہے کہ ان ہی باتون کو عقلی دلیلون سی ثابت کیا جاوے مگر جو کہ ان نئے قاعدون سی جو بات کہ حساب کی راہ سی نکالی جاتی تہی اور جو بات کہ رصد سی دیکہی جاتی ہی وہ دونو ٹہیک نکلتی تہین اسواسطے ہیہ ہی مطابقت اون قاعدون کی صحت کو کافی متصور ہوکر عقلی دلیلین قایم کرنی پر بات نوبت نہین کی اور بات درحقیقت قایم ہو سکین اب ہیہ مقام پر ایک مختصر فہرست اون باتون کی لکہی ہین جو برخلاف یونانی ہیئت کی اس رصد خانہ مین تسلیم کی گئین ہین

۱ مدار خارج مرکز شمس کو بیضی تسلیم کیا

۲ چاند کی حرکتون کو بیضی مدار پر مانا

۳ ہیہ بات تسلیم کی گئی کہ زہرہ اور عطارد بہی چاند کی طرح آفتاب سے روشن ہین اور بدر اور ہلال ہوتی ہین

۴ ہیہ بات مانی گئی کہ زحل گول کروی شکل نہین ہے بلکہ اہلیجی شکل پر ہے

۵ مشتری کی گرد چار روشن ستارہ قبول کئی گئی جنکا اقمار مشتری نام ہے

۶ آفتاب پر کی نشان مختلف مانی گئی کہ وضعی حرکت سے ایک برس قریب دورہ پورہ کرتی ہین

دیکہین تو سارا کرہ پورا ہو جاوے۔ ان کرون مین بارہ قوسین بنائی ہین تقسیم
بروج کی جیہ خالی اور جیہ بہری اور ہر حلکہ تقسیم کی خطوط تہی اور شاید
قطب کی جانب میل تہا کہ اب وہ بہی توٹ گیا ہی اور تقسیم بالکل
مٹ گئی ہر خالی قوسین زینے ہوئی ہین کہ اونپر سی چڑہ کر سایہ کا حال
دیکہتی تہی قطر ان دونو کرونکا چہبیس ۲۶ فٹ کا ہی اور چونہ اینٹ سے نہایت
مستحکم بنی ہوئی ہین

یہہ رصد خانہ وہ ہے کہ جسمین پہلی پہل انگریزی ہیئت جدیدکے اکثر قواعد تسلیم
کئی گئی ہین ورنہ اس سی پہلی تو یا تو ہیئت والون ورزیج بنانی والونکے
اون قاعدون مین سی ایک کو بہی تسلیم نہین کیا تہا اسی سبب سے یہہ رصد خانہ
اپنی ساتہیون مین یکہ اور بہت نامی ہی سنہ ۱۲ جلوس محمد شاہ مطابق سنہ ۱۱۴۲ ہجری
موافق سنہ ۱۷۳۰ عیسوی کے راجہ سوائی جیسنکہ نی کئی آدمی ریاضی دان یادری کے
ساتہہ فرنگستان مین بہیجی اور وہان سے آلات رصد اور دو بینیں منگوائین
اور وہ لوگ خود بہی فرنگستان کا رصد خانہ دیکہکر آئی اور زیج جدید جسکا
لیئر نام تہا یہان لائی اور اس رصد خانہ سے مطابقت کی لیئر کی حساب مین
تقویم قمر مین آدہی درجہ کا اور کسوف اور خسوف کی زمانہ مین جو تہائی
دقیقہ یعنی پندرہ پل کا فرق نکلا انہی باتون سی یقین ہوتا ہے کہ اس رصد خانے
مین انگریز بہی شریک تہی بلکہ انگریزی ہیئت جدید کے قواعد کا اس بونی

رصد

باکل ہجری تاریخ سی مطابقت رکہتی ہی صرف اتنا فرق ہی کہ ہجری سال
محرم سی شروع ہوتا ہے اور محمد شاہی ربیع الثانی سی ایک تاریخ سے
دوسرے تاریخ حساب کرکر نکالنی کی قاعدہ ترجیح کی کتابون مین لکہی ہین مقام
اونکی بیان کی حاجت نہین الا اسقدر بیان کر دینا چاہیے کہ یکم جولائی
۱۸۰۲ سنہ ع مطابق چودہوین رمضان ۱۳۸ سنہ محمد شاہی حسابی اور بارہوین رمضان
۱۳۸ سنہ محمد شاہی ہلالی کی تہی

نمبر ۱۰۹ شاہ مردان

یہہ ایک درگاہ ہی منصور علیخان صفدر جنگ کے مقبرہ کی سامنی حال اسکا یون ہے
کہ اوسکو بائی وجہ محمد شاہ بادشاہ جسکو احمد شاہ کی سلطنت مین اول
نواب بائی اور پہر نواب قدسیہ صاحب الزمانی کا خطاب ملا شیعہ مذہب
کی تہی ۱۱۶۳ سنہ ہجری مطابق ۱۷۵۰ سنہ ع اوسکے پاس ایک پتہر آیا جسپر نقش قدم
تہا اور یہہ بیان کیا گیا کہ یہہ حضرت علی کی قدم کا نقش ہے نواب قدسیہ نے
اوس نقش قدم کو اسمقام پر سنگ مرمر کی حوض مین جما دیا اور اوس
حوض کی نیچی سنگ مرمر کا فرش کرکر محجر بنایا اور اوسکے کنارہ پر یہہ شعر کندہ
کردیا شعر بر زمینی کہ نشان کف پای تو بود سالہا سجدہ صاحب نظران
خواہد بود جب سی ہمیشہ اس درگاہ کی ترقی ہوتی گئی احمد شاہ کی عہد مین
نواب قدسیہ نے ۱۱۶۲ سنہ ہجری مطابق ۱۷۴۹ سنہ عیسوی کے جاوید خواجہ سرائے

اہتمام سی چار دیواری اور مجلس خانہ اور مسجد اور حوض ہو لیا اور سنہ ۱۲۲۴ھ
مطابق سنہ ۱۸۰۹ عیسوی کے عشرت علیخان نی مجلسخانہ بنوایا اور سنہ ۱۲۳۶ ہجری مطابق
سنہ ۱۸۲۱ عیسوی کے صادق علیخان نی نقارخانہ بنوایا اب یہہ درگاہ بہت خو
آراستہ ہے ہر مہینہ کی بیسوین کو یہان مجلس ہوتی ہی اور رمضان کے
بیسوین کو بہت ہجوم ہوتا ہی اور محرم مین تعزیہ یہین آتی ہین اور بہت مجمع ہوتا ہے
اور جس میدان مین تعزیہ ٹہنڈی ہوتی ہین اوسکا نام کربلا رکہا ہی وہان کے
بہی چار دیواری میرزا اشرف بیگخان نی بنوادی ہے

نمبر ۱۰۹ فخر المساجد

شہر شاہجہان آباد کی اندر کشمیری دروازہ کی پاس یہہ مسجد ہے اس مسجد کو فخر النسا خانم
بیوی نواب شجاعت خان نی سنہ ۱۱۴۱ ہجری مطابق سنہ ۱۷۲۸ عیسوی کے بنایا ہے
اگرچہ یہہ مسجد بہت بڑی نہین ہی لیکن بہت ہی خوش قطعہ بنی ہوئی ہی تینا
گنبد اس مسجد کی بہت خوبصورت ہین اور خوش وضعی مین نامور ہین
روکار اس مسجد کی تمام سنگ مرمر کی ہی اور جابجا سنگ سرخ کے
دہاریان لگی ہوئی ہین مسجد کی اندر اجارہ تک سنگ مرمر بہت نفیس
لگا یا ہی برج اس مسجد کی نری سنگ مرمر کی ہین اور سنگ موسی کے
اوسمین دہاریان لگائی ہین کلس بالکل سنہری ہین مسجد کی اندر فرش
سنگ مرمر کا اور باہر سنگ سرخ کا ہی ضلع شمالی مین دو حجرہ دالان ہے

اور

اور اوسکے آگے ایک حوض بہت ہی خوبصورت بنا ہوا ہے مگر افسوس ہے کہ وہ حوض
اور فوارہ اب ٹوٹ گئی ہین

نمبر ۱۱۰ باغ محلدار خان

سبزی منڈی سی تہوڑی دور آگی یہہ باغ ہی محمد شاہ کی وقت مین ناظر
محلدار خان نی سنہ ۱۱۴۱ ہجری مطابق سنہ ۱۷۲۸ عیسوی کے یہہ باغ بنایا یہہ باغ بہی بہت
خوب اور نہایت نامی تہی اسکے اندر ایک بارہ دری سنگین
بہت خوشنما اور ایک بہت بڑا حوض جسمین نو نہر اسکے بنایا ہے اور
نہر کی پانی سی ہمیشہ بہرا رہتا ہی اس باغ کی دروازہ کی آگی اونچی
بازار بنایا تہا اور بازار کی سرون پر تہ درہ دروازہ بنائی تہی کہ ترپولیہ کے
نام سی مشہور ہین ان ترپولیہ پر تاریخ کندہ ہے دیکھو کتبہ نمبر ۵

نمبر ۱۱۱ گہاٹ نگمبود

شہر شاہجہان آباد کی شمال مشرق کو دریا کی کنارہ پر یہہ ایک گہاٹ ہے
نگم کی معنی شاستر مین بیدون کی ہین اور بود کہتی ہین عقل اور سمجہہ کو اونکو
ہندؤنکی اعتقاد مین یہہ بات ہی کہ دواپر جگ کی ابتدا مین جسکو اونکی
اونکی حساب بموجب ۲۰۹۵۳ برس ہوئے برہما جی سب بید اونکو بہول
گئی تہی جب وہ یہان آئی تو پرمیشر نی پہر وہ سب یاد دلائے اور
سمجہا دئی اسواسطے نگمبود اسکا نام پڑا اور یہہ بہی کہتی ہین کہ راجہ جد ہشٹر نے

پوتہی اندر پرست مہا

استعمال پر ہمو نی ماوس کی مٹی کو برا حک کیا تہا اور عقب کر نیکی علتہ ہندون نے
ایک چہتری تیار کی ہی کچہ عجب نہین کہ اوسی چہتری کو توڑکر ہمایون بادشاہ
نی سلیم گدہ کی نیچی نیلی چہتری بنائی ہو اور ہندونکا یہ بہی اعتقاد ہے
کہ اس گہاٹ پر اگر مردہ ہو نکا جاوے تو بہت شوری لکڑیون میں پہنک جاوے
اور یقینی اوسکی مکت ہو جاتی ہی کہ منا ۱۲ ہجری مطابق ۱۷ عیسوی نے
استعمال پر ہندون نی پختہ گہاٹ سنگ سرخ کے بہت اچہی اچہی بنائی ہین
صبح کو نہانے والی عورتون اور مردونکا عجب ہجوم ہوتا ہے جنکی حسن کے
خجالت سی آفتاب ہی زرد رنگ نکلتا ہی

نمبر ۱۱۲ مسجد روشن الدولہ

شہر شاہجہان اباد مین قاضی واڑہ کی پاس پہول کی منڈی اور فیض بازار مین
یہ مسجد ہے اس مسجد کو نواب روشن الدولہ ظفرخان نی محمد شاہ کے
عہد مین ۱۱۵۰ ہجری مطابق ۱۷۴۴ عیسوی بنایا تہا اس مسجد کی تینون برج
سنہرے تہی چند مدت ہوئی کہ یہان کی برج اوکہاڑ کر کو توالی چبوترہ کی
پاس کی سنہری مسجد مین لگائی ہین یہ مسجد بہت نفیس نی ہوئی تہی
مگر اب بالکل شکستہ اور خراب ہو گئی تہی اور قریب تہا کہ گر جاے قاضی محمد فیض اللہ
خانصاحب نے اپنی نیک نیتی اور عالی ہمتی سی اس مسجد کی بالکل مرمت
کر دی ہی اس مسجد کی پیشانی پر تاریخ کندہ ہے دیکہو کتبہ ملزمہ

ہمانہ

نمبر ۱۱۳

باغ ناظر

قطب صاحب کے نواح مین جہرنی سی تہوڑی دور اکی یہہ باغ ہی ۱۱۶۱ سنہ ہجری مطابق ۱۷۴۸ سنہ عیسوی ناظر روزافزون خواجہ سرای محمد شاہ کی عہد مین یہہ باغ بنایا تہا اسکے اندر چارون طرف سنگین چہوتی چہوتی مکان بنی ہوئی ہین بیچو بیچ مین سنگ سرخ کا ایک مکان بہت نفیس ہی اوسکے اکی حوض ہی یہہ باغ کی آراستگی شاید محمد شاہ کی وقت مین بہت اچہی ہو پر اب تو صرف نام کو درخت رہ گئی ہین بس اس باغ کی چار دیواری پختہ بنی ہوئی ہے اور اوسکے دروازہ پر کتبہ لگا ہوا ہے

دیکہو کتبہ نمبر ۵۲

نمبر ۱۱۴

مجہر محمد شاہ بادشاہ

حضرت نظام الدین کی درگاہ کی صحن مین یہہ مجہری محمد شاہ بادشاہ نے ۱۱۶۱ سنہ ہجری مطابق ۱۷۴۸ سنہ عیسوی انتقال کیا اور یہان دفن ہوا مشہور ہے کہ یہہ مجہر محمد شاہ نی آپ بنایا تہا یہہ مجہر بہت تحفہ بنا ہوا ہے لطافت اور صفائی اسکی حد سی زیادہ اور خوبصورتی اور خوشنمائی اسکی بی اندازہ ہے سنگ مرمر اس مجہر کا ایسا آبدار اور خوش رنگ اور خوش قماش ہے کہ موتی کی آب اوسکے آگی خاک ہی گل بوتی بیل پتی منبت کاری ایسی ہین کہ نگارخانہ چین ہی اسکے آگی مات ہے یہہ مجہر بہت نامی ہے اور درحقیقت اپنا ثانی نہین رکہتا اس مجہر کی دروازہ مین دو تختی سنگ مرمر کے

مرآت آفتاب نما

ایکدال ایسی خوبصورت جڑی ہوئی ہین کہ آدمی دیکھکر حیران رجاتا ہے
اس محجر مین محمد شاہ کی قبر کے سوا نواب صاحبہ محل اونکی بیوی اور مرزا جگنو
محمد شاہ کی پوتی کی اور مرزا عاشوری کی بہی قبر ہی اور تین
قبرین اور بادشاہزادونکی ہین

لمبر ۱۱۵

قدسیہ باغ

کشمیری دروازہ کی باہر دریا کی کنارہ یہہ باغ ہی اود ہم بائی زوجہ
محمد شاہ بادشاہ والدہ احمد شاہ کا جبکہ احمد شاہ بادشاہ ہوا تو انکو خطاب
نواب بائی کا ملا اور پہر نواب قدسیہ صاحب الزمانی کا خطاب ملا
چنانچہ اونہون نی اپنی نام پر یہہ باغ بحساب ۱۱۶۲ہجری مطابق ۱۷۴۸عیسوی کے
بنایا اس باغ کا برج بہت خوشنما ہی اور اوسکے اندر ایک بارہ در
سنگین اور ایک مسجد بہت خوبصورت بنی ہوئی موجود ہے

لمبر ۱۱۶

چوبی مسجد

یہہ مسجد احمد شاہ بادشاہ نی ۱۱۶۴ہجری مطابق ۱۷۵۰عیسوی کے قلعہ شاہجہانابادمین
بنائی تہی اسکے ستون اور محراب مین سبکے سب چوبی تہین اس سبب سے
چوبی مسجد کر کر مشہور ہے مگر وہ مسجد بالکل ٹوٹ گئی تہی ۱۸۵۰عیسوی کے
مطابق ۱۲۶۶ہجری یہہ مسجد سرکار کیطرف سے پہر بنی ہے

لمبر ۱۱۷

سنہری مسجد

شہر شاہجہان آباد مین قلعہ کی نیچی ہیہ ایک مسجد ہی بہت خوبصورت
سر سے پاؤن تک سنگ پاسی کی بنی ہوئی اور دو مینار مین اسکے
وہ بہی نہایت خوبصورت ہین نام کلسیان اسکی سنہرے ہین اور
تینون برج ہی سنہرے ہی مگر وہ برج ٹوٹ گئی تہی اسواسطے سنہ ۱۲۶۹ ہجری
مطابق سنہ ۱۸۵۲ عیسوی مین بہادر شاہ بادشاہ نی ان برجون کو اوتارکے
سنگ پاسی کی برج اونکی جگہہ لگادی ہین اس مسجد کو سنہ ۱۱۶۵ ہجری
مطابق سنہ ۱۷۵۱ عیسوی مین جاوید خان خواجہ سرا نے جو نواب قدسیہ احمد شاہ
کی مان کا بہت مقرب تہا اور اسی سبب سے نواب بہادر اوسکو خطاب — مرات آفتاب نما
ملا تہا بنایا ہی اس مسجد مین ایک حوض ہی تہا مگر اب اوسمین پانی
نہین اتا اس مسجد کی پیشانی پر تاریخ کندہ ہے — دیکہو کتبہ نمبر ۵۳

نمبر ۱۱۹ مقبرہ منصور یا صفدر جنگ

یہہ مقبرہ ہی ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ کا جو احمد شاہ بادشاہ کی وزیر تہے
جبکہ سترہوین ذیحجہ سنہ ۱۱۶۷ ہجری مطابق سنہ ۱۷۵۴ عیسوی انکا انتقال ہوا تو
اس مقام پر اونکو دفن کیا اور نواب شجاع الدولہ اونکی بیٹی نی سیدی
بلال محمد خان کی اہتمام مین تین لاکہہ روپیہ خرچ کرکر یہہ مقبرہ بنایا
یہہ مقبرہ نہایت خوبصورت ہی سر سے پاؤن تک سنگ سرخ کا
بنا ہوا ہے اور جابجا سنگ مرمر کی دہاریان اور چوکی لگی ہوئی ہین

برج اسکا تمام سنگ مرمر کا ہی اور اندر بہی اچارہ تک سنگ مرمر لگا ہوا ہے
قبر کا تعویز بہی سنگ مرمر کا ہی اوسکے نیچی ایک تہ خانہ ہی جسمین اصل قبر بنی
ہوئی ہی عمارت اسکی ایسی نازک اور باریک ہی کہ اپنا نظیر نہین رکہتی
تقسیم مکانات کی ہی بہت اچہی طرح پر کی ہی چار دیواری چونہ اور پتہر سے
کہچی ہی اور اوسمین باغ اراستہ ہے اور چارون طرف نہرین اور حوض بنے
ہوئی ہین باغ کی تین طرف مکانات دلکشا بنائی ہین جنوبی مکان ہونے
محل کی نام سی مشہور ہے اور غربی مکان جنگلی محل کی نام سی اور شمالی
مکان بادشاہ پسند کی نام سی ضلع شرقی مین دروازہ ہی بہت بلند
اور اوس دروازہ مین طرح طرح کی مکانات اور صحنچیان بنی ہوئی ہین
اور دروازہ کی باہر ایک مسجد ہی بڑی سنگ سرخ کی چار دیواری کے
چارون کونون پر چار برجیان ہین اور اونمین بہت باریک جالی سنگ
سرخ کی لگائی ہی کہ اوسکے سبب بہت بہار معلوم ہوتی ہی مقبرہ کے

دیکہو کتبہ نمبر ۲۸۵ اندر تاریخ کندہ ہے

کالکا

نمبر ۱۱۹

موضع بہاپور کی سرحد مین شاہجہان اباد سے چہہ کوس جنوب کیطرف ہے
مارکنڈی پران — مندر ہی ہندونکی اعتقاد مین کسی فرضی زمانہ مین سنبہہ اور نسنبہہ
دو راکہہس تہے اونہونے اوس زمانہ کی دیوتاؤن کو بہت ستایا

جہ

جب برہما تک فریاد وکی تو اوسنے کہا کہ مجھسی تو تمہاری رچھا نہین ہوتی
تم مہامائی یعنی پاربتی کا استوت کرو وہ تمہاری سہاتیا کریگی جب اون دیوتان نے
مہامائی کا استوت کیا تو مہامائی کی مُنھ مین سی ایک دیبی پیدا ہوئی
کوشکی اوسکا نام تہا اوس دیبی نی دو بوند آنسون کے ایک سردار کو
جسکا نام رکت بیج تہا مارا اوسکے لہو کی بوندونسی انت ہزار راکشس پیدا ہوتے
تب کوشکی دیبی کی بہون مین سی کالی دیبی پیدا ہوئی اوسکا ایک
ہونٹ پربت پر رہتا اور دوسرا آکاس مین جسکو کوشکی مارتی تہی کالی
اوسکا لہو زمین پر گرنی نہین دیتی تہی. دواپر جگ کے آخر مین جسکو آج تک
چار ہزار نو سو ترپن برس ہوئے ۴۹۵۳ کالی دیبی نی اس پہار پر اپنا استہان
کیا جب سے یہان پرستش ہوتی ہی مگر یہہ مندر سمت ۱۸۲۱ بکرماجیت مطابق
سنہ ۱۱۷۸ ہجری ہوا اور سنہ ۱۷۶۴ عیسوی کی بنا ہی پہلی پہل اس مقام پر لداوکی بارہ دری
تہی اور مورت کی جگہ جوبن کہڑا تہی سنگ سرخ اور سنگ مرمر کا
کہڑا بنا اوسکے بائین طرف دیبی کا نام اور سمت کندہ ہین سنہ ۱۲۳۲ ہجری
مطابق سنہ ۱۸۱۶ عیسوی راجہ کدار ناتہہ نی جو محمد اکبر شاہ بادشاہ ثانی کے
عہد مین نظارت کی پیشکار تہی اوس لداو پر یہہ برج لنبا بنایا اور سنہ ۱۲۳۶ جہت در
کی غلام گردش اوسکے گرد بنوادی اب اس مقام پر بہت مکانات
مہاجنون نی میلہ مین اوترنی کی لئی بنائی ہین جیت استہمن اور سوجہے

استہان کو بمقام پر ہمائی کا بڑی دہوم سی میلہ ہوتا ہے اسمندر کی دروازہ کی
اگی سنگ سرخ کی دو شیر اور ایک ترسول بنا ہوا ہے اور شیرون پر بڑا
گہنٹا لٹکتا ہی سابڑی اوس گہنٹہ کو ہلاتی ہین اور دیبی مائی کی جی کہہ کر چلاتے
ہین ہنود ونکو اعتقاد ہے کہ شیرون کی پیٹہ پر سوار ہوکر دیبی جی
یہان پدہاری ہین اس سبب سے شیرون کی مورت دروازہ کی آگے
بنائی ہی اسمندر کی پوجاری ونوقت پوجا کرتی ہین اور گیارہ بجی
دیبی جی کو بہوگ لگاتی ہین اس تہر کو لال لال کپڑی کوتہ کنارے
لگی ہوئی پہنا رکہی ہین اور ایک پلنگڑی بنا رکہی ہی رات کو پلنگڑے
سجا کر دیبی جی کی کوٹہری مین رکہدیتی ہین اور یہہ اعتقاد رکہتی ہین
کہ دیبی جی رات کو اسپر سکہہ فرماتی ہین کٹہرہ کی اوپر دن رات ہمیشہ
گہی کا چراغ جلتا رکہتی ہین اور دیبی جی کی جوت اوسکو کہتی ہین اور
چراغ کا بجہنا بہت برا جانتی ہین جاتریونکی جب مرادین ملتی ہی تو دیبی
پر چہتر اور شمیانہ چرہاتی ہین ۔ ہر قوم رستہ آتے ہی دینی و قبلہ کاتہنے

لمبر ۱۲۰ لال بنگلہ

پرانی قلعہ کی قریب یہہ مقبرہ ہی لال کنور شاہ عالم کی مان کا قریب سنہ ۱۱۹۳
ہجری مطابق سنہ ۱۷۷۹ عیسوی کی شاہ عالم نی یہہ مقبرہ بنایا چہوٹی گنبد مین
تو لال کنور کی قبر ہی اور بڑی گنبد مین بیگم جان شاہ عالم کی بہن کی

قبر ہی یہہ دونوں گنبد معہ دالانوں کی نری سنگ سرخکے ہین خواہ اس سبب سے
اور خواہ لال کنور کی دفن ہونی کی سبب سے لال بنگلہ کی نام سی مشہور ہے
اب اس نواح مین بہت سی قبرین خاندان تیموریہ ہو گئی ہین اسکی صحن
مین ایک محمد نواب فتح آبادی سلیم اور ایک محمد میرزا بلاقی کا حال مین
بہادر شاہ بادشاہ ثانی نی بنایا ہی

نمبر ۱۲۱

مقبرہ نجف خان

شاہ مردان کی پاس نواب ذوالفقار الدولہ میرزا نجف خان بہادر کا
مقبرہ ہی جو میرزا محسن صفدر جنگ کی بہائی کی سالی تہی جبکہ ۱۱۹۵ ہجری
مطابق ۱۷۸۰ عیسوی مین انکا انتقال ہوا تو اسمقام پر دفن کیا یہہ مقبرہ کچہ
نفیس نہین ہے چونہ پتہر سی بنا ہوا ہے مگر اخیر زمانہ کی ایک نامی سردار
کی قبر ہے

نمبر ۱۲۲

جینیونکا بڑا مندر

شہر شاہجہان آباد مین دہرم پورہ کی محلہ مین لالہ ہرسکہرای اور رالالہ مہن لعل
مہاجنون نی یہہ مندر بنایا ہی سمت ۱۸۵۱ بکرماجیت مطابق ۱۸۰۰ عیسوی موافق
۱۲۱۵ ہجری یہہ مندر بنا شروع ہوا اور آٹھہ برس کے عرصہ مین بنکر
تیار ہوا سراوگیون کی پہلی پوجا مندر مین متی بیساکہہ سدی سمت ۱۸۶۴
مطابق ۱۸۰۷ عیسوی کے ہوئی یہہ مندر چونہ اور اینٹ کا بنا ہوا ہے اور اسکے اندر

اکثر سنگ مرمر لگا ہوا ہے کلس بالکل سنہرے ہین پانچ لاکہہ روپیہ اس مندر کی تیاری مین خرچ ہوئی ہین کہتی ہین کہ اس مندر مین سوا لاکہہ روپیہ کی تیاری کی صرف ایک بیدی ہے

نمبر ۱۲۳

گرجا گہر

کشمیری دروازہ کی پاس شہر شاہجہان کی اندر یہہ گرجا گہر اس مسجد کو کرنیل جیمس سکنر صاحب بہادر نی بنایا ہی تعمیر اسکی ۱۸۲۶ سنہ عیسوی مطابق ۱۲۴۲ سنہ ہجری مین شروع ہوئی اور دس برس کے عرصہ مین نوے ہزار روپیہ خرچ ہو کر تیار ہوا اور سنگ مرمر جو اسکے اندر بجای فرش لگا ہوا ہے وہ اس لاگت سی علاوہ ہے اسکی عمارت کی خوبی اور خوشنمائی بیان سی باہر ہی حقیقت مین یہہ بات ہے کہ ایسا خوبصورت گرجا گہر بہت کم ہو گا اسکا کلس کہ شکل صلیب پر ہی بہت خوبصورت اور زر سنہری ہے اور اسکا گنبد اور اندر کی کمرہ بہت خوبصورتی سی بنائی ہین اسی گرجا کے صحن مین ولیم فریزر صاحب کی قبر ہے اور اوسکے گرد نہایت خوبصورت آہنی کٹہرہ لگا ہوا ہے :

نمبر ۱۲۴

جوگ مایا

بہاگوت قطب صاحب کے لاٹھ کی پاس یہہ مندر ہے بہت نامی ہندو ونکی اعتقاد مین یہہ بات ہے کہ جب کنس راکہس نے بہت سر اوٹھایا تو برہمانی کرشن اوتار ہونیکی خبر دی

اخیر دواپر جگ مین جسکو ہندی حساب سے چار ہزار نو سو برس ہوئے ہین
بسدیو کی ہان دیوکی رانی کی پیٹ سی کرشن اوتار نی جنم لیا کنس کے
ڈر کی مارے کرشن کو گوکل مین نند جا عرف جسودھا کی ہان ڈال آئے
اور جسودھا کی بیٹی کو متہرا مین وہان لائے کنس نے اوس بیٹی کو اوٹھا کر
زمین پر دے مارنا چاہا کہ وہ بجلی ہوکر اوڑ گئی اور یہہ اوسکا استہان
مگر یہہ مندر بہت قریب کا بنا ہوا ہے سنہ ۱۲۴۴ ہجری مطابق سنہ ۱۸۲۸ عیسوی مین راجہ
سیٹھ مل نے جو اکبر شاہ ثانی کی نوکر تہی اس مندر کو بنایا یہہ مندر خوب
انیٹ پتھر سے بنا ہوا ہے زمین سے چوٹی تک اکتالیس فٹ اونچا ہے
اور کلس پر سونے لگا ہی اسمندر مین بہی مورت نہین ہے بن گھر اٹھنے
اور اوسکے گرد سنگ مرمر کا تہا نولہ بنا ہوا ہے اوسی پتھر کو پوجتی ہین
ہر ہفتہ یہان میلہ ہوتا ہے ہندو اسمندر کو بہت مانتی ہین کیونکہ چڑہاوا مین
یہان جیو نہین چڑہتا

نمبر ۱۲۵

جین سیونکا چہوٹا مندر

شہر شاہجہان آباد مین ستہہ کی گلی مین یہہ مندر ہے اسمندر کو سارے
شہر کی سراوگیون نے ملکر بنایا ہے اور پنچایتی مندر کہلاتا ہے اسمندر کے
تیاری پوہ سدی دوج سمت ۱۸۸۵ مطابق سنہ ۱۸۲۸ عیسوی موافق سنہ ۱۲۴۴
ہجری سے شروع ہوئی اور برسات برسنے کے عرصہ مین بن چکا

تھی سنگ سرید سے تر و دتھی سمت ۱۸۱۹ مطابق سنہ ۱۸۳۲ عیسوی کے سراکوین کی مدت کے
موافق سمندر مین مہاراج براجوان ہوئے یہہ مندر بھی جو نہ اسمت کا بنا ہوا ہے
اور اندر اکثر جگہہ سنگ مرمر لگا ہوا ہے اور کلس مندر کے بھی بالکل سنہری ہین
اسمندر کے تیار مین ہی لکھی لاکہہ روپیہ خرچ ہوئی ہین

نمبر ۱۲۶ کوٹھی جہان نما

اس کوٹھی کو جو بیرون کشمیری دروازہ واقع ہی حاکم رئیس ور معظم الدولہ
امین الملک اختصاص یار خان فرزند ارجمند سجان ہوند سلطانی سر طامس
سیا فلس مٹکف صاحب باورنٹ بہادر فیروز جنگ صاحب کلان دار الخلافہ
شاہجہان آباد نی سنہ ۱۸۲۸ عیسوی مطابق سنہ ۱۲۴۴ ہجری کے بنانا شروع کیا اور
یہہ کوٹھی نہایت خوبصورت اور خوش وضع بنی ہی اور در حقیقت اس
شعر کی مصداق ہی زہی صفای عمارت کہ در تماشایش
بدیدہ باز نگردد نگاہ از دیوار

نمبر ۱۲۷ مقبرہ مرزا جہانگیر

میرزا جہانگیر بیٹی ہین محمد اکبر شاہ بادشاہ ثانی کی جب الہ آباد مین اونکا
انتقال ہوا تو لاش اونکی یہان لاکر متصل صحن درگاہ حضرت نظام الدین
دفن کیا سنہ ۱۲۴۷ ہجری مطابق سنہ ۱۸۳۲ عیسوی کے نواب ممتاز محل اونکی مان نے
یہہ مقبرہ بنایا یہہ مقبرہ سنگ مرمر کا ہی اور اوسمین بہت باریک کام کیا ہوا ہے
جالیان

جالیاں بھی بہت خوبصورت ہیں اسکے دروازوں میں بھی دو تخت
ایک ڈال بڑی سنگ مرمر کی جڑی ہوئی ہیں

نمبر ۱۲۸ ظفر محل یا جل محل

قلعہ شاہجہان کے باغ حیات بخش میں جو حوض ہی اوسکی بیچوں بیچ میں ابو الظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ حال نی سنہ ۶ جلوس مطابق سنہ ۱۲۵۸ ہجری موافق سنہ ۱۸۴۲ عیسوی کے ایک مکان بنایا ہی زرا سنگ سرخ کا اور ظفر محل اوسکے بنی کی تاریخ ہی اوسکے بیچ میں ایک درجہ ہے بطور کمرہ کی اور چاروں طرف غلام گردش ہی اور کونوں پر حجرے اور چاروں ضلعوں میں شہ نشین ہیں جانب شرق مکان کی ایک پل بنایا ہی اگرچہ یہہ مکان بھی بہت اچھا بنا ہی الا حوض کی وہ کیفیت نہیں رہی

نمبر ۱۲۹ ہیرا محل

قلعہ شاہجہان میں موتی محل کی آگی نہر بہشت کی کنارے پر سنہ ۱۲۵۸ ہجری کے مطابق سنہ ۱۸۴۲ عیسوی کے ابو الظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ حال نے ایک بارہ دری بڑی سنگ مرمر کی بنائی ہی اور ہیرا محل اوسکا نام رکھا ہی اس محل کی آگی جو قدیمی نہر ماہیچ کی ہی اوسمیں جو ۲۴ فوارہ چاندی کی تھی وہ تو اب نہیں رہی مگر نہر رہ گئی ہی یہہ محل بھی اس زمانہ کی لایق بہت اچھا بنا ہے

نمبر ۱۳۰ کوٹھی دلکشا

قطب صاحب کے نواح مین یہہ ایک سیرگاہ اور مکان دلکشا ہی صاحب والا مناقب عالی مناصب فرزند ارجمند یگان پیوند سلطانی معظم الدولہ امین الملک اختصاص یار خان سر طامس تہافلس مٹکف صاحب بارونٹ بہادر فیروز جنگ صاحب کلان بہادر شاہجہان اباد کا صاحب ممدوح نی اس کوٹھی کو سنہ ۱۲۶۰ ہجری مطابق سنہ ۱۸۴۴ عیسوی کے بنانا شروع کیا یہہ کوٹھی نہایت نفیس ولطیف ہے اور یہہ شعر اسی پر صادق اتا ہی اگر فردوس بر روی زمین است

ہمین است وہمین است وہمین است

نمبر ۱۳۱ باؤلی درگاہ حضرت قطب صاحب

قطب صاحب کے درگاہ کی پاس مسجد کی اگی ندیم الدولہ خلیفہ الملک حافظ محمد داود خان بہادر مستقیم جنگ نی سنہ ۱۲۶۰ ہجری مطابق سنہ ۱۸۴۴ عیسوی کے یہہ باؤلی بنانی شروع کی اور سنہ ۱۲۶۳ ہجری مطابق سنہ ۱۸۴۶ عیسوی کے یہہ باؤلی بن باؤلی بہی بہت خوبصورت بنی ہی نری چونہ اور سنگ خارا سی تیار ہوئی ہی قریب چودہ ہزار روپیہ کی سوای قیمت پتہر کی اس باؤلی کے بنانے مین خرچ ہوئی ہین

نمبر ۱۳۲ اہنی پل ہنڈن

غازی اباد کی پاس ہنڈن ایک ندی ہی اوسپر سرکار انگریزی نے

۱۲۶۳ سنہ ہجری مطابق ۱۸۴۶ سنہ عیسوی کے آہنی پل باندہا ہی یہہ پل نہایت عجیب ہے لوہی کی کمانیون پر عجب خوبصورتی سی لٹہہ لگائی ہین اور اوسپر رستہ بنایا ہی ایسی ترکیب ان کمانیون کی رکہی ہی کہ جب کوئی وزنی چیز آتی ہی تو بوجہہ سہارنیکو کمانی جہک جاتی ہی ہر چیز کے چلنی سی یہہ پل لچکتا ہی اور کمانیان بوجہہ ٹہلیتی ہین اس نواح مین اس قسم کا پل عجایب روزگار سی ہی

نمبر ۱۳۳

ملال ڈکی

شہر شاہجہان آباد مین قلعہ کی نیچی خاص بازار کی سامنی بموجب حکم لارڈ الن براہہادر کی ۱۲۶۳ سنہ ہجری مطابق ۱۸۴۶ سنہ عیسوی یہہ حوض تیار ہوا اس حوض کو سر سے پاؤن تک سنگ سرخ کا بنایا ہے اور چارون کونون پر چار برج کٹہرہ دار بہت خوشنمائی سی بنائی ہین دونو طرف عرض متین سیڑہیان بنی ہوئی ہین نہر کی پانی سی یہہ حوض ہمیشہ بہرا رہتا ہے طول اسکا ایک سو فٹ اور عرض ... سو فٹ ہی اس حوض کی بنی سی اکثر کوئین میٹہی ہو گئی ہین اس سبب سے لوگونکو بہت آسایش ہے

نمبر ۱۳۴

پل جدید نکمبود

نکمبود کی کہاٹ کلکتہ دروازہ کے سامنی اور سلیم گڑہ کی برابر ۱۲۶۸ سنہ ہجری مطابق ۱۸۵۲ سنہ عیسوی کے سرکار انگریزی نی نہر دریا پر یہہ پل بنایا ہی اگرچہ

یہہ پل چونہ اور اینٹ کا ہی لیکن ایسی خوشنمائی اور مضبوطی سی بنایا ہی
اور ایسی خوش قطع اور بڑی ذر لادی ہین کہ دیکہکر آدمی ششدر
رہ جاتا ہی اسکی نیچی سی دریا کو اور بہی رونق ہو گئی ہی اور نکسو دیتی
کہات اس پل سی بہت خوش معلوم ہوتی ہین برسات کے دنون مین
صد ہا آدمی سیر و تماشا دیکہنی کو جاتی ہین اور ہر روز میلہ رہتا ہی:

خاتمہ

اردو زبان کی بیان مین

ہندؤنکی راج مین تو یہان ہندی بہاشا بولنی چالنی لکہنی پڑہنی مین
آتی تہی ۵۸۸ ہجری مطابق ١١٩١ عیسوی موافق سمت ١٢٤٨ بکرماجیت کی جب
مسلمانون کی سلطنت نی یہان قیام پکڑا تو بادشاہی دفتر فارسی ہو گئی
مگر زبان رعایا کی وہی بہاشا رہی ٨٩٤ ہجری مطابق ١٤٨٨ عیسوی تک بحکم
بادشاہی دفتر کی رعایا مین فارسی کا رواج نہین ہوا اسکی حضور ور بعد
سلطان سکندر لودہی کی عہد مین سب سی پہلی ہندؤن مین سی کایتہون نی
جو ہمیشہ سی امورات ملکی اور ترتیب دفتر مین مداخلت رکہتی تہی فارسی
لکہنا پڑہنا شروع کیا پہر رفتہ رفتہ اور قومون نی بہی شروع کرلیا اور
فارسی لکہنی پڑہنی کا ہندؤن مین بہی رواج ہو گیا
٢ اگرچہ بابر اور جہانگیر کی عہد تک ہندی بہاشا مین کچہہ تغیر و تبدل
نہین

نہین ہوتی تھی مسلمان اپنی گفتگو فارسی زبان مین اور ہندو اپنی گفتگو بہاشا مین کیا کرتی تھی پرجب سی امیر خسرو نی خلجی بادشاہون کی زمانہ سی یعنی حضرت شیخ سی تیرہوین صدی مین فارسی زبان مین بہاشا کی لفظ ملانی شروع کی تہی اور کچہہ پہیلیان اور مکریان اور نسبتین اسی زبان مین کہین تہین جسمین اکثر الفاظ بہاشا کی تہی غالب ہی کہ رفتہ رفتہ بہاشا مین جب ہی سی ملاپ شروع ہوا ہو مگر ایسا نہ تہا جسکو جدا زبان کہا جاوی جبکہ شاہجہان بادشاہ نی ۱۰۵۸ھ ہجری مطابق ۱۶۴۸ عیسوی کی شہر شاہجہان آباد آباد کیا اور ہر ملک کی لوگونکا مجمع ہوا اوس زمانہ مین فارسی زبان اور ہندی بہاشا بسبب ملکی اور ربعضی فارسی لفظون اور اکثر بہاشا کی لفظون مین بسبب کثرت استعمال کی تغیر وتبدیل ہوگئی غرضکہ لشکر بادشاہی اور اردو معلی مین ان دونو زبانونکی ترکیب سی نئی زبان پیدا ہوگئی اور اسی سبب سی زبان کا اردو نام ہوا پہر کثرت استعمال سی لفظ زبان کا محذوف ہوکر اس زبانکو اردو کہنی لگی رفتہ رفتہ اس زبان کی تہذیب اور آراستگی ہوتی گئی یہان تک کہ ۱۱۰۰ھ ہجری مطابق ۱۶۸۸ عیسوی سی یعنی اورنگزیب عالمگیر کی عہد مین شعر کہنا شروع ہوا اگرچہ مشہور ہی کہ سب سی پہلی اس زبان مین ولی نی شعر کہا مگر خود ولی کی اشعار سی معلوم ہوتا ہی

کہ اوس سی پہلی ہی سیسی بن بان مین شعر لکہای ہوئی ہوندہ وسیسی عمرد اور شاعرون کی زبان بہ طرز نکلتی ہی مگر اوس زمانہ کی شعر سب تکے اور نہایت سست بندش کی تہی پہر دن بدن اسکو ترقی ہوتی گئی یہان تک کہ میر اور سودا نی اوسکو کمال پر پونہچایا

۳ میر کی زبان ایسی صاف اور شستہ ہے اور اوسکے شعرون مین ایسی محاورات بی تکلف بندہی ہین کہ آجتک سب اوسکے تعریف کرتی ہین سودا کی زبان ہی اگرچہ بہت خوب ہے اور بعضے اوسکے زبان نہین سمجہتے تیزی میر پر غالب ہے مگر میر کی زبان کو اوسکے زبان مین

۴ اردو نثر لکہنی والون مین میر امن جسنی باغ وبہار لکہا سب پر فوق لیگیا حقیقت مین نظم لکہنی مین جیسا کمال میر کو ہی نثر لکہنی مین ویسا ہی کمال میر امن کو ہی

۵ عربی زبان کا اردو مین ترجمہ سب سے پہلی مولوی عبد القادر صاحب اور مولوی رفیع الدین صاحب نے کیا مولوی عبد القادر صاحب کا اردو ترجمہ کلام اللہ کا اردو لغات کی لئی ایک بڑی سند ہی اور مولوی رفیع الدین صاحب کا ترجمہ تراکیب نحوی کی لیئے ایک بہت عمدہ دستاویز ہے

۶ اردو زبان کی شعروں کا بہی طریقہ فارسی شعرون کے قاعدہ پر

یون ہی آن پڑا ہی کہ گویا جوان مرد خوبصورت لڑکی کی تعریف مین شعر
کہتا ہی ۷ ہندی بہاشا مین دستور تہا کہ عورت کیطرف سے زبانسی مرد کی نسبت
شوقیہ شعر ہوتی تہی. بعضی بعضی دفعہ اردو زبان مین اسطرح پر بہی شعر کہا جاتا ہی
۸ اور اسکو ریختی بولتی ہین غالب ہے کہ تخمیناً سنہ ۱۲۰۰ ہجری مطابق سنہ ۱۷۸۵ع کے انشاء اللہ خان
نے اسکو رواج دیا ۸ فارسی شعرون کی جو بحرین اور اقسام ہین وہ سب اردو
شعرون مین مروج ہین الا مکری اور پہیلی کہنی کا وزن بہی اور ہی زبان بہی ایسی ہی
جسمین اکثر بہاشا ملی ہوئی ہو ۹ سخن جو مشہور ہین فقرہ ہوتی ہین کہ اونمین دو
باتین یا زیادہ چیزین جنمین کچہ باعتبار ظاہر کی مناسبت نہین معلوم ہوتی
بیان کی جاتی ہین اور مخاطب سے پوچہا جاتا ہے کہ ایسی ایک بات جامع بتا
مکری جو سب مین پائی جاوے ۱۰ پہیلی مین کسی چیز کی اوصاف اور خصایص
اور ہی بیان کئی جاتی ہین اور مخاطب سی پوچہا جاتا ہی کہ وہ چیز کیا ہے
بڑی خوبی پہیلی کی یہ ہے کہ اوسمین اوس چیز کا نام بہی آجاوے جسکے اوصاف
اور خصایص بیان کئی گئی ہین پہر اوسپر بہی مخاطب نہ سمجہے ۱۱ مکرین مین عورت کی
زبانسی دو معنی بات بیان کئی جاتی ہی کہ جسمین ایک سے معشوق مراد
ہوتا ہی اور دوسرے سے اور کچہ قایل اوسکا جب جانے معشوق کی بات ہی مکر جاوے

پہیلیان

بالا تہا تو سبکو بہایا ۔ بڑا ہوا کچہ کام نہ آیا — دیا یعنی چراغ
مین نے دیا اسکا ناؤ ۔ بوجہی تو بوجہ نہین چہوڑو گانو

فارسی بولی آئی نا ترکی بولی پائی نا
ہندی کہتی عارسی اوی منہہ دیکھون جو آسی باوی — آئینہ

مکری

اپ ہلی اور سو کو ہلاوی واکا ہلنا سو کو بہاوی
ہل ہلا کی بہانسکہا ای سکہی ساجن نا سکہی پنکہا — پنکہا

نسبتین

گوشت کیون نہ کہایا ڈوم کیون نہ گایا — گلا نہ تہا
انار کہایا کیون نہین وزیر رکہا کیون نہین — دانا نہ تہا
سموسہ کیون نہ کہایا جوتہ کیون نہ پہنا — تلا نہ تہا

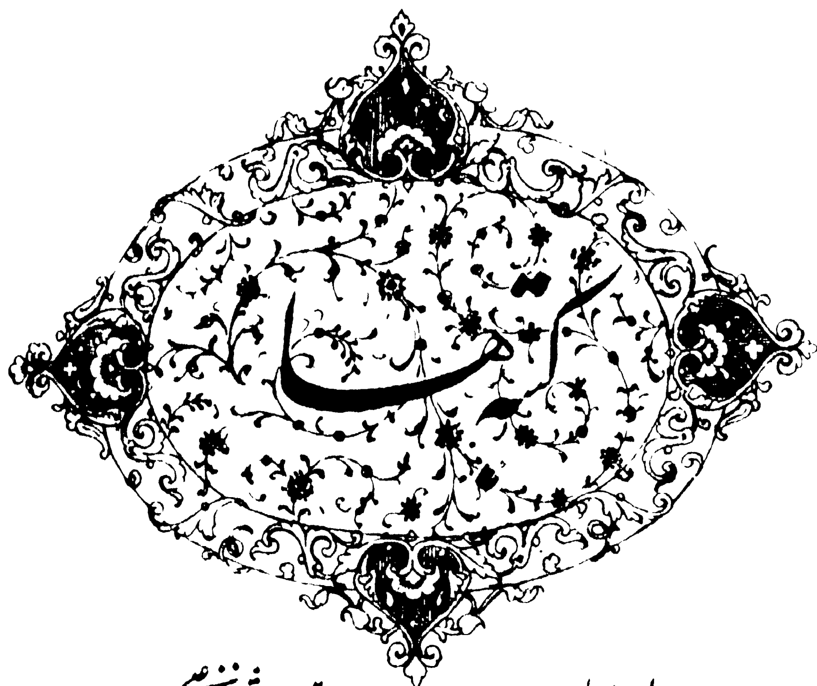
ریختی

اچہا جو خفا ہمسی ہو تم ای صنم اچہا لو مین بہی نہ بولون کی خدا کی قسم اچہا

شعر اردو

عشق کرتی ہین اوس پری رو سی میر صاحب بہی کیا دوانہ ہین
میر اوس نیم باز انکہون مین ساری مستی شراب کیسی ہی
ہم ہوئی تم ہوئی کہ میر ہوئی اوسکی زلفون مین سب اسیر ہوئی

تمت بالخیر



مطبوعہ مطبع احمدی واقع دہلی باہتمام شیخ ظفر علی

سنہ ۱۲ ہجری و سنہ ۱۸۵۳ عیسوی

کتبہ لوہی کی لاٹھہ کا

ترجمہ اصل ا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ترجمہ

١ اوس شخص نی کہ جسنی یہہ خبر سنی کہ میری دشمن اچہی سپاہ اور رفیقوں کی ساتہہ مجہسی لڑنی آئی اور مورچہ بندی کی تیاری کرتی مین ایک آلہ شہرت کا کہدوایا جسطرح کہ اوسکی تلوار کی زخم اعضا پر دشمنون کی

جو شخص کہ مالک سات سلطنت کا تہا اوسنی دریای سندہ کی عبور کر کر سندہیون قوم بہلیکا کو دبا لیا اوسکی بادشاہ فوج اور اوسکی گہاتین جو لطف جنوب بس دریای ہتین بس زمانہ مین بہی پاکیزہ کی گئی تہا یامین

جسطرح کہ شیر ایک شکار چہوڑکر دوسرا شکار پکڑتا ہی اسطرح اوسنی اس دنیا کو چہوڑکر اوس عالم پر قبضہ کیا یعنی مرگیا مگر اوسکی نام اوری اب تک بہی زمین پر سب اوسکی بہی کاموں کی شہرت ہے

اگرچہ وہ اب مرگیا ہی لیکن اوسکی ہتیار کرنی کی طاقت جو دشمنونکا تباہ کرنی والا تہا اب تک عالم مین باقی ہے

٢ اوس شخص نی کہ جس نی بوسیلہ اپنی تلوار کی ملک زمین کی بادشاہت کی اور اوسنی اپنی مین سورج اور چاندکی خاصیتین اکٹہی کی تہین اور اوسکی چہرہ کی خوبصورتی مثل پورہ چاندکی تہی

اوسی اچہہ دہاوا کا جسنی اپنا سر جہکایا پاؤن وشنون مین اور لگایا اپنا دل اوسی وشنون پر یہہ اونچا ہتیار یعنی لاٹھہ وشنون کی نام پر جو قابل پرستش کی ہی بنایا ہوا دہاوا کا

کتبہ لاٹھ اشوکا یا فیروزشاہ

۱۰ سمت ۱۲۲۰ بیساکھ سدی
پندرس
ساکمبری کا راجہ سری ناں
یعنی ہمہ صفت موصوف
ایل دیو کا بیٹا سری ناں
یعنی ہمہ صفت موصوف
بسیلدیو

१० संवत् १२२० वैशाख सुदि १५

शाकंभरी भूपति श्री मद्विग्रह

राजदेव । श्री मद्वीसलदेव ॥

جانب غرب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جانب جنوب

جانب شرق

جانب شمال

مور

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جانب شرق

१० श्रेरा वा म ३ तुपिया नं यं नाया: प्रयर्थि द ता त्र
त्य प घयाणि त्रा नि वि र त मि ल काएं पशामा वकं।
मामा ला क वि कं द्ध व कि रु तः श्रं म नो वि द्वि षां
श्रीम क्ति ग्र छ त्रा रु द व ट व तः श्रा म्न प या गो सवे॥
ली ला मं दि र ग्रा दे ल ष्ठ स्त व ह्व श्री ल क्ष्म वा म रु वा श ब्रू
णं त्रु न वि शु द्र / दे ति पा त या ग्रा क वा स म व ।
शं का वा ग्र का ला त्र म च्छ रु व ला वा च्चु व वा दो ति वि
नि भि धा प रु त्र ष्टि यः कि स्तु रु वा ह्ला द न नि श्रा यि तः॥

جانب غرب

१२ आ विं ध्या दा दि मा र्क्ष्ण वि कि वि न वि रु य स्त्री मि या ना प
स ग्रा द्व श्री त्व ष्ठु प ठ तृ ल्लू प ति ष्ठ वि व म क वं त्य ष्ठु प
स न्नः।
श्रा र्या व र्तं प धा र्व प न व पि क्र त वा त्र स्त्रु वि छ द ना
वि हि द: श्रा सी रु री श्रा रु मा ति वि रु या न वी स ला
मि पा ल:॥
श्रा न स त ति धा द मा न ति ल कः शा क रु ग्रा प तिः श्री
म ह्नि ष्ल द त्रा रु ए ष व ति रु यी मं ता न त्रा भा रः।
आ म्ना ज्ञि क न दं ग्र म तु मि रि म व द्धि श्रां त ता ल द वः
श्रि ष स्त्री क त्रा गा य मा म्ह त व ना म्ह ह्ला ग म्ह थं म नः॥

بہشت کو چہرہ جانبین ... کی خل کی ہوئی ہیں
... سمندر ... کی کودمین آپ گیا نشین ... ہو

یہہ لکہا کہودا راجہ کی
مہربانی سی سری ملک ابد
کی حضور مین سری پت
بتی مہابت نورنس
کانیت کی اس وقت مین
کہ مہامنتری یعنی وزیر
راجپوت سری سل
لچہن پال ہے

ترجمہ ہوا باعانت مصر
رام سرن پنڈت
ساکن ہتنگ

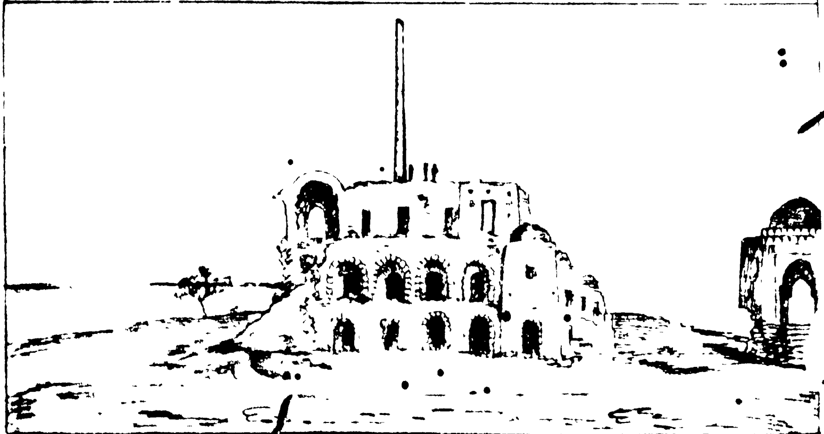
॥

सं वत् श्री विक्रमादित्य १३३० वैशाख व सुदि ति १५ गुरौ लिखि
[illegible]
[illegible]
[illegible] श्री सलक्षणपाल:

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]



۲ نمبر کا حاشیہ نمبر ۷

۲ نمبر حاشیہ نمبر ۵

۲ نمبر حاشیہ نمبر ۳

فی تولید الاعمال فضل الی المعالی

۷ نمبر کتبہ اصل نمبر ۷

۱۳

۶ نمبر کتیبه اصل نمبر ۷

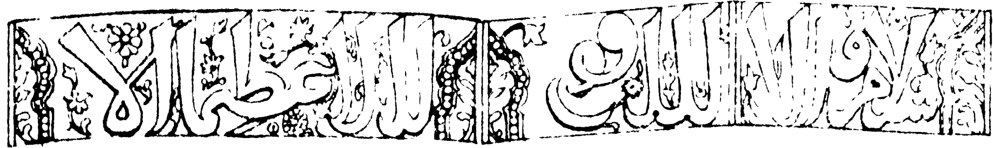


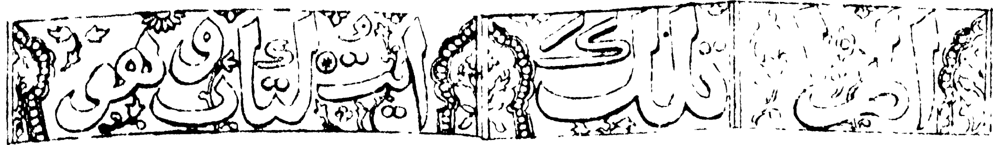
و نمبر کتیبه های جداول ثلاثه اصل نمبر ۸

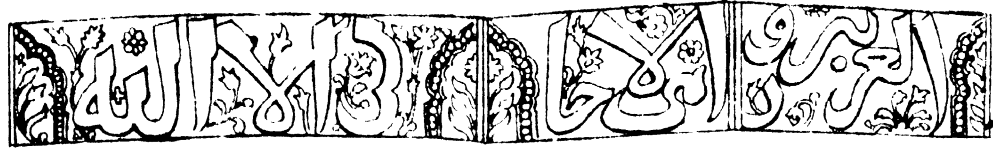


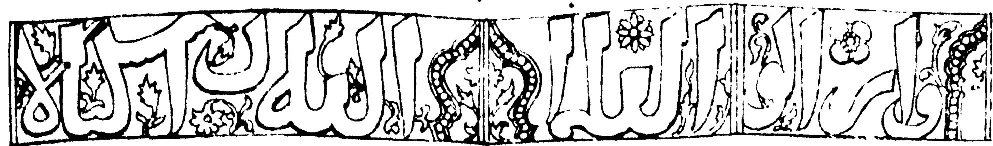




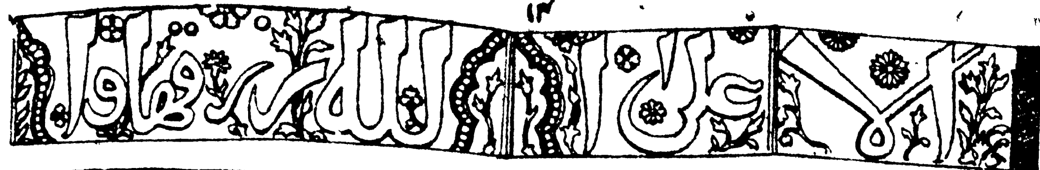


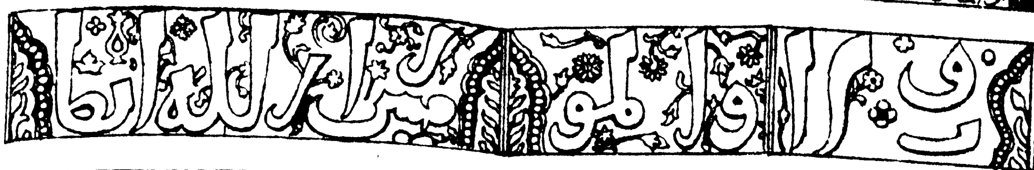




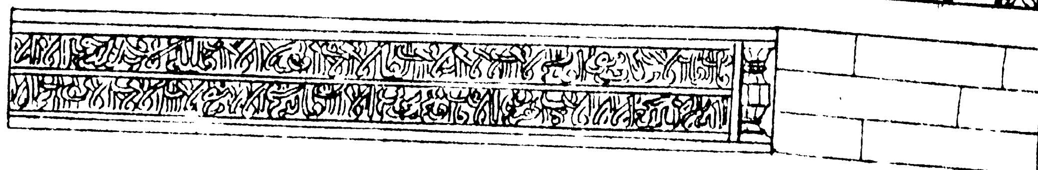




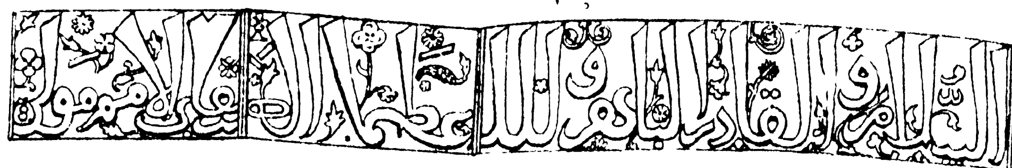




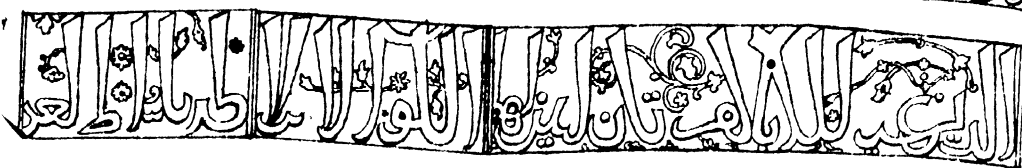


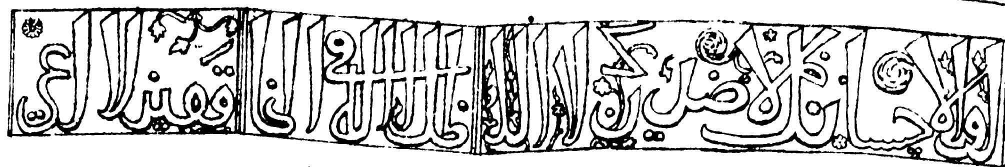


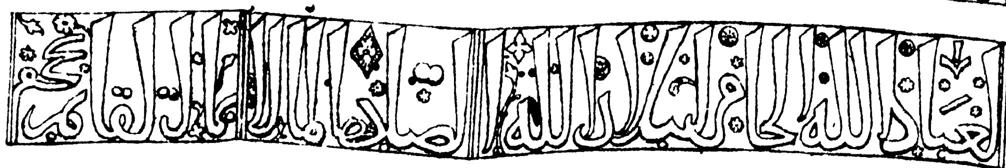
سطر دویم درجه اول





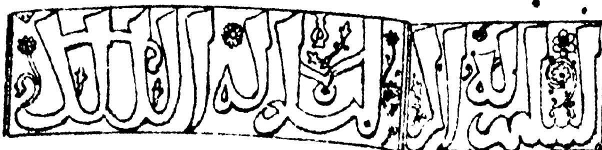






۱۵

سطر سویم درجه اول



سطر چهارم درجه اول

سطر پنجم درجه اول

سطر ششم درجه اول

١٠ نمبر کتبه اصل نمبر ٨

١١ نمبر کتبه بالا دروازه درجه دویم اصل نمبر ٨

١٢ نمبر کتبه درجه دویم عهد سلطان شمش الدین اصل نمبر ٨

ه و سلطانه على العالمين امره و نهيه الا

سطر دویم درجه دوم

بسم الله الرحمن الرحيم ذى مثل كلمه ط

يبه كشجره طيبه اصلها ثابت و فرعها في السماء تؤتى اكلها

كل حين باذن ربها و يضرب الله الامثال

للناس لعلهم يتذكرون يا ايها الذين امنوا اذا

نودى للصلوة من يوم الجمعه فاسعوا الى

ذكر الله و ذروا البيع ذلكم خير لكم ان كنتم تعلـ

مون فاذا قضيت الصلوة فانتشروا فى الارض و

ابتغوا من فضل الله و اذكروا الله كثيرا لعلكم

بالای دروازه درجه سوم

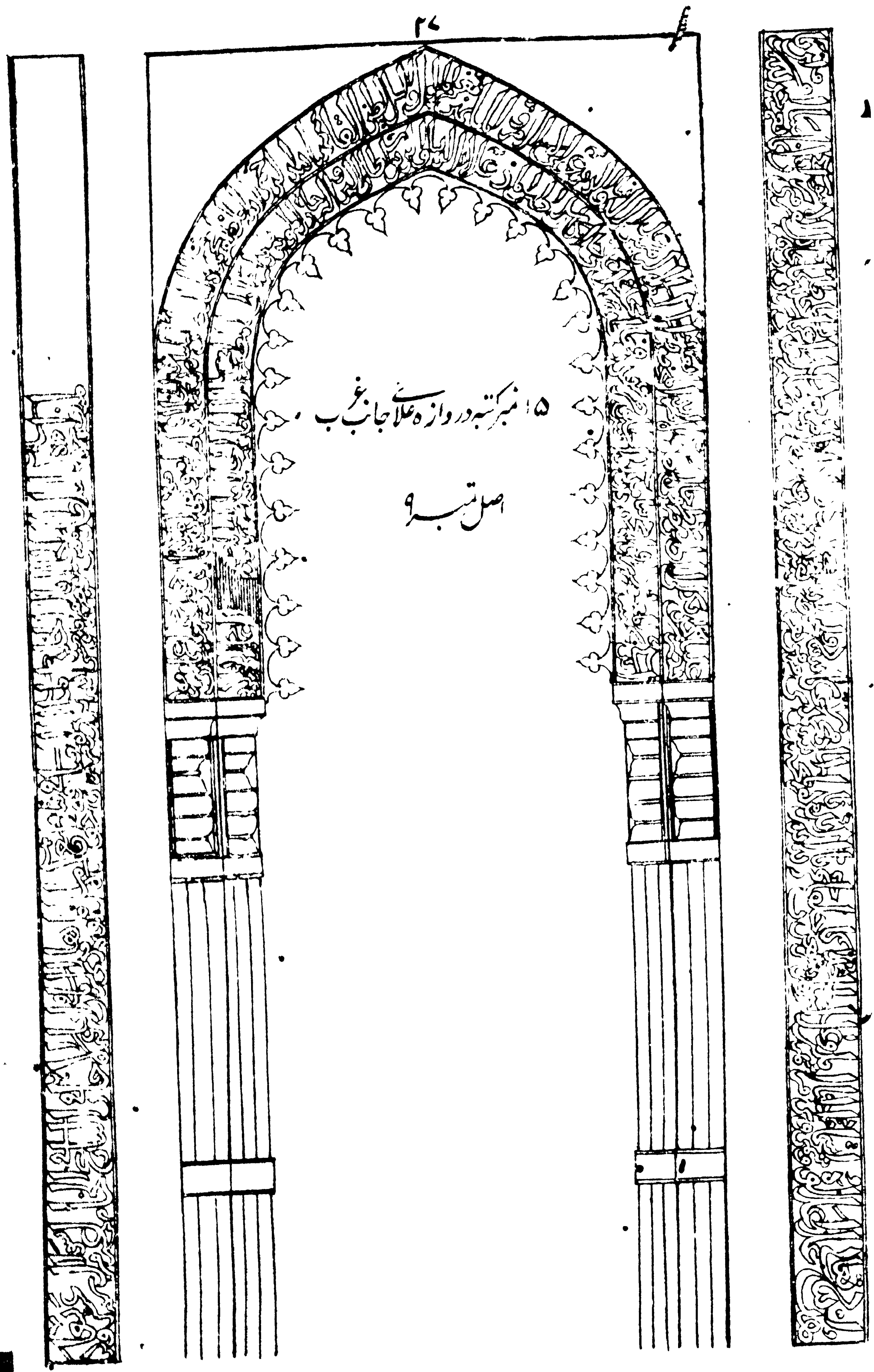
بر پهلوی درجه سوم

سطر درجه سوم

سطر درجه چهارم

۱۳ نمبر کتبه در حجره پنجم لاٹھه اصل نمبر ۸

۱۴ نمبر کتبه دروازه اول لاٹھه اصل نمبر ۶


٢٧
۵ : نمبر کتبہ دروازہ علائی جانب غرب
اصل نمبر ۹



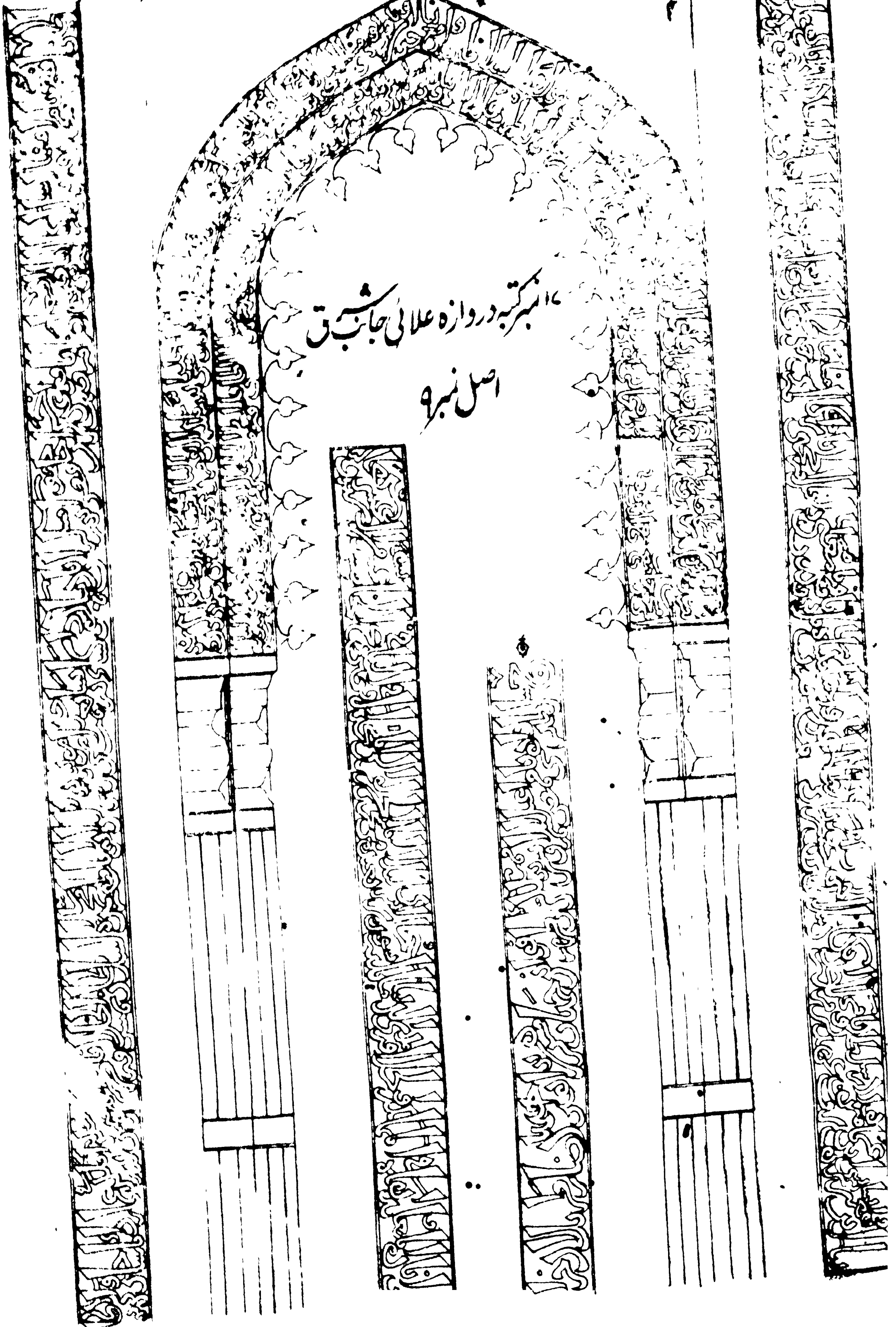


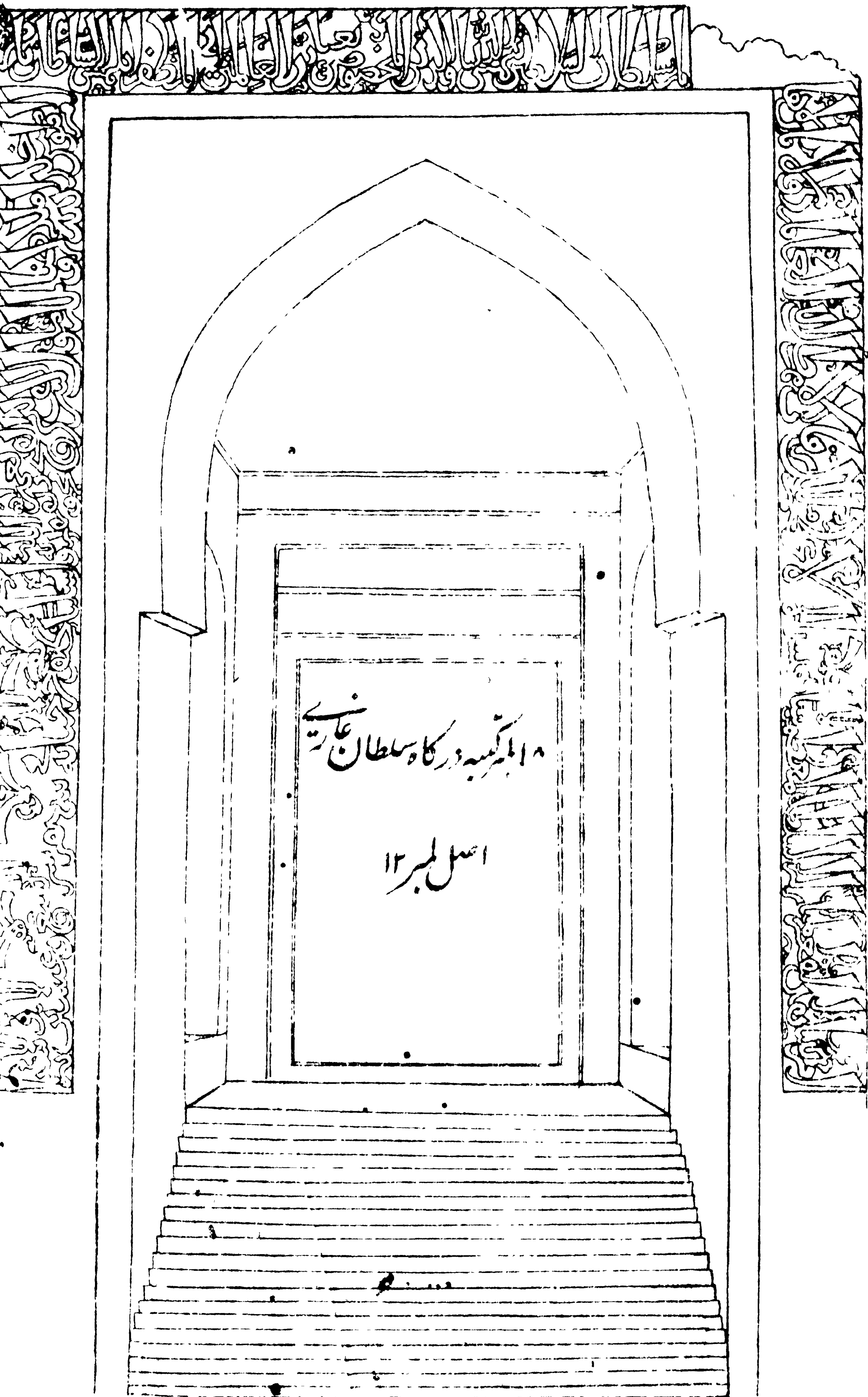
۱۶ نمبر کتبه جانب جنوب دروازه علائی

اصل نمبر ۹

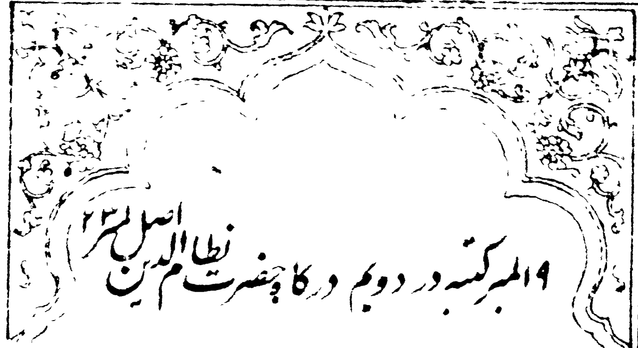




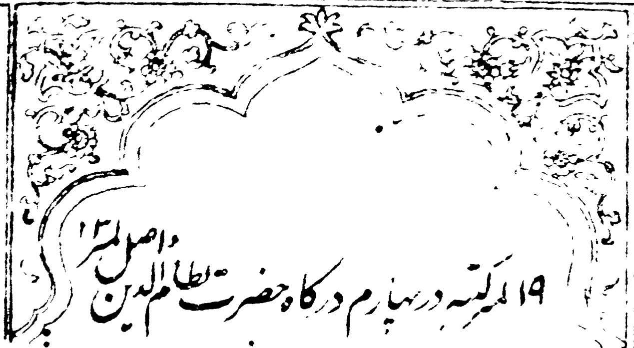

۱۷ نمبر کتبہ دروازہ علائی جانب مشرق
اصل نمبر ۹


۸۔ کتبہ درگاہ سلطان غازی
اصل نمبر ۱۲

در عهد علیحضرت صاحبقران ثانی احقر العباد خلیل الله خان ابن میر میران الحسنی نعمت اللهی که حاکم شاه جهان آباد بود این ابواب در سنه ۱۰۶۳ صفه در دو رو سنگ مرتب نمود

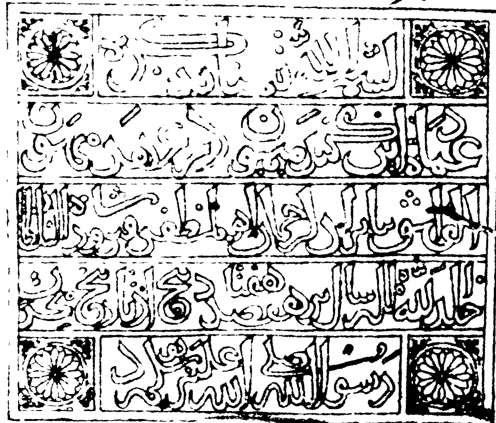


۱۹ المبر کتبه در دوم درگاه حضرت نظام الدین اصل المبر ۲۳

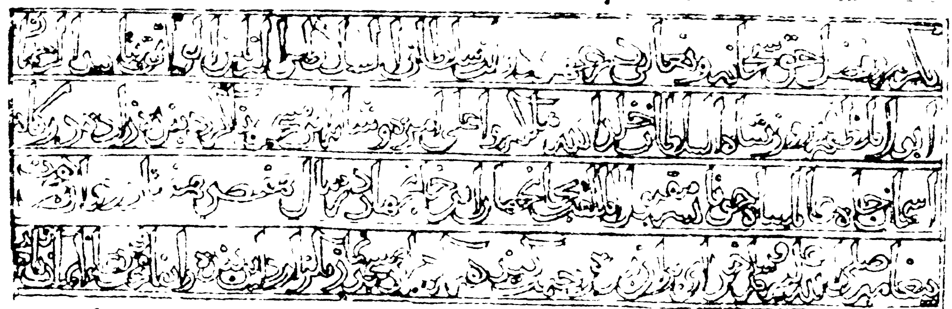


۱۹ المبر کتبه در چهارم درگاه حضرت نظام الدین اصل المبر ۱۳

۲۱ المبر کتبه دروازه روشن چراغ دهلی اصل المبر ۳۱



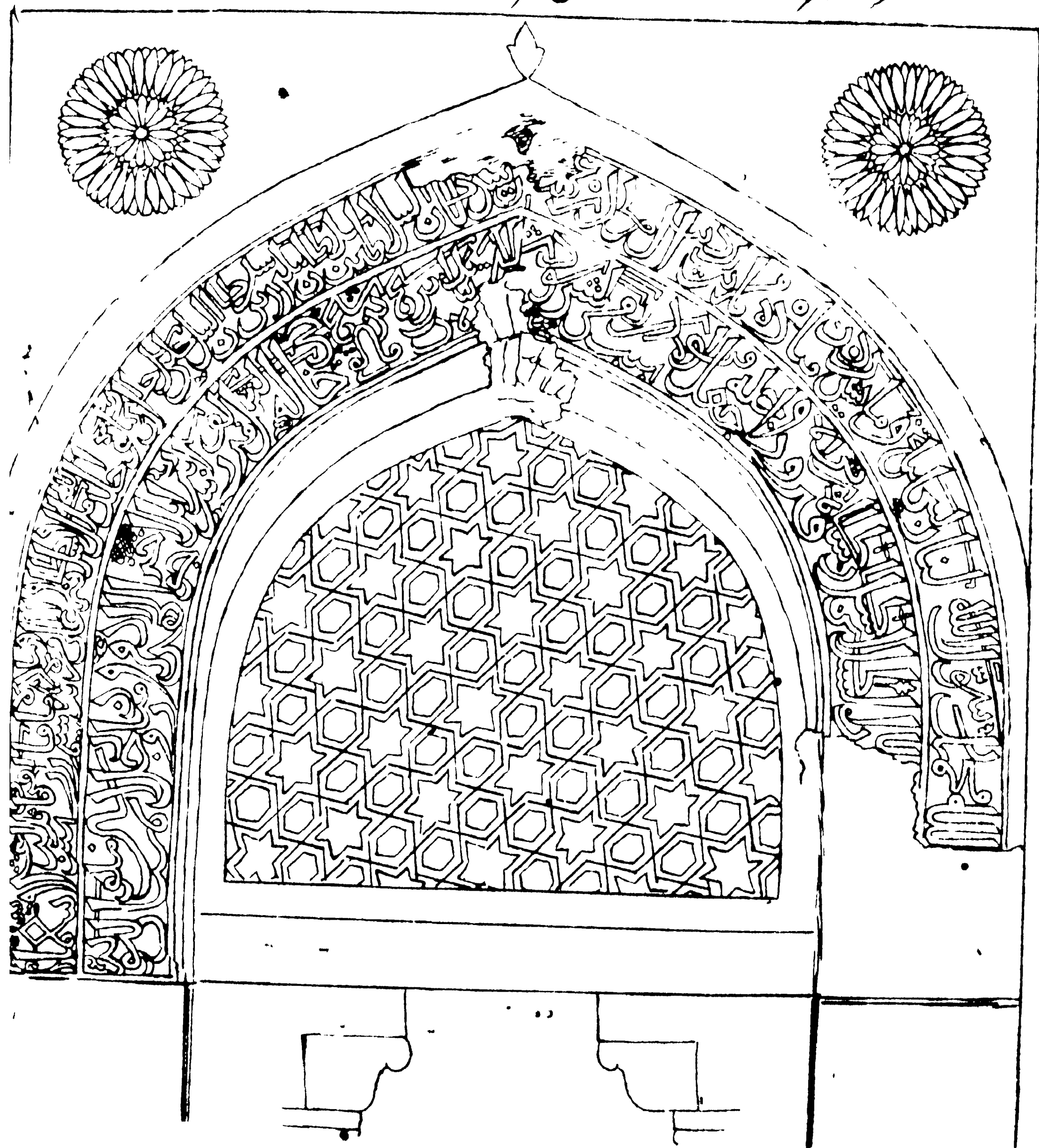
۲۰ المبر کتبه کالی مسجد کوتله نظام الدین اصل المبر ۳۵



۲۲ نمبر کتبہ کالی مسجد شہر اصل نمبر ۳۵

بسم الله الرحمن الرحیم بفضل و عنایت آفریدگار در عهد دولت پادشاه دین دار
الواثق بتائید الرحمن ابو المظفر فیروز شاه السلطان خلد الله ملکه این مسجد را بنده زاده
درگاه جونا شاه مقبول الملقب خانجهان ابن خانجهان اخیر ابرار بنده رحمت کسی که درین مسجد
بیاید بر عاجز پادشاه مسلمانان و این بنده به فاتحه و اخلاص یاد کنند حق تعالی این بنده را بیامرزد
بحرمت النبی و آله مسجد مرتب شد بتاریخ دهم ماه جمادی الآخر سنه تسع و ثمانین و سبعمائة

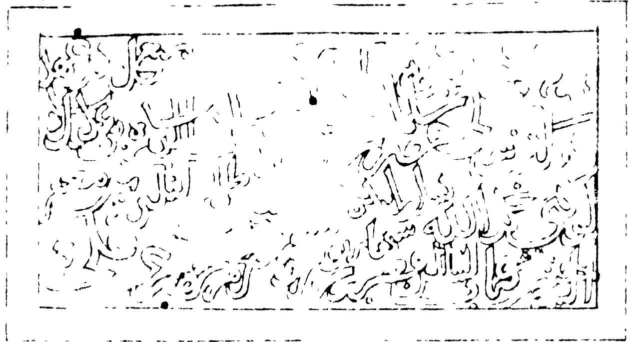
۲۳ نمبر کتبہ مقبرہ فیروز شاہ اصل نمبر ۲۶



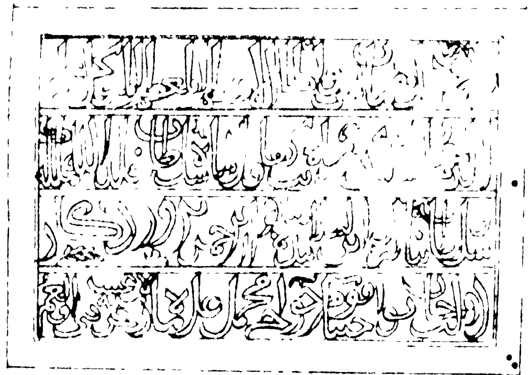
نمبر ۲۴ کتبہ گنبج شہاب الدین تاجخان — اصل نمبر ۳۹



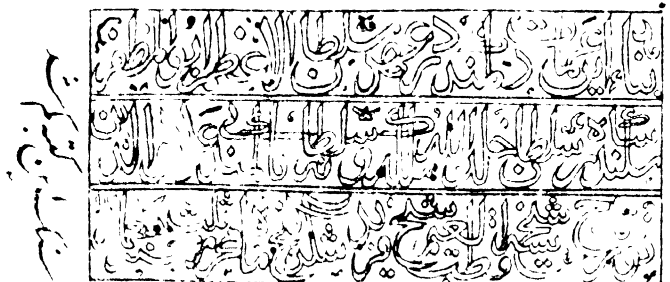
نمبر ۲۵ کتبہ جامع مسجد موتھہ — اصل نمبر ۴۶

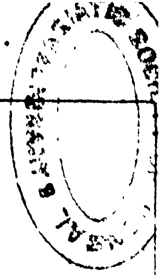


نمبر ۲۶ کتبہ دھون کی باین کا — اصل نمبر ۴۹



نمبر ۲۷ کتبہ درگاہ یوسف قتال — اصل نمبر ۵۱





۲۸ نمبر کتبه های نیلی چهتری اصل نمبر ۲۴

یا فتاح

وقتی که بادشاه هفت کشور نورالدین
جهانگیر بادشاه غازی از دارالخلافه
اگره متوجه سیر کشمیر جنت نظیر بودند
این مطلع را بر زبان الهام بیان گذرانیدند

الله اکبر

بدیهه حضرت جهانگیر شاه اکبر
عجب پر فیض جای کامرانیست
نشیمن گاه جنت آشیانیست
سنه ۱۴ جلوس جهانگیری موافق سنه ۱۰۲۸

۲۹ نمبر کتبه های نیلی چهتری اصل نمبر ۲۴

یا ناصر

چون آن شهنشاه گیتی پناه از کشمیر دلپذیر
مراجعت نمودند و باین مکان فیض رسان
نزول اجلال فرمودند حکم کردند که
این حسن مطلع را نیز نقش نمایند

الله اکبر

همایون شاه ابن شاه بابر
که اصل پایش از صاحب قرانیست
سنه ۱۶ جلوس مبارک
جهانگیری موافق سنه ۱۰۳۰

نمبر ۳۰ — کتبہ درگاہ امام ضامن — اصل نمبر ۵۵



نمبر ۳۱ — کتبہ دروازہ قطب صاحب — اصل نمبر ۵۶

الله	محمد	ابوبکر	عمر	عثمان	علی	الله

از حکم پادشاہ جہان سرور انام	کرد مزار خواجہ دین قطب فلک	تعمیر شد محجر زیبا و منتظم
فرخ سیر شہنشہ آسمان غلام	گرد دیگر روضہ وآدم وملک	مانند قبلہ اشرف و چون کعبہ محترم

۳۲ نمبر — کتبہ دروازہ درگاہ قطب صاحب — اصل نمبر ۵۶

الله	محمد	ابوبکر	عمر	عثمان	علی	الله

بحکم کمترین غلامان ... فرخ سیر	از سعی کمترین غلامان شہریار	رفتند سیان بہشت عدن	اللہ باقی ...
	با اعتقاد معتقد کامل العیار	تاریخ یافتند حصار بہشت عدن	

۳۲ نمبر کتبه های مسجد پرانا قلعه — اصل نمبر ۵۷

۳۳ نمبر کتبه های کنار گل بائولی — اصل نمبر ۶۰

سنگ این کتبه گم شده

۳۴ نمبر کتبه مقبره عیسی خان — اصل نمبر ۶۱

نمبر ۳۶ — کتبه خیر المنازل — اصل نمبر ۶۵

قایله بیارجس — باهتمام درویش سید.

۳۷ نمبر کتبه مقبره اتکه خان — اصل نمبر ۶۹

لا اله الا الله

محمد رسول الله

نمبر ۳۸ کتبه درگاه طاق امیر خسرو اصل نمبر ۷

الله | اکبر

نور الدین [illegible]

بدور شهنشاه عالم پناه [illegible]

بادشاه عادل جهانگیر غازی

خلد الله ملکه و سلطانه و افاض

علی العالمین بره و احسانه

نمبر ۳۹ کتبه باره پله اصل نمبر ۳

الله اکبر

از جهانگیر شاه اکبر شاه	[illegible]
[illegible] امرا و بهادر [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
سال تاریخ [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible] ۱۰۲۰

۴۰ نمبر کتبه پل سلیم گده اصل نمبر ۶

الله اکبر

به حکم شاه نور الدین جهانگیر [illegible]

سال و تاریخش مبارک [illegible]

۱۰۳۱

۴۱ نمبر کتبه پل سلیم گده اصل نمبر ۶

الله اکبر	بحکم بادشاه هفت کشور	جل جلاله	شهنشاه بعدل و داد و بدید	یا فتاح
یا ناصر	جهانگیر ابن شاهنشاه اکبر	یا فیاض	که شمشیرش جهان را کرد تسخیر	یا حی
سنه ۲	چو این پل گشت در دهلی مرتب	جلوس	که وصفش را نشاید کرد تحریر	جهانگیری
باهتمام	پی تاریخ اتمامش خرد گفت	حسین حلبی	پل شاهنشه دهلی جهانگیر	کتبه [illegible]

نمبر ۲۲ کتبهٔ مسجد جامع اصل نمبر ۸ در اول

بفرمان شهنشاه جهان بادشاه زمین و زمان کیهان خدیو کشورستان گیتی خداوند

گردون توان مؤسس قوانین عدل و سیاست مشید ارکان ملک و دولت

بسیار دان عالی فطرت قضا فرمان قدر قدرت فرخنده رای خجسته منظر

فرخ طالع بلند اختر آسمان حشمت انجم سپاه خورشید عظمت فلک بارگاه

در دویم

مظهر قدرت الهی مورد کرامت نامتناهی مظهر کلمة الله العلیا مروج الملة الحنفیة البیضا

ملجأ الملوک و السلاطین خلیفة الله فی الارضین الخاقان الاعدل الاعظم و القاآن الاجل الاکرم

ابو المظفر شهاب الدین محمد صاحبقران ثانی شاه جهان بادشاه غازی لا زالت رایات دولته منصورة

و اعداء حضرته مقهورة که دیدهٔ بصیرت حق بینش از شعشعهٔ انوار هدایت انما یعمر مساجد الله

در سیوم

من آمن بالله و الیوم الآخر مستنیر است و آیینهٔ ضمیر صدق گزینش از اشعهٔ مشکوة روایت

احب البلاد الی الله مساجدها فروغ پذیر این مسجد کوه اساس گردون مماس که کریمهٔ

لمسجد اسس علی التقوی بیان بنیان پایدار است و بینهٔ و القی فی الارض رواسی ان تمید بکم کتابهٔ ایوان

استوار و قبهٔ فلک شأنش از طبقات آسمان گذشته و شرفهٔ طاق سپهر نشانش با اوج کیوان همسر است

درچهارم

كرنه طاق قبهٔ مقصورهٔ اش جويي نشان | هيچ نتوان كفت غير از كهكشان و آسمان

قرنه بودي قبهٔ كردون نبودي تاينش | طاق طاقي اكر جفتش نبودي كهكشان

فروغ شمسهٔ پيش طاقِ جهان نمايش روشني بخش مصابيح سموات بر تو كلس كنبد

عالم آرايش نور افزاي قناديل جنات صنبر سنكِ مرمرش چون صخرهٔ مسجد اقصى مرقات

درپنجم

مقامِ قاب قوسين او ادنى محراب فيض كسترش مانندِ صبح صادق كشاده پيشانى بشارت رسان

ولقد جاءهم من ربهم الهدى ابواب رحمت ايابش صلاى والله يدعوا الى دار السلام

بمسامع خاص وعام رسانيده منارِ سپهر مدارش نداى ونجزي الذين احسنوا بالحسنى

ازنهٔ رواقِ كنبد فيروزه فام كذرانيده سقفِ رفيع با صفايش تماشاكاهِ روحانيان كرهٔ افلاك

درششم

صحن وسيع دلكشايش سجده كاه پاك نژادان معمورهٔ خاك روح فضاى فيض انتماى

وطيب هواى روح افزايش از روضهٔ رضوان حكايت كرده وعذوبتِ ماء معين

حوضِ دلنشين نظافت آمايش از چشمهٔ سلسبيل خبرداده در روز جمعه هم شهر شوال

سال هزار و شصت هجري موافق سال چهارم از دور سيوم جلوسِ ميمنت مانوس بساعتِ خجسته

در هفتم

وطالع شایسته سرمایهٔ ابتدا و بدایهٔ تاسیس یافت و در عرض مدت شش سال بجهد سعی
کاربردازان کاردان کارگزار و فرط اعتنا و اهتمام کارفرمایان صاحب اقتدار و بذل جد
و جهد استادان ماهر ماننور و وفور کوشش پیشه کاران چابک دست صاحب هنر و انفاق
مبلغ دولت وبیه صورت انجام و طراز اختتام پذیرفت و مقارن اتمام در روز عید فطر

در ششم

بفر قدوم اقدس پادشاه ظل الله صافی نیت خداآگاه زیب و زینت گرفت و باقامت نماز عید
و ادای وظایف اسلام چون مسجد الحرام در روز عید اضحی مرجع طوایف انام گردید
و مبانی اسلام و ایمان را متانت و رصانت کرامت فرمود سیاحان ربع مسکون
و مسالک نوردان کوه و هامون را آراسته عمارتی باین رفعت و حصانت در آیینهٔ بصر

در نهم

و مهلت خیال مرتسم نگشته و حقایق گزاران وقایع دهر و فکرت پردازان نظم و نثر را
که سوانح نگاران بدایع ارباب ملک و دولت و صنایع شناسان اصحاب مکنت و قدرت تند
افراخته بنائی باین شکوه و عظمت بر زبان قلم و قلم زبان نگذشته فرازندهٔ کاخ هستی
و طرازندهٔ بلندی و پستی این بنیان رفیع را که قرة العین بینش و زینت بخش کارخانهٔ آفرینش است

در دهم

پایدار داشته صدای تسبیح مسبحانش را هنگامه آرای ذاکران مجامع ملکوت و زمزمهٔ

تهلیل مهللانش را نشاط افزای معتکفان جوامع جبروت دارا دو بر رؤس منابر معمورهٔ جهان را

بخطبهٔ دولت جاوید طراز این پادشاه دین پرور که بیمای من ذات مقدس مبارکش ابواب

امن و امان بر روی روزگار گشاده است آراسته دارا د بحق الحق و اهله

۴۳ نمبر کتبهٔ مسجد اکبرآبادی اصل نمبر ۸۸

این مسجد فیض انتما و سرای راحت جا و حمام نظافت اما و حولیات دلگشا که عبادتگاه حق پرستان و کار

و روح افزای مترددان اقطار و نزهتکدهٔ ساکنان دار النفع زمین است در عهد مهد نسبت سعادت پادشاه اسلام که کهف انام

سایهٔ والا پایهٔ ایزد کار خلیفهٔ برگزیدهٔ کردگار که مراحم عمیمهٔ ذی الجلال مظهر اتم دادار بی همال

ابو المظفر شهاب الدین محمد صاحبقران ثانی شاه جهان پادشاه غازی پرستاری خاص بادشاهی برستند باخلاص ظل اللهی

موفقهٔ خیرات و مبرات مخدرهٔ سعادت و حسنات اعز النسا ملقبهٔ اکبرآبادی محل بفرمان معلی بنا کرده و ابتغاء رضاء الهی و اقتناء

ثواب اخروی حاصل سرای مشتمل بر مسجد با و مرافق داخله و خارجه وقف لازم شرعی نموده و مقرر ساخت

که اگر بمرمت این امکنه احتیاج افتد انچه از حاصل موقوف بعد الترمیم باقی ماند بخدمه مسجد و حمام

و طلبهٔ علم رسانند و الا تا م را بجماعه مسطوره بدهند این منازل منیعه در عرض دو سال بصرف

صد و پنجاه هزار روپیه آخر شهر رمضان المبارک سال هزار و شصتم هجری مطابق بیست و چهارم

سال جلوس علاآرا صورت انجام پذیرفت ایزد تعالی اجر این خیر جاری و نفع باقی بروزگار

فرخنده آثار پادشاه دین پرور حق گزین حقیقت گستر و بانیه این مبانی

عامرهٔ این مغانی عائد گرداناد آمین یا رب العالمین

۴۴ نمبر کتبہ قبر جہان آرا بیگم اصل نمبر ۹۴

هو الحی القیوم

بغیر سبزه نپوشد کسی مزار مرا

که قبرپوش غریبان همین گیاه بس است

الفقیرة الفانیة جهان آرا مرید

خواجگان چشت بنت شاه جهان

بادشاه غازی انار الله برهانه

سنه ۱۰۹۳

۴۵ نمبر کتبہ قبر زیب النسا بیگم اصل نمبر ۹۹

[illegible]

۴۸ نمبر کتبهٔ سنهری مسجد کوتوالی اصل نمبر ۱۰۵

بعهد بادشاه نصفت کشور	سلیمان فر محمد شاه داور	به تدبیر شاه بیگ آن قطب آفاق	شد این مسجد بزینت در جهان طاق
خدایا منیت لیک ارحمن	بنام روشن الدوله ظفر خان	ز هجرت تا شمار است	هزار و یکصد و سی و چهار است

۴۷ نمبر کتبهٔ مقبرهٔ نواب غازی الدینخان اصل نمبر ۱۰۳

نه بر لوح نقشی بماند ولیک	جزای عمل ماند و نام نیک

بیاد حسنات نواب اعتماد الدوله ضیاء الملک سید فضل علیخان بهادر سهراب جنگ

که یک لک و هفتاد هزار روپیه برای ترقی علوم در مدرسهٔ هذا واقعهٔ دهلی خاص مولد و موطن

خویش بصاحبان کنسل انگریز بهادر تفویض نموده اند منقوش گردید ۲۹ دسمبر ۱۸۴۰ عیسوی

۴۶ نمبر کتبهٔ قبر زینت النساء بیگم اصل نمبر ۱۰۱

الله	
قل یا عبادی الذین اسرفوا علی	انفسهم لا تقنطوا من رحمة
ان الله یغفر الذنوب جمیعا	انه هو الغفور الرحیم
[illegible]	[illegible]
امید فاطمه [illegible]	بادشاه [illegible] محمد الدین عالمگیر غازی
انار الله برهانه	سنه ۱۱۲۲

۴۹ نمبر کتبهٔ مسجد شرف الدوله واقع دریبه اصل نمبر ۱۰۶

در زمان شه خورشید سریر	ظل حق بادشه زمین و زمان
ناصر الدین محمد شاه آنکه	تیغ او کفر شکن در دوران
شرف الدوله بنا فرمود	مسجد و مدرسهٔ عالیشان
این و بیت الشرف عالم	همچو سعدین فلک کرده قران
سال تاریخ بنا گفت خرد	قبلهٔ حاجات ارادتکیشان ۱۱۳۵

بر تر پولیه

بسم الله الرحمن الرحیم

بفضل محمد رسول زمان	چنان رسته بازار و پولیه	ز هاتف ندا آمد و این چنین
بنا کرد ناظر محلدار خان	که مانند وران گیتی نشان	که باشد ابد مستقل این مکان ۱۱۳۲

۵۰ لمبر کتبه باغ محلدار خان اصل لمبر ۱۱۰

بر دروازه

خدا داد سعد آرزو در جهان	بنا گشت افضل حق این مکان
پی باغ تاریخ گفتم عیان	فدای محمد محلدار خان
به نذر جنید کرده باغ جنان	غلام نبی ناظر محلدار خان

۵۱ لمبر کتبه مسجد روشن الدوله واقع قاضی واره اصل لمبر ۱۱۲

شکر حق کزین فیض عزت بنا	شاه بیکه ان شد کامل والا دستگاه	در زمان شاه سکندر نشان جمشید	معدلت گستر محمد شاه غازی بادشاه
روشن الدوله ظفر خان صاحب جود و کرم	کرد تعمیر طلای مسجدش شتاباه	مسجدی کاندر فضای صحن قدرش آسمان	کرد از خط شعاع مهر روشن جایگاه
حوض صاف او نشان از چشمه کوثر دهد	هر که از آبش وضو ورزد شود پاک از گناه	سال تاریخش ز بی فیاض الهام	مسجد چون بیت اقصی مهبط نور اله

۵۲ لمبر کتبه باغ ناظر اصل لمبر ۱۱۳

بسم الله الرحمن الرحیم	بفرمان محمد شاه عادل	که بر فرقش بود تاج مبارک	بنای گلشنی در قطب گردید	که گلهایش زند رضوان بارک	بود سرسبز دایم روز افزون
بحق سوره صاد و تبارک	پی تاریخ سالش گفت هاتف	خدا باری بود دائم مبارک	سنه ۱۱۶۱ هجری بعد سطره	سنه ۲۱ جلوس مبارک محمد شاه	

۵۳ لمبر کتبه سنگی مسجد زیر قلعه اصل لمبر ۱۱۷

شکر حق در عهد احمد شاه غازی بادشاه خلق پرور داد گر شاهان عالم را پناه	مسجدی کرد بنا نواب قدسی منزلت باد دایم فیض عامه ان مکرمت سجده گاه	ستی نواب صاحب لطف و کرم ساخت تعمیر چنین جای و عالی دستگاه	چاه و حوض صاف صحن آبرو زینت هر که از آبش طهارت کرد شد پاک از گناه	سال تاریخش چه خرم خیر الملهمین مسجد بیت المقدس مطلع نور اله

۵۴ نمبر کتبه مقبره منصور اصل نمبر ۱۱۹

یا الله

چو آن صفدر عصر مردی	ز دار فنا گشت رحلت گزین
چنین سال تاریخ او شد رقم	که یا داقیم بهشت برین ۱۱۶۷

۵۵ نمبر کتبه قبر لمن پور پرگنه شرقی جو پڑھا نہیں جاتا



واضح ہو کہ یہہ سب کتبہ بدستکاری میرزا اشرف سنگ مصور ساکن شاہجہان آباد آراستہ ہوئی ہیں

۵۱ نمبر کتبہ باؤلی متصل چوپال پالم جسکا پتھر موضع بوہر ضلع رہتک مین موجود ہے

सृजति रक्षति संहरतीह यस्त्रिरयति प्रतिबोधयति प्रजाः स भवतां भवतापहरो ह
रो भवतु भावितभावुकभावकः १

अभोजि तोमरै राह्यै चौहानैस्तद
नंतरं हरियानकभूरेषा शाकेन्द्रैः शास्यते धुना २ आदौ साहबदीनस्ततः परं खुद
बदीनभूपालः जातोथ समसदीनश्चैरुजसाहिर्बभूव भूमिपतिः ४ पश्चाज्ज
लालदीनस्तदनन्तरमजनि मौजदीननृपः श्रीमानलावुद्दीनोन्नृपतिर्वौनसर
दीनपृथ्वीन्द्रः ५ आगौडाद्गज्जणान्तं द्रविडजनपदात्सेतुबन्धात्समन्तादन्न
सन्तोषपूर्णं सकलजनपदे प्राज्यसौराज्यराज्ये यस्सेवायनयामहितिपतिम
कुटोघट्टनस्रष्टरत्न ज्वालाजालप्रवालैर्वहति वसमती वन्यवामल्ललीलाम्
६ गंगासागरसङ्गमस्मृतिदिने प्राच्यां प्रतीच्यामपि स्नातेसिंधुसमुद्रसंगमम

हायसैन्यमाधावति दोलान्दोलितपालिकंकणरणत्कारेणवाराङ्गनाः यान्त्याया
न्तिचनिर्भयाः यद्दुपयाश्चित्राम्बराडम्बराः ७ यस्सेनाग्रसरत्तुरंगमखुरप्रक्षोभ
विक्षोभिताः प्रान्कूनवनिवारयन्तिपुरतोदूरेणभूरेणवः सोयंसप्रसमुद्रमुद्रितम
हीहारावलीनायकः श्रीहम्मीरगयासदीननृपतिः साम्राजमज्जृम्भते ८ यस्या
टीवेगधावत्तुरगखुरपुटापातसंचूर्णमान क्षोणीरेणुच्छटाभिः कवलितककुभि
६ व्योम्निसच्छायमस्मिं आदित्यस्यप्रतापः करतरविसरद्दीप्तिभिः साकमस्तं याति
प्रायेणराजप्रभृतिषुगणनाकाचराजौदिवावा ९ यस्मिन्दिग्विजयप्रयाणकपरे
गौडानिराडम्बरा रथ्यारंध्रपरायणाः भयवशान्निष्केलयः केरलाः कर्णाटाश्चपिक
न्दराश्रयपराभ्रष्टामहाराष्ट्रका स्यक्तोर्जाः किलगुर्जराः समभवन्लाटाः किराटा
इव १० अस्मिन्राजनिविभ्रतिक्षितितलं पोषोपिनिःशोषतो भूभारंसमपास्यवैस्रवम
हाप्याश्यापदंसंश्रितः लक्ष्मीवहामिमोपिविस्मरधुनाप्रतिप्यरत्नाविधौ चिंतासंतति

मामरुःखमलर्धिविद्वान्धनिद्रायते ११ अस्यानेकमहापुरीशासनपनेराज्ञोमनोहारि
णी ढिल्लीनाममहापुरीविजयतेभल्लीवविद्वेषिणां याएष्वीवविचित्ररत्नानिल
यात्रो दिवानेदिनी यापानालपूरीवदैत्यानिलयामायेवयामाहिनी १२ श्रीयो
गिनीपुरमितिप्रथितनामिधाने ढिल्लीपुरेपुरपतिःसुकृतीबभूव श्रीमानघोषगु
णगणापिरपेनदोषो धीमानुदग्रमनिरुद्धरनामधेयः १३ वितनाविपाशाशनदू
६२ मिरामि मिलित्वामलाचन्द्रभागाविभागा पुरस्ताद्रुदस्तैस्तरंगैरंगै स्थितायत्रसिं
धुःसबंधुःसबंधुः १४ सधामधुमधासीधुमधादिविस्तारसः येनसिंधुसुधापी
नातस्यत्तानसुधाप्यधः १५ तस्मिंधुदिव्यसधयापरिधौतभूमि हारस्थलेसकलपा
पहरेपवित्रे उच्चैरुदच्चतिहसत्यमरानवनीमा मच्चापुरीसरयुनीतटवासिनीसा
१६ तस्यामस्यपितामहहरिपालस्तस्यपितायशोराजः दुल्लहराजस्तज्जनकः कियुरस्यपि
तेतिपितरंषः १७ उद्धरमानामंदीएयुपुत्रीएयुष्मितहरिपालः उद्धाहृणोस्यज

४

नकः सहदेवसुतः सतोलसुतः १८ तोलपितायास्वरःसिंहसुतोगोरपुत्र इति वेशाव
लीति प्रथिते प्रबंधे वंशद्वयं पूर्वमभाणि सम्यक् अत्रापितस्य सुतयप्रशस्तोनामा
निकामं प्रतिपादितानि १९ दुक्खात्तानकियापूक्किल्लपाल्लिस्तोस्ययोषितः राजश्रि
याराल्लदेव्याजाजल्लाज्येष्टगेहिनी २० तस्याश्च पुत्रोहरिराजनामाकायेनवाचामन
सापवित्रः ख्यातश्चतच्छाहिकलानिधाने प्रत्यक्षविश्वंभवनैकजिष्णु २१ अस्यानु
जौचस्थिरराजजैत्रसंज्ञौ समं वीरडयाविभातः स्वस्वापरस्याश्रमिमध्यमायाः पुत्री
१० पुराभूद्धनवस्तुदारा गणराजभूपतीअपिपुत्रौहौतदनुरत्नदेव्याश्च हरिदेवोनाथ
इतिख्यातः पुत्रोपिकन्यान्या २३ उत्तमराजः पुत्रः माउलीपुत्रिकान्यपत्ये चमल्ल
लताशाखाफलकुडम्बकं कल्पविटपिनोस्यैत्यम् २४ स्थानेस्थानेधर्मशाला
विशाला काकानेनाकारि सत्रादिकत्री किंत्वत्रापिश्चालपायश्रमार्त्ति च्छेत्रोदेत्रा
वापिकाकाप्यकारि २५ पालंवग्रामपूर्वं चकुसुंभपुरपाश्चिमे कृतात्र कृतिना

५

वापीकल्लमोहापहारिणी २९ पीनोत्तुंगपयोधरा परिलवधाराक्मली विभ्रमा नष्टा
भ्रम्यदनेकः कामुकजनविश्रामशांतिप्रदा फुल्लन्मौलिनकप्रसूनपटलश्रेणीश्रि
यामोहिता वापीकापिमहाम्बुदे दिशतुवःकांतेवकांताद्दृशां मानसमंपिद्दसति
सतांनिजप्रसादेनकलुषमपि विनुषानिजविश्रांतविधात्रीवियेवाध्यात्मवेदिना
भवति ३९ अस्मिन्नसिमसमल्लवल्लुविषयाभोग्योपभोगात्मभिः भावैःपुत्रकलत्र
मित्रजननायुक्तायभुक्तात्मनो भक्तायोवरक्रायमहते स्वर्गापवर्गोदया न
न्द्रायेन्दुकलावतंसचरणद्वंद्वैकनिष्ठात्मने ३९ अखण्डप्रकाशेनयोगीश्वरेण
प्रपूजितःकृतापंण्डितेनप्रशस्ता समस्ताशिलामेकपात्रस्यवापी विविक्तंस्तवि
स्तारयन्मुद्दरम्य ३० सम्वत्सरेस्मिन्श्रीनृपविक्रमार्कस्य ९२ २२
॥ ७ १ कि म्मुसरी ॥ सदि ३ ॥ दक्षिडरी मनु ॥ ० ० देउ ॥ थं गाकासठि
। ली म्बकु थंचिंधलंभयवेसउ ॥ के ७ अंसि स्नठविमेसा उसाररांउ

ई निवत्तत ७० मेठापिकिस्नउतकिल ।। मैमारड मिक ७० कुलेमि डरि ५ धरि १० कातुं ठं पैभरुडक उेड स्नुगन्मरि ठमैपखिड ॥ च ७० कुम्मामनमउ

ترجمہ

جو شیو جگت کو رچتا مالی ماری بُھلاوی اور جتاوی ہو شیو تمہارا خواستہ مبارک بخشو ۔ بعد یہ ہر بانک ہو یعنی اندرپرست کی زمین کی اول تنور راجہ ہوئے بعدہ چوہان اور حال مین یہان مسلمان راج کرتی ہین ۳ ان مسلمانون مین اول شہاب الدین پہر قطب الدین ہوپال یعنی راجہ ہوئی بعدہ شمس الدین فیروز شاہ بہوم پت یعنی راجہ ہوئے ۴ پہر جلال الدین اور پہر معزالدین بعد اوسکے علاوالدین راجاؤن مین سرکش ہوئے ۵ گور بنگال اور دروڑ دیس اور سیت بند رامیشور سے غزنین تک جتنا ملک ہے سبب خوبی سلطنت جس کے صبر سی پُر دل اور جسکی خدمت مین پرانی ہوئی راجاؤن کی تاجون سی اوکہری ہوئی جواہرات کی روشنی سی تمام زمین مثل بسنت رت ہو گئی ۶ جسکے فوج پورب کیطرف سمندر ملی ہوئی گنگا مین اور پچہم کو سمندر ملے اٹک مین پہرو ز سنانی کو جاتی ہی اور جسکی طلوع ہونی یعنی اورنگ نشین ہونی سی پاتر لوگ بہی رنگارنگ لباس اور زیور پہنی ہوئی بطور رقص پاتون کو اوٹہاتی اور کہماتی گنگہرون کی جہنکار کرتی بی خطر آتی جاتی ہین ۷ جسکے فوجکی آگی چلنی والی گہوڑون کی سم سے اوٹہی ہوئی گرد پہلی سی پہلی دشمنون کو دور کرتے

سو یہہ سات سمندر والی جو زمین سی شل ہار ساتہ لرکی اوس کا ناٹک یعنی مالک میر غیاث الدین راجا راج کرتا ہی ۹ جیسکی دباؤ مین ورہی دو ربتی
ہوئی جو کہو رہی اوسکی سہم سی ٹکرہ ٹکرہ ہوئی جو زمین اوسکی جو درہ اوسکی اجماع سی تیر اطراف عالم کا نہین رہتا اور جسیع اسمان چہپا یا جاتا ہی اوسوقت
روشنی افتاب بہت نہین رہتی تو سرا ور راجاون کی کیا نوبت ۹ جسکی اطراف عالم کی فتح کرنیکو روانگی کی وقت گرد دشمنوالی بی اسمان ہوئیگی
اور زندہ سرد دیش والی واسطہ اپنی بچاو کی سوراخ زمین تلاش کرنی لگی اور سبب خوف کی کیرل دیش والی سب کہیل ہول گئی اور کرنات دیش کی پہار کی
کہو مین جا رہی اور مہاراشتر یعنی مرہتہ برہتہ یعنی بطریق ہو گئی اور گجرات کی لوگون نے اناج چہوڑ دیا اور لات لوگ مثل کرات یعنی ہنیون لیے
اجسوقت کہ اوسنی تمام روی زمین کا بار اوٹہا یا یعنی پرورش اور انتظام مین مصروف ہوا اوسوقت سی مہاراج نی بہی سب زمین کی بار کو چہوڑکر فیامت کی
وقت کی بستر کو تکیہ کرکی بیٹہہ رہی اور زوہی شن بہگوان بہی لچہمن جی کو اپنی سینہ مین لیکر دنیا کی پرورش کی تردد کو چہوڑکر سوتی ہین ۱۱ اور صدہا
بری بری شہر ہونگا جو یہہ راجہ ہی اسکی دلی نام ایک بری نور یعنی شہر سب سی غالب ہو رہا ہی کہ جو دشمنون کی واسطہ مثل نیزہ کی اور جسطرح زمین
تمام جواہرون سی ویسی یہہ دہلی کان سب جواہرات کی ہی جو بہشت کی طرح خوشی والی اور پاتال لوک کی طرح دشمنون کی رہنی کا مکان ہی اور
قدرت کی طرح بہلانی والی ۱۲ اوس دلی شہر مین جو جگہہ جوگنی پور یعنی جوگی پورہ کہلاتا ہی وہان پرتی یعنی زمیندار نیک بخت دولتمند ہمہ صفت
موصوف اور بی عیب عقل مند مخیرا و درنام ہوا ۱۳ بسا اور بہ باشا یعنی بیاسا اور شت در و یعنی ستلج اور چندر بہاگا یعنی چناب سی

ملک سندھ یعنی اٹک جس جگہ ریری ہوئی بہہ رہی ہون سی ہالو حصن ہتی ہی ۱۴ جسنے سندھ یعنی اٹک کا پانی کہ مثل آب حیات ہی پیا اوسکے
نزدیک شہد و شراب اور امرت کچھ حقیقت نہین بلکہ کیان امرت ہی ۱۵ اوس سندھ کی پانی سی دہوبی دہو لی حوض مین لائی جسکے سب
گناہون کی دور کرنی والی اور پاک اوسپر ایک روح نام شہر ہے کہ جو گنگا کی نزدیک ہونے والی امراوتی یعنی بہشت کو ہنستا ہے ۱۶
اوس روح مین اسل ودرکا باپ سری ہال نام ہوا جسکا باپ سورراج اوسکا باپ ولہ اوس باپ کی پوہ ہوا یہ نسب نامہ اودرکا ہے ۱۷
اودرکی ماکا نام حمدی سوپرتہو کی دختر پرتہو کا باپ سرش حمدر اوسکا باپ اوچاہن اوچاہن کا باپ سہدیو سہدیو کا باپ نول ۱۸ نول کا باپ
اشو سردہ اشو سر سکہہ کا بیٹا اور کورکا پوتا ہوا یہ حسب نامہ یعنی نسب نامہ اودرکا اگرچہ مہی مسا دلی نام کرنت یعنی کتاب مین درو مس پہلی کہی ہین ۲۸
بیان ہی واسطہ یاد دشت کی نام لکہدی ہین ۱۹ جس امر کی جان نکا ارادہ کری اوسکے جان نکی طاقت او جس امر کی کرنیکا ارادہ کری
اوسکے کرنیکی طاقت اور جابیہ تہون جسکی مطیع اور تابعدار مثل زوجہ کے رہے ہی اور رتن دیوی ان دونو رانیون سمیت جسکی بڑی رانی
جاجلا نام ہے ۲۰ اوس جاجلا کا بیٹا سری راج نام کہ جو تن من بچن کرکی پاک اور جو سنہہ کلا ون کا گہر مشہور ہے اور جسکی لشن طاہر اور اکیلا ہے
قابل فتح پانی تمام ملک کے ۲۱ اوسکے بہائی دو ایک توستہہ راج اور دوسرا جی انتر بیرا نام اپنی بہن سمیت سو بہادنی ہین اور جو مجہلے
رانی جسکا شیرے نام اوسکے ایک دہن وتی نام دختر پہلی ہوئے بہت مخیر ۲۲ اور اوسکے بہی کن راج اور بہوپتی دو بیٹی ہوئی اور رتن دیوی کی ہر دو

عرف ناتھہ ایک تہا اور ایک دختر اور ہوئی ۲۳ اور اوتم رایج تہا اور سادلی نام سی رتن دیوی کی اور ہوئی سو او درنامی درخت طوبی کی اس طور بیخ اور شاخ
اور برگ اور بر کا اثبات رہتی ۲۴ اس جگہ وغیرہ کے کرنیوالہ اور دینی نسبت سے جگہہ بری بر درم لا نہایئی اور اب جگہہ ہی تہکی ہوئی مسافرونکی رنج دور کرنی والی اور طلوع
ہونی والی او درپے نی نظر آتی ۲۵ یا لم کانونکی بورے مین اور کسینہہ لورے کے جسم مین اس نکحت نی باو رہی ہوائی سب دکھہ کے دور کرنی والی ۲۶ دیجی اوجی
ہو رہے ہیں سو دسر یعنی جگہہ پانی کی رکہنیکی جگہو کو ہی او کپل کہتی ہین اور ہورنی ہوئی دہارا اونی یعنی اہونکی مجمعہ جس مین او رہاسی ہرنی ہوئی بہت لوکونکو قیام اور
ارام دینی والی بہولی ہوئی ہین سکہہ جنگی ایسی درختون کی یہ لونکی مجمعہ کی ارایش اور خوشبو سے خوش ہوئی ایسی ایک نئی باو رہی شل جوان عورت کی انکہون کو
پیاری ہم کو خوشی بخشو ۲۷ یہہ باو رہی اپنی خوشی سی اچہی لوکونکی من کو سستی ہوئی مصفا اپنی لوکونکو ارام دیتی ہوئی کہان ہو یا کسطرح یہہ باو رہی ہے ۲۸ ہتیا اور جورو
اور رعایا اور مال خزانہ سمیت اوس اودر کی جس نی واسطہ بہشت اور مکت یعنی لامکانی واسطہ دہان شیوجیو کی جیرنون مین لکایا خیر موجہو ۲۹
الھدر کاش نام جو کیشو رپندت نی یہہ اشلوک جس سی تا ابد نام رہی بنائی سب عاقلون کی لائق ایک ظرف جو یہہ اودر ہی اسکا چہپا ہوا سب
یعنی نیکنامی کو یہہ باو رہی ظاہر کرو سمت ۱۲۳۳ بکرماجیت

نقول بعض کتبه‌ها

نقل کتبه نمبر ۴ این حصار را فتح کرد و این مسجد جامع را بساخت بتاریخ فی شهور سنه سبع وثمانین وخمسمائة امیر اسفهسالار اجل کبیر قطب الدولة والدین امیر الامراء ای بک سلطانی اعز الله انصاره و بست و هفت الد بتخانه مرکنی دره بتخانه دو یا هزار بار هزار دلیوال صرف شده بود در یم مسجد بکار بسته شده است خدای عز و جل بران بنده رحمت کند هرکه بر نیت بانی خیر دعاء ایمان کوید

نقل کتبه نمبر ۹ الامیر الامرا الاسفهسالار الاجل الکبیر الدولة قطب

نقل سطر دویم کتبه نمبر ۹ السلطان المعظم شهنشاه الاعظم مالک رقاب الامم مولی ملوک العرب والعجم اعدل السلاطین فی العالم معز الدنیا والدین غیاث الاسلام والمسلمین تاج الملوک والسلاطین باسط العدل والاحسان فی الثقلین ظل الله فی الخافقین الراعی بعباد الله الحامی البلاد الله المؤید من السماء المنصور علی الاعداء علاء الدولة القاهرة جلال الامة الباهرة فلک الملة الطاهرة سلطان البر والبحر محرر ممالک الدنیا و مظهر کلمة الله العلیا اسکندر الثانی ابو المظفر محمد بن سام ناصر امیر المومنین خلد ملکه وسلطانه وعلی امره وشانه

نقل سطر چهارم کتبه نمبر ۹ السلطان المعظم شهنشاه الاعظم مالک رقاب الامم مولی ملوک العرب والعجم سلطان السلاطین فی العالم غیاث الدنیا والدین معز الاسلام والمسلمین محیی العدل فی العلمین علاء الدولة القاهرة فلک الملة الطاهرة جلال الامة الباهرة شهاب الخلافة باسط الاحسان والرافة فی الثقلین ظل الله فی الخافقین الحامی لبلاد الله الراعی بعباد الله محرر ممالک الدنیا و مظهر کلمة الله العلیا ابو المظفر محمد بن سام قسیم امیر المومنین خلد الله ملکه

نقل کتبه نمبر ۱۰ متولي اين منارة فضل ابن ابو المعالي بوده است

نقل کتبه نمبر ۱۱ امر باتمام هذه العمارة الملك المويد من السماء شمس الحق والدين ايلتمش السلطاني ناصر امير المومنين

نقل کتبه نمبر ۱۲ السلطان الاعظم شهنشاه المعظم مالك رقاب الامم مفخر ملوك العرب والعجم ظل الله فی العالم شمس الدنيا والدين غياث الاسلام والمسلمين تاج الملوك والسلاطين باسط العدل فی العالمين علاء الدولة القاهرة جلال الملة الباهرة المويد من السماء المظفر على الاعداء شهاب سماء الخلافة ناشر العدل والرافة محرز ممالك الدنيا ومظهر كلمة الله العليا ابو المظفر ايلتمش السلطانی ناصر امير المومنين خلد الله ملكه وسلطانه واعلى امره وشانه

نقل کتبه بالای دروازه کتبه نمبر ۱۲ السلطان المعظم شهنشاه الاعظم مالك رقاب الامم خاتم ملوك العرب والعجم المويد من السماء المظفر على الاعداء سلطان ارض الله حافظ بلاد الله ناصر عباد الله محرز ممالك الدنيا مظهر كلمة الله العليا جلال الدولة القاهرة نظام الملة الباهرة شهاب الدنيا والدين غياث الاسلام والمسلمين ظل الله فی العالمين التاج الامم والخلافة صاحب العدل والرافة سلطان السلاطين

نقل کتبه پهلوی دروازه کتبه نمبر ۱۲ تمت هذه العمارة في نوبت العبد المذنب محمد امير كوه

نقل سطر درجه سیوم کتبه نمبر ۱۲ السلطان المعظم شهنشاه الاعظم مالك رقاب الامم مولى ملوك العرب والعجم سلطان السلاطين فی العالم حافظ بلاد الله ناصر عباد الله المظفر على الاعداء المويد من السماء تاج الاسلام والمسلمين غياث الملوك والسلاطين الحامي لبلاد الله الراعي لعباد الله يمين الخلافة باسط العدل والرافة ابو المظفر التمش السلطاني ناصر امير المومنين خلد الله ملكه سلطانه ويعلى امره وشانه

نقل سطر درجه چهارم کتبه نمبر ۱۲ أمر بهذه العمارة في ايام الدولة السلطان الاعظم شاهنشاه المعظم

مالك رقاب الامم مولی ملوك الترك والعرب والعجم شمس الدنيا والدين معز الاسلام والمسلمين ذو الامن والامان وارث ملك سليمان ابو المظفر ايلتمش السلطان ناصر امير المومنين

نقل كتبه نمبر ۱۴ عمارت مناره مبارك حضرت سلطان السلاطين شمس الدنيا والدين مرحوم مغفور طاب ثراه وجعل الجنة مثواه شكست شده بود مناره مذكور در عهد دولت سلطان الاعظم والمعظم والمكرم سكندر شاه بن بهلول شاه سلطان خلد الله ملكه وسلطانه واعلى امره وشانه عمل خانزاد فتحخان بن مسند عالي خواصخان جونانا كنبدي ود رنبندي مرتبها بالا مرمت كرده مرتب كنانيد الغرة من ماه ربيع الاخر سنه تسع وتسعمائة

نقل كتبه نمبر ۱۵ جون ايزد تعالى علا اعلاءه وسمى اسمائه براي احياى مراسم ملت واعلاء معالم شريعت خدايگان جهان را بركزيده تا هر لحظه اساس دين محمدي استحكام مى پذيرد وهر لحظه بناء شريعت احمدي تونيا ميكرود ازبراى دوام مملكت ونظام سلطنت عمارت مساجد طاعات بحكم كلام من لا ريب سواه كه انما يعمر مساجد الله من امن بالله ابو المظفر محمد شاه السلطان يمين الخلافة ناصر امير المومنين خلد الله ملكه الى يوم القيام رفع في بناء جوامع الاسلام وابقاه مدي الزمان في اشاعة الاحسان في التاريخ في الخامس عشر من شوال سنه عشر وسبعمائة

حضرت عليا خدايگان سلاطين مصطفى جاه الضارع لامر الله المخصوص بعنايت اكرم الاكرمين علاء الدنيا والدين غوث الاسلام والمسلمين معز الملوك والسلاطين القايم بتائيد الرحمن ابو المظفر محمد شاه السلطان سكندر ثاني يمين الخلافة ناصر امير المومنين خلد الله ملكه بناء اين خيرات سنت وجماعت است عمارت فرمود

اين مسجد كه جون بيت المعمور در افواه جهانيان مذكور است بخلوص عقيدت تضاطويت مجلس اعلى خدايگان سلاطين زمان علاء الدنيا والدين سلطان البر والرحمان المويد بتائيد الرحمن ابو المظفر محمد شاه السلطان يمين الخلافة ناصر امير المومنين خلد الله ملكه الى يوم الدين

نقل کتبه نمبر ۱۶ بتوفیق ایزد بیهمتا و معاونت منشی نشر امثال لمسجد اسس علی التقوی تعالی امره وشانه وتوالی عدله واحسانه بر مقتضی خیر مامور امر فول وجهك شطر المسجد الحرام محمد رسول الله علیه السلام کما قال من بنی مسجد الله بنی الله له بیتا فی الجنة مجلس اعلی خدایگان سلاطین زمان شهنشاه موسی فر سلیمان مکان راعی شرایط شریعت محمدی حامی مراسم ملت احمدی موکد منابر معالم ومساجد وموطد قواعد مدارس ومعابد وممهد بنیان رسوم مسلمانی ومؤسس مبانی مذهب نعمانی قالع اصول مرده نجار وقاطع فروع تبدهٔ کفار وهادم بناء صوامع اصنام رافع اساس مجامع اسلام مظهر آیات قاهر کفره روف متین قامع فجره ردی زمین فاتح قلاع سامح امکان ضابط بقاع راسخ بنیان المعتصم بجلال الله المنان ابو المظفر محمد شاه السلطان یمین الخلافة مبین دین الله ناصر امیر المومنین مد الله ظلال جلاله علی رؤس العلمین الی یوم الدین بنا فرمود این مسجد که مسجد جامع اولیاء وملتم ملت اتقیا ومجمع ملایك کرام ومحضر ارواح انبیاء عظام است بتاریخ فی الخامس عشر من شوال سنه عشره سبعمائة

در عهد همایون حضرت اعلی خدایگان سلاطین جهان علاء الدنیا والدین العالی بجنود الظفر ابو المظفر محمد شاه السلطان یمین الخلافة ناصر امیر المومنین مد الله ظلال خلافة علی روس العلمین الی یوم الدین این مسجد که بوصف ومن دخله کان آمنا موصوف است

این مسجدی که در فسحت ورفعت چون بیت المقدس مشهور بلکه ثانی بیت المعمور است بحضرت اعلی خدایگان فایض فضل شامل احسان المؤید بتائید الملك المنان علاء الدنیا والدین الظفر ابو المظفر محمد شاه السلطان یمین الخلافت ناصر امیر المومنین مد الله ظلال عظمته الی یوم الدین بصدق نیت وخلوص عقیدت بنا فرمود

نقل کتبه نمبر ۱۰ بناء این بقعه شریف واساس این عمارت منیف بوده در عهد سلطنت وایام مملکت خدایگان سلاطین جهان خسرو دارائنشان سلطان کامل عدل وافر احسان شهنشاه شامل

ونافذ فرمان معلی منابر اسلام محی اثار احکام بانی منابر مساجد طاعات رافع اساس معابد عبادت

عامر بلاد هدایت غامر دیار غوابت   وسریر مملکت مظهر قوانین جهاد مبرهن براهین

اجتهاد ضابط بلاد   سلاطین رافع بناء محراب منابر اسلام کاسر اساس صوامع اصنام

ناصب قواعد خیرات خافض حوانیت مسکرات بادشاه کشورکشای سایه رحمت خدای

موید بتائید یزدان ابو المظفر محمد شاه السلطان یمین الخلافت ناصر امیر المومنین خلد الله ملکه

فی عمارت المساجد واید سلطانه فی انارت المعابد والبقاء فی المملکت والخلافت مدی الدنیا تا الست

سورة سبحان الذی اسری بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

بفرمان برگزیده حضرت رحمان ضابط ممالک جهان سلطان سلیمان نشان علاء الدنیا والدین

غوث الاسلام والمسلمین معز الملوک والسلاطین جوامع بناء خیرات   والملحدین رافع اساس محراب

ومنبر ابو المظفر محمد شاه السلطان یمین الخلافة ناصر امیر المومنین خلد الله ملکه الی یوم التناد این مسجد جامع

عمارت کرده شد   این مسجد جامع سامع   بفرمان برگزیده حضرت رحمان سکندر العهد

والزمان علاء الدنیا والدین حسن وحسروان افاق قمر رفیق   ابو المظفر محمد شاه السلطان

یمین الخلافة مظهر العدل والرافة ناصر امیر المومنین

نقل کتبه نمبر ١٨   امر به بنای هذه البقعة المبارکة السلطان المعظم شاهنشاه الاعظم

مالک رقاب الامم ظل الله فی العالم ذو الامان   سلطان السلاطین شمس الدنیا والدین

المخصوص بعنایت رب العالمین ابی المظفر ایلتمش السلطان ناصر امیر المومنین خلد الله ملکه

ابی الفتح محمود تغمده الله بغفرانه واسکنه بحبوحة جنانه فی شهور سنه تسع وعشرین وستمائة

نقل کتبه نمبر ٢٠ . بکرم وفضل حق سبحانه وتعالی در عهد دولت سلطان السلاطین الزمان

الواثق بتائید الرحمن ابو المظفر فیروز شاه السلطان خلد الله ملکه واعلی امره وشانه این مسجد ملک زاده

بنده زاده درگاه اسمان جاه عالم پناه جوناشه مقبول الملقب بخان جهان ابن خان جهان در سال

هفتصد هفتاد و دو از هجرت پیغامبر صلی الله علیه وسلم خدای بران بنده رحمت کند هرکه درین مسجد نماز بگذارد این بنده را بفاتحه و دعاء ایمان یاد کند

نقل کتبه نمبر ۲۱ . بسم الله تیمنا بذکره عمارت این گنبد میمون در عهد همایون الواثق بتائید الرحمن ابوالمظفر فیروزشاه السلطان خلد الله ملکه سال هفتاد پنج بر هفتصد از تاریخ هجرت رسول صلی الله علیه وسلم

نقل کتبه نمبر ۲۳ لا اله الا الله محمد الرسول الله در عهد سلطان السلاطین سلطان سکندر بن سلطان السلاطین سلطان بهلول خلد الله ملکه وسلطانه واعلی امره وشانه در بستم ماه مبارک رمضان سنه ثلث عشر و تسعمائة

سلطان السلاطین سلطان فیروزشاه طاب ثراه وجعل الجنة مثواه بسبب کشته بود

نقل کتبه نمبر ۲۴ بناء این عمارت در عهد دولت سلطان الاعظم سکندر شاه سلطان خلد الله ملکه این گنبد میان شیخ شهاب الدین تاج خان سلطان ابوسعید بتاریخ بستم ماه رمضان سنه ست و تسعمائة

نقل کتبه نمبر ۲۵ مسجد در عهد دولت بندگی حضرت سلیمان سلطان سکندر شاه بن بهلول شاه لودي خلد الله سلطانه شهاب ساکن قصبه سهارنپور

نقل کتبه نمبر ۲۶ در عهد دولت همایون سلطان الاعظم المعظم المتوکل علی الرحمن سکندر شاه بن بهلول شاه سلطان خلد الله ملکه وسلطانه بنا کرد این گنبد بنده امیدوار رحمت پروردگار دولت خان خواجه محمد غره ماه رجب سنه اثنی عشر و تسعمائة

نقل کتبه نمبر ۲۷ بناء این عمارت گنبد در عهد سلطان الاعظم ابوالمظفر سکندر شاه سلطان خلد الله ملکه وسلطانه بانی گنبد علاؤالدین نور تاج شیخ نبسه قطب عالم شیخ فرید شکر گنج ماه محرم سنه ثلث تسعمائة

نقل کتبه نمبر ۳۰ بسم الله الرحمن الرحیم وظیفه حمد و دعائیکه مجاوران حضیرهٔ قدس وساکنان روضهٔ انس بان قیام نمایند نثار خداوند که مقربان درگاه او دنیا و آخرت را فداء راه او نموده و نقد جان و دل پیکر این کل را صرف بارگاه او فرموده و درود وافر و تحیات متکاثره بمشهد معظم و حضیرهٔ منور شفیع روز محشر و آل و اصحاب اطهر او و اصل و متواصل باد و بحضرت موفق الخیرات و مبشر الخوبات توفیق ازلی را رفیق حضرت هدایت مرتبت محمدیت صفوت محمد علی حسنی مشرب حسینی محمده سادات عظام خلاصه اتقیاء کرام عیسی عالم تجرید موسی کوه عزلت و تفرید المؤید من عند الله الغنی قطب الملة و الطریقة سید حسنی الحسینی کرامایند تا این بقعه شریف و منزل لطیف را احداث نموده وصیت فرمود که چون مدت حیاتش قیامت پیوند باد لبهابد و بتشریف ادخلوها بسلام امنین مشرف گردیده لبسوی حضیرهٔ قدس روضهٔ انس پرواز نماید مقبرهٔ فایض الانوار حضرت این بقعه نامداریان دکان اتمام هذه البقعة فی شهور سنة اربع و اربعین و تسعمائة

نقل کتبهها نمبر ۳۴ بسم الله الرحمن الرحیم تمام شد این باوری و چاه در ماه رمضان در سنه نهصد پنجاه و هشت هجری بروح محمد مصطفی رسول درگاه حضرت اله در زمان عادل اسلام شاه بن شیر شاه بنا کرده کارکن دین از جمله بیشی خواجه عماد الملک عرف عبد الله لاذرقی بنده کارکن باوری امیدوار عنایت و رحمت کرد د

بسم الله الرحمن الرحیم در عهد و زمان سلطان السلاطین ابو المظفر اسلام شاه بن شیر شاه سلطان خلد الله ملکه و سلطانه بنا کرد این چاه بتوفیق الله بروح رسول الله ملک عماد الملک عرف خواجه عبد الله لاذرقی بدار الملک حضرت دهلی فی سنة اثنی و خمسین و تسعمائة

engravings of Bells have been extracted and brought from elsewhere and put here.

From these grounds, it is proved satisfactorily, that (as it is kn the first compartment or Khund, of the Minaret was made by Pethowrah—on their conquest, the Mahomedans, had their n engraved on the first compartment of the Minaret as they had do the several other Hindoo Buildings. It is not surprizing to th that the Mahomedans have extracted the stones containing the gravings of figures there, and had substituted there, their other sto with their own engravings After this, Sooltan Shumsoodeen erect five compartments more, on the first original compartment – and tha Feroze Shah during his time, erected one compartment more—out of which two compartments have fallen down—and five remain to this day.

Futteh Khan, son of Khuwas Khan, repaired the damage—in the Hijree year 909—corresponding with the year A. D. 1503.

From these inscriptions it is proveable that it has been erroneously mentioned in the History of Feroze Shah (composed by Shums Seeraj Ufeef) and in the History of Tuqveem Mool Booldan &c. as well as in the inscription of the door of the 1st compartment the Minaret—that the original Builder of this Minaret was Sooltan Shumsoodeen—for he only completed the work.*

Further—the Author also points out another error that it is erroneously stated in the History of "Futtoohaut Faezerhuh," that the foundation of this Building was first laid by Sooltan Moouz-oodeen Mohomed, son of Saur. He shews this under the following grounds, viz.

1*st.* When Kootboodeen Abek, Commander-in-chief conquered the Fort, and the Bunder—he had inscribed on the Eastern door, his achievement. There is no doubt, that in the first line of the first compartment was the same inscription of his achievement in the Arabic language. For the remains of the original letters o f the inscriptions correspond with the first inscription—thence, if Moiz-oodeen was the founder, the achievement of his Commander-in-chief would not be inscribed there.

2*nd.* At the time of Moiz-oodeen only 5 entrances were made in the Musjid, at the place where the Iron Pillar stands. But that the Minaret stands beyond that place. Hence, if Moiz-oodeen had made the Minaret, he would have it erected by his Musjid, or at one end of it--and not in a quite separate place. It should be recollected however, that the Minaret now appearing within the compass of the Musjid, is this, that the Building of the Musjid was enlarged by Sooltan Shumsoodeen.

3*rd.* The first door of this Minaret faces Northward, as the Hindoos always have it—whereas the Mahomedans always have it Eastward. As it may be plainly seen, that when Sooltan Ala-oodeen commenced the second Minaret, he had his door facing Eastward.

4*th.* It is customary with the Hindoos, to commence such Buildings without any platform. But the Mahomedans first make a platform and then erect the Building, as shewn in the Building attempted by Sooltan Alla-oodeen.

5*th.* It is seen in all the Hindoo places of worship—at Kootub engravings of Bells hanging in chains—and the same are found, and seen on the first compartmemt of this Minaret. It is known that the Bells belong to the Hindoo worship. Hence, if Mahomedans were the Builder of this Minaret, they would never allow these engravings of Bells. But the other compartments built by Mahomedans do not contain these engravings—nor does it appear that the stones with the

* Vide—Inscription on the head of the door of the 2nd compartment.

A BRIEF ACCOUNT OF THE MINERET WHICH STANDS AT KOOTUB.

The Mineret contains inscriptions on it in Arabic letters. An abstract explanation of which is as follows—

First compartment.—The 1st Line. From decay, the letter in the first line had dropped off—and on repairing the parts, the decayed letters were merely imitated or forged. They therefore bore the false appearance only But no letters—only so much of the original remains, viz.—Ameer-ul-oomrah Ispha Sahlar Ujjulleel Kubbeer.

2nd. Line contains the name and praise of Moozuffer Mooiz-oodeen Mohomed Bin Sam.

3rd. Line—contains a verse from the Koran.

4th. Line—contains the name and praise of Mooiz-oodeen Abool Moozuffer Mohomed Bin Sam.

5th. Line—contains 99 names of God Almighty, as are found in the Arabic language.

6th. Line of the first compartment—contains verses from the Koran.

On the side of the first Apartment or Khund, appears the name Fuzzeel, son of Abool Mooaly—Mutwully or High Priest there.

The head of the door or opening of the second compartment, contains this inscription—that Sooltan Shumsoodeen has ordered to complete this Building.

Second compartment.—1st. Line—contains the name and praise of Sooltan Shumsoodeen Altummis.

2nd. Line—contains verses form the Koran—respecting the summons to prayers on Friday.

Third compartment.—The head of the door—contains praises on Sooltan Shumsoodeen. The inscription there of one line only, contains the name and praise of Sooltan Shumsoodeen—at one side of this compartment contains the name of Mohomed Ameercho, Engineer.

Fourth compartment.—contains an inscription signifying, that during the time of Sooltan Shumsoodeen, the building of this edifice was ordered.

Fifth compartment.—The head of the door contains an inscription in Arabic letters but Persian dialect—saying that this Minaret was broken by a thunderbolt, and repaired by Feroze Shah, in the Hijree year 770 corresponding with 1368 A D.

At the head of the door of the first compartment, the inscription is this, viz.—that this Minaret of Sooltan Shumsoodeen was broken down—and that during the time of Secunder Shah, son of Bhylole,

6th. In the first Edition it was inserted from where the particulars were obtained or gathered. But on the margin of the present Edition—the Historical Books are quoted.

7th. This new Edition contains another thing of great moment, viz.—The Inscriptions found on the Buildings, are copied and inserted in the new Edition in their very original form.

PREFACE.

That this work Asar-oos-Sunnadeed, was first composed by the Author, and published in the year 1846 and 1847, A. D. The reason for composing the 2nd Edition was this—

That the first Edition of this work was taken by Mr. A. A. Roberts, to England, and presented to the Royal Asiatic Society, and met the approbation of its members—and Colonel Saxson, a member of the Court of Directors, asked Mr. Roberts to translate the work into English On that Gentleman's returning to his office in Delhi, made a Translation of the work with the aid of the Author—it then appeared necessary to render the work still better with additions and necessary corrections.

That the Author begs to offer respectfully, his humble gratitude, to Mr. Roberts and Colonel Saxson, who have patronised him, and he considers that it is through their kindness, that he has been able to complete this work, which he thinks will maintain his name for ages to come.

That the author also considers his duty to offer his gratitude to Mr. Edward Thomas, through whose aid and kindness he has been able to put the work in Type.

That the present Edition, contains the following additions and ameliorations.

1st. The first chapter of this Edition is a new addition altogether (which the first Edition did not contain), and contains a brief History of the first population of all India—and particulars respecting the Capital or Seat of Empire, during the old and new reigns.

2nd. The second chapter of the first Edition contained only an account of the Fort built by Shah Jehan. But the 2nd Edition, contains a full account of that Fort, as well as of all the Fortresses erected ever since the City of Delhi was first populated.

3rd. What the 1st and 3rd chapters of the 1st Edition contained—are to be found, in the 3rd chapter of the 2nd Edition, together with additional particulars respecting the old Buildings.

4th. In the 1st Edition, there were 2 faults, viz. one was this—that particulars respecting some of the old Buildings were not then satisfactorily ascertained—and 2ndly some errors existed in their description. The necessary corrections, &c. are however made in the 2nd Edition.

5th: In the first Edition, the description of the Buildings was given promiscuously; but in the new or 2nd Edition, the dates of the Buildings are regularly given.

THE FACTS CONNECTED WITH THE FAMILY OF THE AUTHOR OF THIS WORK.

The Native Place of the Ancestors of the Author, is Arabia. They removed afterwards to Herat—and during the reign of Emperor Akbar Julaloodeen, they came into India. Ever since that period, they have enjoyed Royal titles and dignity.

It is almost useless to advert to particulars of times immemorial, I shall therefore recite a few of recent date. That during the time of Azeez-oodeen Alumgeer Sanee, the grandfather of the Author received the title of Jawud-ood-Dowlah—Jawud Ally Khan Bahader, received the munsub of Hazareezat, and 500 horsemen—and that the brother of his grandfather received the same munsub with the title of Koobad Ally Khan Bahader. After the death of the Author's grandfather, the same degree of munsub at the time of Shah Allum, continued to Syud Mohomed Moottukee Khan Bahader, the father of the Author—and that after his demise, the same hereditary title was conferred on the Author

That the maternal grandfather of the Author enjoyed the title of Nawab Dubbeer-ood-Dowlah Ameen-ool-Moolk Khwaja Furreed-oodeen Ahmud Khan Bahader Moosleh Jung. That whilst the British were in Bengal, and their rule was not introduced in Upper India—when the Vakeel of the King of Persia was killed in Bombay in an affray—it became urgent for the British Government to send a Vakeel on deputation to Persia, and the Author's grandfather (abovenamed) was selected for this high office. On his return, after fully completing the trust, he was appointed a full Political Agent at Ava. After this, in latter times, he held the office of Prime-Minister to Akber Shah, the King of Delhi.

That the Author's maternal grandfather was so much respected, that General Sir David Ochterlony always visited him on friendly terms—and on his demise, Sir Edward Colebrooke, Bart. paid the family a visit of condolence.

ASAR-OOS-SUNNADEED,

A HISTORY OF OLD AND NEW RULES, OR GOVERNMENTS,

AND OF OLD AND NEW BUILDINGS,

IN THE DISTRICT OF

DELHI:

COMPOSED BY

SYUD AHMED KHAN,

MOONSIFF OF THE FIRST GRADE,

IN THE CITY OF DELHI,

IN THE YEAR A. D. 1852.

DELHI:

PRINTED AT THE INDIAN STANDARD PRESS, BY WILLIAM DEMONTE.

1854.